صدر ماؤزے تنگ
کے اقوال

دنیا بھر کے مزدورو، متحد ہو جاؤ !

صدر ماؤ زے تنگ

کے اقوال

★

غیر ملکی زبانوں کا اشاعت گھر

پیکنگ ۱۹۷۲ء

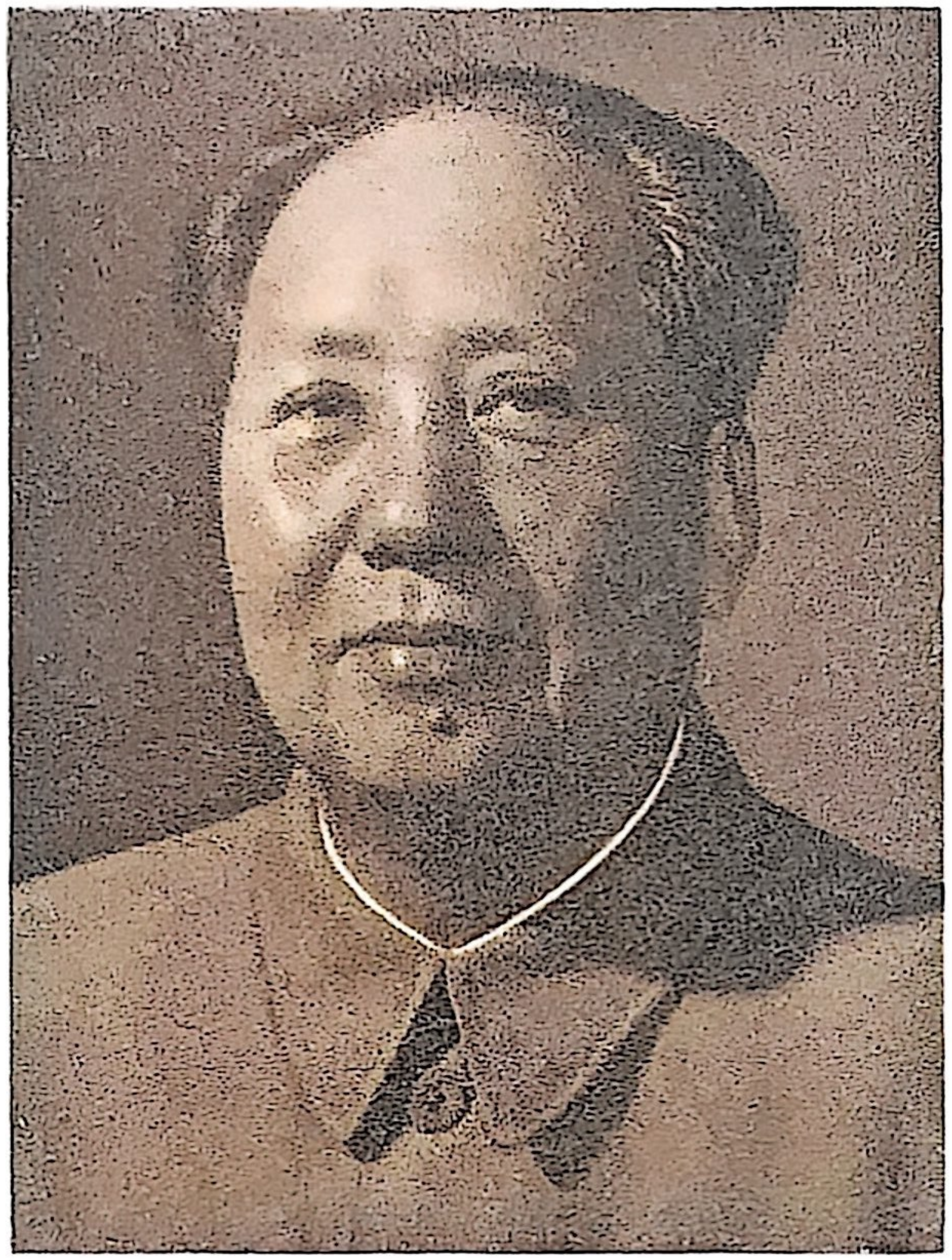

مطبوعه عوامی جمهوریهٔ چین

فہرست مندرجات

۱ - کمیونسٹ پارٹی	۱
۲ - طبقات اور طبقاتی کشمکش	۱۰
۳ - سوشلزم اور کمیونزم	۲۸
۴ - عوام کے درمیان تضادات کا صحیح حل	۵۵
۵ - جنگ اور امن	۷۱
۶ - سامراج اور تمام رجعت پسند کاغذی شیر ھیں	۸۹
۷ - جدوجہد کرنے کا حوصلہ اور فتح حاصل کرنے کی جرأت	۱۰۱
۸ - عوامی جنگ	۱۰۹
۹ - عوامی فوج	۱۲۴
۱۰- پارٹی کمیٹیوں کی قیادت	۱۲۹

۱۱- عوامی راہ عمل ۱۴۷
۱۲- سیاسی کام ۱٦۷
۱۳- افسروں اور سپاہیوں کے تعلقات ۱۸۴
۱۴- فوج اور عوام کے تعلقات ۱۹۰
۱۵- تین قسم کی وسیع جمہوریت ۱۹۵
۱٦- تعلیم اور تربیت ۲۰۴
۱۷- عوام کی خدمت ۲۰۹
۱۸- حب الوطنی اور بین الاقوامیت ۲۱۴
۱۹- انقلابی شجاعت ۲۲۲
۲۰- محنت اور کفایت شعاری سے ملک کی تعمیر ۲۲۸
۲۱- خود انحصاری اور کٹھن جدوجہد ۲۳۸
۲۲- انداز فکر اور طریقۂ کار ۲۴۹
۲۳- تحقیق اور مطالعہ ۲۸۴
۲۴- غلط خیالات کی اصلاح ۲۹۳
۲۵- اتحاد ۳۱۲
۲٦- نظم و ضبط ۳۱٦
۲۷- تنقید اور خود تنقیدی ۳۲۱
۲۸- کمیونسٹ ۳۳۴
۲۹- کارکن ۳۴۵
۳۰- نوجوان ۳٦۲
۳۱- عورتیں ۳٦۹
۳۲- ثقافت و فن ۳۷۵
۳۳- مطالعہ ۳۸۲

۱ - کمیونسٹ پارٹی

ھمارے نصب العین کی رھنمائی کرنے والی مرکزی قوت چینی کمیونسٹ پارٹی ھے ۔

ھماری فکر کی رھبری کرنے والی نظری بنیاد مارکسزم لینن‌ازم ھے ۔

عوامی جمہوریۂ چین کی پہلی قومی عوامی
کانگریس کے پہلے اجلاس میں افتتاحی
تقریر (۱۵ / ستمبر ۱۹۵۴ء) ۔

اگر انقلاب لانا ھے تو ایک انقلابی پارٹی کا ھونا لازمی ھے ۔ ایک انقلابی پارٹی کے بغیر ، مارکسی لیننی انقلابی نظریے اور انقلابی طرز پر قائم کی گئی پارٹی کے بغیر ، سامراج اور اس کے پالتو کتوں کو شکست دینے میں مزدور طبقے

اور عوام کی رہنمائی کرنا ناممکن ھے ۔

"دنیا بھر کی انقلابی قوتو، متحد ھو جاؤ، سامراجی جارحیت کے خلاف جدوجہد کرو!" (نومبر ۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم ۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی کوششوں کے بغیر، چینی عوام کے اصل سہارے کی حیثیت سے چینی کمیونسٹوں کے بغیر، چین کبھی خود مختاری اور آزادی، یا صنعت کاری اور زراعت میں جدید کاری حاصل نہیں کرسکتا ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴ / اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین، جلد سوم ۔

چینی کمیونسٹ پارٹی سارے چینی عوام کی قیادت کا مرکز ھے ۔ اس مرکز کے بغیر سوشلزم کے مقصد کو کامیابی حاصل نہیں ھو سکتی ۔

چین کی نئی جمہوری انجمن نوجوانان کی تیسری قومی کانگریس کے تمام مندوبین کے عام استقبالیہ میں تقریر (۲۵ / مئی ۱۹۵۷ء) ۔

مارکسزم لینن ازم کے نظریے سے لیس ایک خوب منضبط پارٹی جو خود تنقیدی کا طریقہ استعمال کرتی ھے اور عوام سے وابستہ ھے؛ ایسی پارٹی کی قیادت میں ایک فوج، ایسی پارٹی کی قیادت میں تمام انقلابی طبقوں اور تمام انقلابی گروپوں کا ایک متحدہ محاذ — یہ وہ تین اصل ھتھیار ھیں جن سے ھم نے دشمن کو شکست دی ھے ۔

"عوامی جمہوری آمریت" (۳۰ / جون ۱۹۴۹ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم ۔

ھمیں عوام پر اعتماد کرنا چاھیئے اور ھمیں پارٹی پر اعتماد کرنا چاھیئے ۔ یہ دو بنیادی اصول ھیں ۔ اگر ھم ان دو اصولوں پر شک کریں تو ھم کوئی کام بھی پورا نہیں کر سکینگے ۔

"زرعی امداد باھمی کے سوال کے بارے میں" (۳۱/ جولائی ۱۹۵۵ء) ۔

مارکسی لیننی نظریے اور خیالات سے لیس چینی کمیونسٹ پارٹی نے چینی عوام کو کام کرنے

کا نیا انداز دیا ھے ، یہ ایک ایسا انداز ھے جس میں نظریے کو عمل سے مربوط کرنا ، عوام سے قریبی تعلقات قائم کرنا اور خود تنقیدی پر عمل کرنا ضروری ھوتا ھے ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

ایک عظیم انقلابی تحریک کی رہبری کرنے والی سیاسی پارٹی کے لئے انقلابی نظریے ، تاریخ کے علم اور عملی تحریک کے ایک گہرے فہم کے بغیر فتح حاصل کرنا ناممکن ھے ۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

جیسا کہ ھم کہا کرتے تھے ، طرز فکر اور طرز عمل کی اصلاحی تحریک "مارکسی تعلیم کی ایک وسیع پیمانے کی تحریک" ھے ۔ اصلاح کا مطلب پوری پارٹی کا تنقید اور خود تنقیدی کے ذریعے

مارکسزم کا مطالعہ کرنا ھے ۔ اصلاحی تحریک کے دوران ھم یقیناً مارکسزم کے بارے میں مزید سیکھ سکتے ھیں ۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈہ کے کام سےمتعلقہ قومی کانفرنس میں تقریر" (۱۲/ مارچ ۱۹۵۷ء)۔

چین کے کروڑوں لوگوں کے لئے ایک بہتر زندگی کو یقینی بنانا اور ھمارے معاشی اور ثقافتی طور سے پس ماندہ ملک کو توانگر ، طاقتور اور ایک اعلیٰ سطح کی ثقافت رکھنے والا ملک بنانا ایک بہت دشوار کام ھے ۔ اور بعینہ اس کام کو زیادہ مستعدی سے انجام دینے کے قابل ھونے اور تمام غیر پارٹی افراد کے ساتھ جو بلند نصب العین رکھتے ھیں اور اصلاحات جاری کرنے کا عزم رکھتے ھیں ملکر بہتر طور پر کام کرنے کے لئے یہ ضروری ھے کہ ھم حال میں اور مستقبل میں بھی طرز فکر اور طرز عمل کی اصلاحی تحریکیں چلائیں

اور اپنے آپ کو ہمیشہ ہر غلط چیز سے بچاتے رہیں ۔

ایضاً ۔

پالیسی ایک انقلابی پارٹی کی تمام عملی کارروائیوں کا نقطۂ آغاز ہوتی ہے اور خود کو اس پارٹی کی کارروائیوں کے دوران اور انجام کار میں ظاہر کرتی ہے ۔ ایک انقلابی پارٹی جب بھی کوئی کارروائی کرتی ہے تو وہ ایک پالیسی پر عمل کرتی ہے ۔ اگر وہ صحیح پالیسی پر عمل نہیں کر رہی ہے تو وہ غلط پالیسی پر ضرور عمل کر رہی ہے ۔ اگر وہ کسی مخصوص پالیسی پر شعوری طور سے عمل نہیں کر رہی ہے تو وہ اندھا دھند ایسا کر رہی ہے ۔ جس چیز کو ہم تجربہ کہتے ہیں وہ ایک پالیسی پر عمل درآمد کے دوران اور انجام کار کا نام ہے ۔ صرف عوام کے عمل کے ذریعے یعنی تجربے کے ذریعے ہی ہم یہ تصدیق کر سکتے ہیں کہ آیا ایک پالیسی صحیح

ہے یا غلط اور یہ تعین کر سکتے ہیں کہ یہ کس حد تک صحیح یا غلط ہے ۔ لیکن عوام کا عمل ، خاص طور سے ایک انقلابی پارٹی اور انقلابی عوام کا عمل لازمی کسی ایک یا دوسری پالیسی سے وابستہ ہوگا ۔ لہذا کوئی کارروائی کرنے سے پہلے مخصوص حالات کی روشنی میں ہم نے جو پالیسی تیار کی ہے ہمیں پارٹی ممبروں اور عوام کے سامنے اس کی وضاحت ضرور کرنی چاہیئے ۔ ورنہ پارٹی ممبران اور عوام ہماری پالیسی کی رہبری سے علیحدہ ہو کر اندھا دھند کام کرینگے اور ایک غلط پالیسی پر عمل کرینگے ۔

"صنعت و تجارت کے متعلق پالیسی" (۲۷/ فروری ۱۹۴۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

ہماری پارٹی نے چینی انقلاب کی عام راہ عمل اور عام پالیسی اور ساتھ ہی مختلف کاموں کی مخصوص عملی راہیں اور مخصوص پالیسیاں متعین

کر دی ھیں ، تاھم بہت سے کامریڈ اکثر ھماری پارٹی کی مخصوص اور مختلف کاموں کی عملی راھوں اور پالیسیوں کو تو یاد رکھتے ھیں مگر اس کی عام راہ عمل اور عام پالیسی کو بھول جاتے ھیں ۔ اگر ھم نے پارٹی کی عام راہ عمل اور عام پالیسی کو واقعی بھلا دیا تو ھم اندھا دھند ، ادھ پکے اور کوڑھ مغز انقلابی بن کر رہ جائینگے اور کسی مخصوص کام کی راہ عمل اور مخصوص پالیسی پر عمل کرتے وقت ھم گمراہ ھو جائینگے اور ڈانواں ڈول ھوکر کبھی تو بائیں طرف جھکینگے اور کبھی دائیں طرف، اس طرح ھمارے کام میں حرج واقع ھوگا۔

” شانسی ۔ سوئی یوان آزاد علاقے میں کارکنوں کی کانفرنس میں تقریر“ (یکم اپریل ۱۹۴۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم۔

پالیسی اور تدابیر پارٹی کی زندگی ھیں ۔ تمام سطحوں کے سرکردہ کامریڈوں کو ان پر لازمی

پوری توجہ دینی چاھیئے اور کسی وجہ سے بھی ان سے ھرگز بے پروا نہیں ھونا چاھیئے ۔

”صورت حال کے بارے میں گشتی مراسلہ“ (۲۰/ مارچ ۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

۲ - طبقات اور طبقاتی کشمکش

طبقے جدوجہد کرتے ہیں، کچھ طبقے فتحیاب ہوتے ہیں ، دوسرے ختم ہو جاتے ہیں - تاریخ یہی بتاتی ہے - ہزاروں سال سے تہذیب کی تاریخ ایسی ہی ہے - اس نقطۂ نظر سے تاریخ کی تشریح کرنا تاریخی مادیت ہے ، اس نقطۂ نظر کے برعکس موقف اختیار کرنا تاریخی تصوریت ہے -

"خوش فہمی ترک کرو اور جدوجہد کی تیاری کرو" (۱۴/ اگست ۱۹۴۹ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

طبقاتی سماج میں ہر شخص ایک مخصوص طبقے کے رکن کی حیثیت سے زندگی بسر کرتا ہے اور بلااستثنا ہر قسم کا خیال ایک طبقے کے علامتی

نشان سے منقش ہوتا ہے -

"عمل" (جولائی ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

سماج میں تبدیلیاں خاص طور پر سماج کے داخلی تضادات کی نشو و نما ، یعنی پیداواری قوتوں اور پیداواری رشتوں کے درمیان تضاد ، طبقات کے درمیان تضاد اور نئے اور پرانے کے درمیان تضاد کی نشو و نما کے سبب ہوتی ہیں - یہ ان تضادات کی نشو و نما ہی ہے جو سماج کو آگے بڑھاتی ہے اور نئے سماج کے ذریعے پرانے سماج کے خاتمے کو تیز کرتی ہے -

"تضاد" (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

زمیندار طبقے کے ہاتھوں کسانوں کا ظالمانہ معاشی استحصال اور ان پر اس کے سیاسی جبر و تشدد نے ان کو اس کی حکومت کے خلاف لاتعداد بغاوتوں پر مجبور کیا - ...... چینی جاگیردارانہ

سماج میں یہ کسانوں کی طبقاتی کشمکشیں ، کسانوں کی بغاوتیں اور کسانوں کی جنگیں ھی تھیں جنہوں نے تاریخی ارتقا کی اصل قوت محرکہ تشکیل کی ۔

"چینی انقلاب اور چینی کمیونسٹ پارٹی" (دسمبر ۱۹۳۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

آخری تجزیے کے مطابق قومی جدوجہد طبقاتی کشمکش ھی کا ایک مسئلہ ھے ۔ امریکہ کے سفید فام لوگوں میں سے یہ محض رجعت پسند حکمران حلقے ھی ھیں جو حبشیوں پر مظالم ڈھاتے ھیں ۔ وہ کسی صورت میں بھی مزدوروں ، کسانوں ، انقلابی دانشوروں اور دوسرے روشن خیال لوگوں کی نمائندگی نہیں کر سکتے جن پر سفید فام لوگوں کی غالب اکثریت مشتمل ھے ۔

"امریکی سامراج کے نسلی امتیاز کے خلاف امریکی حبشیوں کی منصفانہ جدوجہد کی حمایت میں بیان" (۸/اگست ۱۹۶۳ء) ۔

عوام کو منظم کرنا ھمارا فرض ھے ۔ جہاں تک چین کے رجعت پسندوں کا تعلق ھے ، ان کا تختہ الٹنے کے لئے عوام کو منظم کرنا بھی ھمارا ھی فرض ھے ۔ ھر رجعت پسند چیز یکساں ھوتی ھے ۔ اگر تم اس پر ضرب نہیں لگاؤگے تو یہ نہیں گریگی ۔ یہ فرش پر جھاڑو دینے کی طرح ھے ، عموماً جہاں جھاڑو نہیں پہنچیگی وھاں کی گرد خود بخود غائب نہیں ھوگی ۔

"جاپان کے خلاف جنگ مزاحمت میں فتح کے بعد کی صورت حال اور ھماری پالیسی" (۱۳/ اگست ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

دشمن خود بخود ختم نہیں ھو جائیگا ۔ نہ تو چینی رجعت پسند اور نہ چین میں امریکی سامراج کی جارحانہ قوتیں تاریخ کے اسٹیج سے اپنے آپ ھٹینگی ۔

" انقلاب کو آخر تک جاری رکھو" (۳۰/ دسمبر ۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم ۔

انقلاب نہ تو دعوت طعام ہے اور نہ مضمون لکھنا ، نہ تصویر بنانا ہے اور نہ کشیدہ کاری کرنا ۔ یہ اس قدر لطیف ، اتنا پرسکون اور مودب ، اتنا معتدل ، رحم دل ، شائستہ ، محتاط اور عالی ظرف نہیں ہو سکتا ۔ انقلاب تو ایک بغاوت ہے ، ایک تشدد آمیز حرکت جس کے ذریعے ایک طبقہ دوسرے طبقے کا تختہ الٹتا ہے ۔

”ہونان کی کسان تحریک کے بارے میں تحقیقاتی رپورٹ“ (مارچ ۱۹۲۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

چیانگ کائی شیک ہمیشہ عوام سے طاقت کا ذرہ ذرہ اور ماحصل کی رتی رتی چھین لینے کی کوشش کرتا ہے ۔ اور ہم ؟ ہماری پالیسی اس کی ہر اینٹ کا جواب پتھر سے دینا اور ایک ایک انچ زمین کے لئے لڑنا ہے ۔ ہم اس کے ڈھنگ کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں ۔ وہ ہمیشہ عوام کے سر پر جنگ مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے ،

اس کے بائیں ہاتھ میں بھی تلوار ہوتی ہے اور دائیں ہاتھ میں بھی ۔ اسی کی تقلید کرتے ہوئے ہم بھی تلواریں اٹھاتے ہیں ۔ ...... اس وقت چونکہ چیانگ کائی شیک اپنی تلواریں تیز کر رہا ہے اس لئے ہمیں بھی اپنی تلواریں ضرور تیز کر لینی چاہئیں ۔

”جاپان کے خلاف جنگ مزاحمت میں فتح کے بعد کی صورت حال اور ہماری پالیسی“ (۱۳/ اگست ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

کون ہمارے دشمن ہیں ؟ کون ہمارے دوست ہیں ؟ یہ سوال انقلاب کے لئے اولین اہمیت رکھتا ہے ۔ چین میں تمام سابقہ انقلابی کشمکشوں نے کیوں اس قدر کم کامیابی حاصل کی ، اس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ وہ حقیقی دشمنوں پر حملہ کرنے کے لئے حقیقی دوستوں سے اتحاد کرنے میں نا کام رہی تھیں ۔ انقلابی پارٹی عوام کی رہبر ہوتی ہے

اور جب انقلابی پارٹی ھی انہیں گمراہ کرتی ھے تو کوئی بھی انقلاب کبھی کامیاب نہیں ھوتا ۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ ھم اپنے انقلاب میں قطعی کامیاب ھونگے اور عوام کو گمراہ نہیں کرینگے ، ھمارے لئے یہ ضروری ھے کہ اپنے حقیقی دشمنوں پر حملہ کرنے کے لئے اپنے حقیقی دوستوں سے اتحاد کرنے پر لازمی توجہ دیں ۔ حقیقی دوستوں اور حقیقی دشمنوں میں فرق کرنے کے لئے یہ ضروری ھے کہ ھم چینی سماج کے مختلف طبقوں کی معاشی حیثیت اور انقلاب کی طرف ان کے الگ الگ رویے کا عمومی تجزیہ کریں ۔

"چینی سماج کے طبقات کا تجزیہ" (مارچ ۱۹۲٦ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

ھمارے دشمن وہ تمام لوگ ھیں جو سامراج سے گٹھ جوڑ کئے ھوئے ھیں — یعنی جنگی سردار ، نوکرشاہ ، کمپریڈور طبقہ ، بڑے زمینداروں کا طبقہ اور دانشوروں کا رجعت پسند حصہ جو ان کے

ماتحت ھے ۔ ھمارے انقلاب میں رھنمائی کرنے والی قوت صنعتی پرولتاریہ ھے ۔ تمام نیم پرولتاریہ اور ادنیٰ بورژوا طبقہ ھمارے قریب ترین دوست ھیں ۔ جہاں تک مذبذب درمیانے بورژوا طبقے کا تعلق ھے اس کا دایاں بازو ھمارا دشمن اور اس کا بایاں بازو ھمارا دوست بن سکتا ھے — لیکن ھمیں ھمیشہ ان سے ھوشیار رھنا چاھیئے اور انہیں ھماری صفوں میں الجھن پیدا نہیں کرنے دینا چاھیئے ۔

ایضاً ۔

جو بھی انقلابی عوام کا ساتھ دیتا ھے وہ انقلابی ھے ۔ جو بھی سامراج ، جاگیرداری اور نوکرشاھی سرمایہ داری کا ساتھ دیتا ھے وہ انقلاب دشمن ھے ۔ جو بھی محض زبانی طور پر انقلابی عوام کا ساتھ دیتا ھے مگر اس کے برعکس عمل کرتا ھے تو وہ محض گفتار کا انقلابی ھے ۔ جو بھی انقلابی عوام کا ساتھ نہ صرف قول سے بلکہ عمل سے بھی دیتا

ہے وہ مکمل انقلابی ہے ۔

چینی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی
پہلی قومی کمیٹی کے دوسرے اجلاس میں
اختتامی تقریر (۲۳/جون ۱۹۵۰ء) ۔

میرے خیال میں جہاں تک ہمارا تعلق ہے ، یہ برا ہے کہ کسی شخص ، کسی پارٹی ، کسی فوج یا کسی اسکول کی دشمن کی طرف سے مخالفت نہ ہو ، کیونکہ اِس صورت میں اس کے معنی قطعاً یہ ہونگے کہ ہم دشمن میں مدغم ہوگئے ہیں ۔ یہ اچھا ہے کہ دشمن ہماری مخالفت کرے ، کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے اور دشمن کے درمیان ایک واضح خط امتیاز کھینچ لیا ہے ۔ اور یہ اور بھی اچھا ہے کہ دشمن پوری قوت سے ہماری مخالفت کرے اور ہمیں بالکل سیہ کار اور ہر خوبی سے مبرا بنا کر پیش کرے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم نے نہ صرف اپنے اور دشمن کے درمیان ایک واضح خط

امتیاز کھینچ لیا ہے بلکہ اپنے کام میں ہم نے بڑی حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے ۔

”دشمن کی طرف سے مخالفت ہونا کوئی
بری بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے“
(۲۶/مئی ۱۹۳۹ء) ۔

دشمن جس چیز کی مخالفت کرتا ہے ہمیں اس کی حمایت کرنی چاہیئے اور دشمن جس چیز کی حمایت کرتا ہے ہمیں اس کی مخالفت کرنی چاہیئے ۔

”مرکزی خبررساں ایجنسی ، ساؤ تانگ
پاؤ اور سن من پاؤ کے تین نامہ نگاروں
سے بات چیت“ (۱۶/ ستمبر ۱۹۳۹ء) ،
منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

ہم پرولتاریہ کے اور عوام کے موقف پر قائم ہیں ۔ کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کے لئے اس کا مطلب پارٹی کے موقف پر قائم رہنا ، پارٹی اسپرٹ اور پارٹی کی پالیسی کے موقف پر قائم رہنا ہے ۔

”ین آن میں ادب وفن کی مجلس مذاکرہ
میں تقریر“ (مئی ۱۹۴۲ء) ، منتخب
مضامین ، جلد سوم ۔

بندوقوں سے مسلح دشمنوں کا صفایا ہو جانے کے بعد ایسے دشمن موجود رہینگے جو بندوقوں سے مسلح نہیں ہونگے۔ وہ یقیناً ہمارے خلاف جان توڑ جدوجہد کرینگے، اور ہمیں ان دشمنوں کو کبھی بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر ہم اس مسئلے کو اب اس انداز سے نہ اٹھائیں اور نہ سمجھیں تو ہم شدید ترین غلطیوں کے مرتکب ہونگے۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں مرکزی کمیٹی کے دوسرے مکمل اجلاس میں رپورٹ" (۵/ مارچ ۱۹۴۹ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم۔

سامراجی اور ملک کے رجعت پسند قطعی طور پر اپنی شکست کبھی قبول نہیں کرینگے اور وہ آخری دم تک جدوجہد کرینگے۔ پورے ملک میں امن و امان قائم ہو جانے کے بعد بھی وہ مختلف طریقوں سے توڑ پھوڑ اور گڑبڑ کی کارروائیوں میں مصروف ہونگے اور ہر روز اور ہر لمحے اقتدار کی بحالی کی کوشش

کرینگے۔ یہ بات ناگزیر اور ہر شک سے بالاتر ہے اور کسی بھی حالت میں ہمیں اپنی خبرداری سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

چینی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس کے پہلے مکمل اجلاس میں افتتاحی تقریر (۲۱ / ستمبر ۱۹۴۹ء)۔

اگرچہ چین میں نظام ملکیت کے لحاظ سے سوشلسٹ تبدیلی بنیادی طور پر مکمل ہو چکی ہے اور اگرچہ پچھلے انقلابی ادوار کی خصوصیت کی حامل عوام کی وسیع پیمانے کی پرآشوب طبقاتی جدوجہد بنیادی طور پر ختم ہو چکی ہے، لیکن اقتدار سے محروم زمیندار اور کمپریڈور طبقوں کے باقیات اب بھی موجود ہیں، بورژوا طبقہ اب بھی موجود ہے، اور ادنیٰ بورژوا طبقے کی اصلاح ابھی محض شروع ہی ہوئی ہے۔ طبقاتی کشمکش کسی طرح بھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ پرولتاریہ اور بورژوا طبقے کے درمیان طبقاتی کشمکش، مختلف سیاسی قوتوں

کے درمیان طبقاتی کشمکش اور نظریاتی میدان میں پرولتاریہ اور بورژوا طبقے کے درمیان طبقاتی کشمکش ابھی طویل اور پیچیدہ رہیگی اور بعض اوقات بہت شدید بھی ہو جائیگی۔ پرولتاریہ دنیا کو اپنے عالمی نقطۂ نظر کے مطابق تبدیل کرنا چاھتا ھے اور بورژوا طبقہ بھی ایسا ھی کرتا ھے۔ اس اعتبار سے یہ مسئلہ کہ کون جیتیگا، سوشلزم یا سرمایہ داری حقیقی طور سے ابھی تک حل نہیں ھوا ھے۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں"
(۲۷ / فروری ۱۹۵۷ء) ۔

ھمارے ملک میں نظریاتی میدان میں سوشلزم اور سرمایہ داری کے درمیان کشمکش میں کون جیتیگا یہ فیصلہ کرنے میں خاصا طویل وقت لگیگا۔ اس کا سبب یہ ھے کہ بورژوا طبقے اور پرانے سماج سے آنے والے دانشوروں کا اثر ھمارے ملک میں ایک طویل عرصے تک موجود رھیگا اور اسی طرح ان کے طبقاتی

نظریات بھی ایک طویل عرصے تک موجود رھینگے۔ اگر یہ بات اچھی طرح سے نہیں سمجھی جاتی یا بالکل نہیں سمجھی جاتی تو شدید ترین غلطیاں سرزد ھونگی اور نظریاتی میدان میں جدوجہد چلانے کی ضرورت نظر انداز ھو جائیگی۔

ایضاً ۔

ھمارے ملک میں بورژوائی اور ادنیٰ بورژوائی نظریات، مارکسزم دشمن نظریات ایک لمبے عرصے تک برابر موجود رھینگے۔ بنیادی طور سے ھمارے ملک میں سوشلسٹ نظام قائم ھو چکا ھے۔ ذرائع پیداوار کی ملکیت کو تبدیل کرنے میں ھم بنیادی فتح حاصل کر چکے ھیں، لیکن سیاسی اور نظریاتی محاذوں پر ھم نے ابھی تک مکمل فتح حاصل نہیں کی ھے۔ نظریاتی میدان میں یہ مسئلہ کہ پرولتاریہ اور بورژوا طبقے کے درمیان کشمکش میں کون جیتیگا حقیقی طور پر حل نہیں ھوا ھے۔

بورژوائی اور ادنیٰ بورژوائی نظریات کے خلاف اب بھی ہمیں ایک طویل جدوجہد چلانی ہے ۔ اس بات کو نہ سمجھنا اور نظریاتی کشمکش سے دستبردار ہو جانا غلط ہے ۔ تمام غلط خیالات ، تمام زہریلی گھاس ، تمام بھوتوں اور پریتوں پر لازمی تنقید کرنی چاہیئے ۔ کسی حالت میں بھی انہیں بلا روک ٹوک پھیلنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے ۔ بہر حال تنقید مکمل طور سے مدلل ، تجزیاتی اور قائل کرنے والی ہونی چاہیئے ، نہ کہ سخت ، نوکرشاہانہ ، مابعدالطبیعیاتی یا اذعانی ۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈہ کے کام سے متعلقہ قومی کانفرنس میں تقریر"
(۱۲/ مارچ ۱۹۵۷ء) ۔

اذعانیت اور ترمیم پسندی دونوں مارکسزم کی خلاف ورزی کرتی ہیں ۔ مارکسزم کو یقیناً ترقی کرنی چاہیئے ۔ عمل کی ترقی کے ساتھ ساتھ اسے بھی

لازمی ترقی کرنی چاہیئے اور اس کی روک تھام نہیں ہو سکتی ۔ اگر یہ جامد اور غیر متبدل ہو کر رہ گیا تو یہ بےجان ہو جائیگا ۔ بہر حال مارکسزم کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرنی چاہیئے ورنہ غلطیاں سرزد ہونگی ۔ مابعد الطبیعیاتی نقطۂ نظر سے مارکسزم کو سمجھنا اور اسے ایک بےلوچ چیز سمجھنا اذعانیت ہے ۔ مارکسزم کے بنیادی اصولوں کی نفی کرنا اور اس کی عالمگیر صداقت کی نفی کرنا ترمیم پسندی ہے ۔ ترمیم پسندی بورژوائی نظریات کی ایک شکل ہے ۔ ترمیم پسند سوشلزم اور سرمایہ‌داری کے درمیان اختلافات اور پرولتاریہ کی آمریت اور بورژوا طبقے کی آمریت کے درمیان اختلافات کو مٹاتے ہیں ۔ جس چیز کا وہ پرچار کرتے ہیں وہ درحقیقت سوشلسٹ راہ عمل نہیں بلکہ سرمایہ‌دارانہ راہ عمل ہے ۔ موجودہ حالات میں ترمیم پسندی اذعانیت سے بھی زیادہ مضر ہے ۔ نظریاتی محاذ پر ہمارے حالیہ

اهم فرائض میں سے ایک اهم فرض ترمیم پسندی پر تنقید کو پھیلانا هے -

ایضاً -

ترمیم پسندی یا دائیں بازو کی موقع پرستی ایک بورژوائی نظریاتی رجحان هے جو که اذعانیت سے بھی زیادہ خطرناک هے - ترمیم پسند ، دائیں بازو کے موقع پرست مارکسزم کے بارے میں زبانی جمع خرچ کرتے هیں - وہ بھی "اذعانیت" پر حمله کرتے هیں - لیکن دراصل وہ جس چیز پر حمله کرتے هیں وہ مارکسزم کا سب سے بڑا بنیادی اصول هے - وہ مادیت اور جدلیات کی مخالفت کرتے هیں یا انهیں مسخ کرتے هیں،عوامی جمهوری آمریت اور کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کی مخالفت کرتے هیں یا انهیں کمزور کرنے کی کوشش کرتے هیں اور سوشلسٹ تبدیلی اور سوشلسٹ تعمیر کی مخالفت کرتے هیں یا انهیں کمزور کرنے کی کوشش کرتے

هیں - همارے ملک میں سوشلسٹ انقلاب کی بنیادی فتح کے حصول کے بعد اب بھی کچھ ایسے لوگ موجود هیں جو سرمایه‌دارانه نظام بحال کرنے کی موهوم امید کرتے هیں اور مزدور طبقے سے نظریاتی محاذ سمیت هر محاذ پر جدوجهد کرتے هیں - اور اس جدوجهد میں ترمیم پسند ان کے بهترین مددگار هیں -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (٢٧/فروری ١٩٥٧ء) -

۳ - سوشلزم اور کمیونزم

کمیونزم بیک وقت پرولتاریہ کا ایک مکمل نظریاتی نظام اور ایک نیا سماجی نظام بھی ھے ۔ یہ کسی بھی دوسرے نظریاتی اور سماجی نظام سے مختلف ھے اور انسانی تاریخ کی ابتدا سے لے کر اب تک بےحد مکمل ، بےحد ترقی پسند ، بےحد انقلابی اور بےحد معقول نظام ھے ۔ جاگیرداری کا نظریاتی اور سماجی نظام صرف تاریخ کے عجائب گھر میں رکھے جانے کی چیز بن چکا ھے ۔ دنیا کے ایک حصے میں (سوویت یونین میں) سرمایہ‌داری کا نظریاتی اور سماجی نظام بھی اب عجائب گھر کی چیز بن چکا ھے ، اور دوسرے ملکوں میں وہ " اس سورج کی مانند ھے جو مغربی پہاڑیوں کے اس

پار غروب ھو رھا ھو ، یا ایک قریب المرگ شخص سے مشابہ ھے جو اپنے آخری سانس لے رھا ھے اور صبح کو یہ خبر نہیں ھوتی کہ آیا وہ شام تک زندہ بھی رھیگا "، اور وھاں بھی اسے بہت جلد عجائب گھر میں منتقل کر دیا جائیگا ۔ صرف کمیونزم کا نظریاتی اور سماجی نظام ھی ایسا ھے جو کہ عظیم گرجدار طاقت کی طرح ، ایک ایسی قوت کی طرح جو پہاڑوں کو ھموار کر سکتی ھے اور سمندروں کو پاٹ سکتی ھے ، آگے بڑھ رھا ھے اور دنیا پر چھا رھا ھے اور اپنی پھلتی پھولتی جوانی کو قائم رکھ سکتا ھے ۔

"نئی جمہوریت" (جنوری ۱۹۴۰ء)، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

سوشلسٹ نظام آخرکار سرمایہ‌دارانہ نظام کی جگہ لے لیگا ۔ یہ انسان کے ارادے سے بےنیاز ایک معروضی قانون ھے ۔ رجعت پسند تاریخ کے پہیے کو روکنے کی خواہ کتنی ھی کوشش کیوں

نه کریں، جلد یا بدیر انقلاب ضرور آ کر رهیگا اور یقیناً فتحیاب هوگا۔

"عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی چالیسویں سالگره کی تقریب کے موقع پر سوویت یونین کی سپریم سوویت کے اجلاس میں تقریر" (٦ / نومبر ١٩٥٧ء)۔

هم کمیونسٹ اپنے سیاسی نقطۂ نظر کو کبھی نہیں چھپاتے ۔ یقیناً اور بلاشبه همارا مستقبل کا پروگرام یا اعلیٰ ترین پروگرام چین کو سوشلزم اور کمیونزم تک لے جانا هے ۔ هماری پارٹی کا نام اور همارا مارکسی عالمی نقطۂ نظر دونوں بالکل واضح طور پر مستقبل ، لاثانی تابندگی اور شان و شوکت کے اس اعلیٰ نصب العین کی نشاندهی کرتے هیں ۔

"مخلوط حکومت" (٢٤/اپریل ١٩٤٥ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

مجموعی طور سے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں چینی انقلابی تحریک دو مرحلوں پر

مشتمل هے ، یعنی جمهوری اور سوشلسٹ انقلاب ۔ یه کیفیت کے اعتبار سے دو مختلف انقلابی عمل هیں اور دوسرا عمل صرف اسی وقت مکمل هو سکتا هے جب پہلا عمل مکمل هو چکا هو ۔ جمهوری انقلاب سوشلسٹ انقلاب کے لئے لازمی تیاری کی حیثیت رکھتا هے اور سوشلسٹ انقلاب جمهوری انقلاب کا ناگزیر نتیجه هوتا هے ۔ وه آخری مقصد جس کے لئے تمام کمیونسٹ هر ممکن کوشش کرتے هیں ، ایک سوشلسٹ اور کمیونسٹ سماج کی تکمیل کرنا هے ۔

"چینی انقلاب اور چینی کمیونسٹ پارٹی" (دسمبر ١٩٣٩ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

سوشلسٹ انقلاب کا مقصد پیداواری قوتوں کو آزاد کرانا هے ۔ زراعت اور دستکاری میں انفرادی ملکیت کی سوشلسٹ اجتماعی ملکیت میں تبدیلی اور نجی صنعت و تجارت میں سرمایه دارانه ملکیت

کی سوشلسٹ ملکیت میں تبدیلی سے پیداواری قوتوں کی ایک زبردست آزادی یقیناً وجود میں آجائیگی۔ اس طرح صنعتی اور زراعتی پیداوار میں زبردست توسیع کے لئے سماجی حالات پیدا کئے جارہے ھیں ۔

اعلیٰ ریاستی کانفرنس میں تقریر (۲۵/
جنوری ۱۹۵۶ء) ۔

اس وقت ھم ایک انقلاب پر عمل کر رھے ھیں ، نه صرف سماجی نظام میں نجی ملکیت کی پبلک ملکیت میں تبدیلی بلکه حرفت کے میدان میں بھی دستکاری کی پیداوار کی وسیع پیمانے پز جدید مشینی پیداوار میں تبدیلی کی جا رھی ھے اور یه دونوں انقلابات باھم مربوط ھیں ۔ زراعت کے میدان میں جو حالات ھمارے ملک میں موجود ھیں ان میں بڑی مشینوں کے استعمال سے پہلے امداد باھمی کو مقدم ھونا چاھیئے (سرمایه دارانه ملکوں میں زراعت سرمایه دارانه طریقے سے نشو و نما پاتی ھے) ۔ لہذا ھمیں کسی طرح بھی صنعت اور

زراعت ،سوشلسٹ صنعت کاری اور زراعت کی سوشلسٹ تبدیلی کو دو جدا اور الگ تھلگ چیزیں نہیں سمجھنا چاھیئے اور ھمیں کسی صورت میں بھی ایک پر زور دینا اور دوسری کی اھمیت کو کم کرنا نہیں چاھیئے ۔

"زرعی امداد باھمی کے سوال کے بارے میں"
(۳۱ / جولائی ۱۹۵۵ء) ۔

نیا سماجی نظام ابھی ابھی قائم کیا گیا ھے اور اپنے استحکام کے لئے وقت چاھتا ھے ۔ یه ھرگز نہیں سمجھنا چاھیئے که نیا نظام قائم ھوتے ھی مکمل طور سے مستحکم کیا جا سکتا ھے ، کیونکه یه ناممکن ھے ۔ اسے رفته رفته مستحکم کرنا ھے ۔ اس کا قطعی استحکام حاصل کرنے کے لئے یه ضروری ھے که نه صرف ملک کی سوشلسٹ صنعت کاری کو وجود میں لایا جائے اور معاشی محاذ پر سوشلسٹ انقلاب جاری رکھا جائے ، بلکه سیاسی اور نظریاتی محاذوں پر متواتر اور کٹھن سوشلسٹ انقلابی جدوجہد اور سوشلسٹ تعلیم جاری رکھی جائے ۔

اس کے علاوہ مختلف قسم کے بین الاقوامی امدادی عوامل بھی ضروری ھیں ۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈہ کے کام سے متعلقہ قومی کانفرنس میں تقریر" (۱۲/ مارچ ۱۹۵۷ء) ۔

ھمارے ملک میں سوشلسٹ نظام کو مستحکم کرنے کے لئے جدوجہد ، یہ فیصلہ کرنے کے لئے جدوجہد کہ کون جیتیگا سوشلزم یا سرمایہ داری، اب بھی ایک طویل تاریخی عرصہ لیگی ۔ لیکن ھم سب کو یہ سمجھ لینا چاھیئے کہ سوشلزم کا نیا نظام یقینی طور پر مستحکم ھو کر رھیگا ۔ ھم یقیناً جدید صنعت ، جدید زراعت اور جدید سائنس و ثقافت کی حامل ایک سوشلسٹ ریاست تعمیر کر سکتے ھیں۔

ایضاً ۔

ھماری ریاست سے دشمنی رکھنے والے دانشوروں کی تعداد بہت تھوڑی ھے ۔ وہ ھماری پرولتاری آمریت رکھنے والی ریاست کو پسند نہیں کرتے ،

اور پرانے سماج کے لئے دلی آرزو رکھتے ھیں ۔ جب بھی کوئی موقع ملتا ھے تو وہ گڑبڑ پیدا کرتے ھیں اور کمیونسٹ پارٹی کا تختہ الٹنے اور پرانے چین کو بحال کرنے کی کوشش کرتے ھیں ۔ پرولتاری اور بورژوائی راھوں کے درمیان ، سوشلسٹ اور سرمایہ دارانہ راھوں کے درمیان یہ لوگ سرکشی کے ساتھ موخرالذکر کی تقلید کرتے ھیں ۔ حقیقت میں اس راہ کو وجود میں لانا ناممکن ھے اور اسی لئے درحقیقت یہ سامراج ، جاگیرداری اور نوکرشاھی سرمایہ داری کے آگے گھٹنے ٹیکنے کو تیار ھیں ۔ ایسے لوگ سیاسی ، صنعتی و تجارتی ، ثقافتی و تعلیمی، سائنسی و حرفتی اور مذھبی حلقوں میں پائے جاتے ھیں ، اور وہ انتہائی رجعت پسند ھوتے ھیں ۔

ایضاً ۔

کسانوں کو تعلیم دینا ایک سنگین مسئلہ ھے ۔ کسان معیشت بکھری ھوئی ھے اور سوویت یونین کے تجربے کے مطابق اندازہ لگاتے

هوئے زراعت کی سماج کاری کے لئے ایک بہت لمبے عرصے اور غور و فکر سے کام کرنے کی ضرورت هوگی ـ زراعت کی سماج کاری کے بغیر مکمل اور مستحکم سوشلزم قائم نہیں هو سکتا ـ

"عوامی جمہوری آمریت" (۳۰ / جون ۱۹۴۹ء)، منتخب مضا مین، جلد چہارم ـ

همیں یقین رکھنا چاهیئے : اول یه که کسان پارٹی کی قیادت میں قدم بقدم سوشلزم کے راستے پر آگے بڑھنے کے لئے تیار هیں اور دوم یه که پارٹی کسانوں کی سوشلزم کے راستے پر چلنے میں رهبری کرنے کی اهلیت رکھتی هے ـ یه دو نکتے معاملے کی روح اور اصل دهارا هیں ـ

"زرعی امداد باهمی کے سوال کے بارے میں" (۳۱ / جولائی ۱۹۵۵ء) ـ

امداد باهمی کی انجمنوں کے قیادتی اداروں کو اپنے اداروں میں غریب کسانوں اور نئے ادنیٰ متوسط کسانوں کی غالب حیثیت کو قائم کرنا

چاهیئے اور پرانے ادنیٰ متوسط کسانوں اور اعلیٰ متوسط کسانوں کو ، چاهے وه نئے هوں یا پرانے ، ضمنی قوت سمجھنا چاهیئے ـ صرف اسی طرح پارٹی کی پالیسی کے مطابق غریب اور متوسط کسانوں کے درمیان اتحاد قائم هو سکتا هے ، امداد باهمی کی انجمنیں مستحکم هو سکتی هیں ، پیداوار بڑھائی جا سکتی هے اور تمام دیہاتی علاقوں میں صحیح طور سے سوشلسٹ تبدیلی مکمل کی جا سکتی هے ـ اس شرط کے بغیر متوسط اور غریب کسانوں کے درمیان اتحاد قائم نہیں کیا جا سکتا ، امداد باهمی کی انجمنوں کو استحکام حاصل نہیں هو سکتا ، پیداوار میں توسیع نہیں هو سکتی اور تمام دیہاتی علاقوں میں سوشلسٹ تبدیلی عمل میں نہیں آ سکتی ـ

" چانگ شا کاؤنٹی میں کاؤ شان قصبے کی او تهانگ زرعی پیداوار کی انجمن امداد باهمی کا اختیار کس طرح متوسط کسانوں سے غریب کسانوں کو منتقل کیا گیا" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) ـ

متوسط کسانوں کے ساتھ اتحاد قائم کرنا ضروری ہے اور ایسا نہ کرنا غلط ہے ۔ مگر متوسط کسانوں کے ساتھ اتحاد قائم کرنے اور سارے دیہی علاقوں میں سوشلسٹ تبدیلی لانے کے لئے مزدور طبقے اور کمیونسٹ پارٹی کو دیہی علاقوں میں کس پر انحصار کرنا چاہیئے ؟ یقیناً غریب کسانوں پر ۔ یہ بات اس وقت بھی سچ تھی جب زمینداروں کے خلاف جدوجہد کی جا رہی تھی اور اصلاح اراضی پر عمل درآمد ہو رہا تھا اور یہ بات آج بھی سچ ہے جب زراعت میں سوشلسٹ تبدیلی لانے کے لئے امیر کسانوں اور دوسرے سرمایہ دار عناصر کے خلاف جدوجہد کی جا رہی ہے ۔ ان دونوں انقلابی ادوار میں متوسط کسان شروع کے مرحلوں میں پس و پیش کر رہے تھے ۔ متوسط کسان جب واقعات کے عام رخ یعنی انقلاب کی عنقریب کامیابی کا اچھی طرح اندازہ کرینگے تب ھی وہ انقلاب میں حصہ لینگے ۔ غریب کسانوں کو چاہیئے

کہ وہ متوسط کسانوں میں کام کریں اور ان کو اپنے ساتھ ملا لیں تاکہ آخری فتح حاصل ہونے تک انقلاب کا دائرہ دن بدن وسیع ہوتا رہے ۔

" فوآن کاؤنٹی میں 'متوسط کسانوں کی انجمن امداد باھمی' اور 'غریب کسانوں کی انجمن امداد باھمی' سے حاصل کئے گئے سبق" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) ۔

کھاتے پیتے کسانوں میں سرمایہ داری کی طرف ایک شدید رجحان پایا جاتا ہے ۔ اگر ہم نے امداد باھمی کی تحریک کے دوران اور اس کے بعد ایک بہت لمبے عرصے تک کسانوں میں سیاسی کام کو ذرا بھی نظر انداز کیا تو یہ رجحان غلبہ حاصل کر لیگا ۔

"سرمایہ داری کی طرف رجحان کے خلاف ثابت قدمی کے ساتھ جدوجہد کرنا چاھیئے" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) ۔

زرعی امداد باھمی کی تحریک شروع سے ھی ایک شدید نظریاتی اور سیاسی جدوجہد رہی ہے ۔ اس جدوجہد سے گزرے بغیر کوئی انجمن امداد

باھمی قائم نہیں کی جا سکتی - پرانے نظام کی جگہ ایک بالکل نیا سماجی نظام تعمیر کرنے سے پہلے یہ ضروری ھے کہ جائے تعمیر پوری طرح صاف کر لی جائے - یقینی طور سے پرانے نظام کی عکاسی کرنے والے پرانے خیالات کے باقیات عوام کے ذھنوں میں ایک لمبے عرصے تک باقی رہ جاتے ھیں اور آسانی سے ختم نہیں ھوتے - انجمن امداد باھمی کو اپنے قیام کے بعد اور مستحکم ھونے سے پہلے بے شمار جدوجہد سے گزرنا پڑتا ھے - استحکام کے بعد بھی جب اس نے اپنی کوششوں میں کمی کی ، یہ ٹوٹ کر رہ جائیگی -

"ایک سنگین سبق" کا تعارفی نوٹ
(۱۹۵۵ء) -

حالیہ سالوں میں دیہاتوں میں سرمایہ‌داری کی خود رو قوتیں دن بدن بڑھ رہی ھیں ، ھر جگہ نئے امیر کسان رونما ھو رہے ھیں اور بہت سے کھاتے پیتے متوسط کسان امیر کسان بننے کی کوشش کر

رہے ھیں - دوسری طرف بہت سے غریب کسان کافی ذرائع پیداوار نہ ھونے کے سبب اب بھی مفلسی میں مبتلا ھیں ، ان میں سے کچھ تو مقروض ھو گئے ھیں اور دوسرے اپنی زمینیں بیچ رہے ھیں یا لگان پر دے رہے ھیں - اگر یہ رجحان بلا روک ٹوک جاری رہا تو دیہاتوں میں تقطیب میں ناگزیر طور پر روز بروز شدت پیدا ھو جائیگی - وہ کسان جو اپنی زمین کھو دیتے ھیں یا وہ جو غربت میں مبتلا ھیں یہ شکایت کرینگے کہ ھم ان کو تباھی سے بچانے یا مشکلات پر قابو پانے میں ان کی مدد کرنے کے لئے کچھ نہیں کر رہے ھیں - کھاتے پیتے متوسط کسان جو سرمایہ‌داری کی طرف رواں ھیں ھم سے مطمئن نہیں ھونگے کیونکہ جب تک کہ ھم سرمایہ‌دارانہ راستہ اختیار کرنے کا ارادہ نہ کر لیں ، ھم کبھی بھی ان کے مطالبات پورے کرنے کے قابل نہ ھو سکینگے - کیا ان حالات میں مزدوروں اور کسانوں کا اتحاد مضبوط رہ سکتا ھے ؟

ظاھر ھے کہ نہیں۔ یہ مسئلہ صرف ایک نئی بنیاد پر ھی حل کیا جا سکتا ھے۔ اور اس کا مطلب یہ ھے کہ سوشلسٹ صنعت کاری کے بتدریج حصول اور دستکاری اور سرمایہ دارانہ صنعت و تجارت میں بتدریج سوشلسٹ تبدیلی لانے کے ساتھ ساتھ پوری زراعت میں رفتہ رفتہ سوشلسٹ تبدیلی لائی جائے۔ بالفاظ دیگر امداد باھمی پر عمل کیا جائے اور دیہی علاقوں میں امیر کسان معیشت اور انفرادی معیشت کو ختم کیا جائے تاکہ ایک ساتھ تمام دیہاتی عوام کی حالت بہتر ھو جائے۔ ھمارا خیال ھے کہ مزدوروں اور کسانوں کے اتحاد کو مستحکم کرنے کا یہی واحد راستہ ھے۔

"زرعی امداد باھمی کے سوال کے بارے میں"
(۳۱/ جولائی ۱۹۵۵ء)۔

......ھمہ گیر منصوبہ بندی سے ھماری مراد ایسی منصوبہ بندی ھے جو ھمارے ملک کے ساٹھ کروڑ

عوام کے مفادات کو پیش نظر رکھتی ھے۔ منصوبے بناتے وقت، معاملات سے نمٹتے وقت یا مسائل پر غور کرتے وقت ھمیں اس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاھیئے کہ چین کی آبادی ساٹھ کروڑ ھے، اور ھمیں اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاھیئے۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء)۔

پارٹی کی قیادت کے علاوہ ایک فیصلہ کن عنصر ھماری ساٹھ کروڑ کی آبادی ھے۔ زیادہ لوگوں کا مطلب زیادہ ولولہ انگیز خیالات، زیادہ جوش و خروش اور زیادہ قوت ھوتا ھے۔ عوام پہلے کبھی اتنے پرجوش، اتنے جہدآور اور اتنے بلند ھمت دکھائی نہیں دیتے تھے، جتنے کہ آج ھیں۔

"ایک انجمن امداد باھمی کا تعارف"
(۱۵/ اپریل ۱۹۵۸ء)۔

ان کی دوسری خصوصیات کے علاوہ ، چین کے ساٹھ کروڑ عوام کی ایک نمایاں خصوصیت ”غریب اور کورا“ ہونا ہے ۔ دیکھنے میں یہ بات بری معلوم ہوتی ہے ، لیکن حقیقت میں یہ اچھی بات ہے ۔ غربت تبدیلی کی خواہش کو، عمل کی خواہش کو اور انقلاب کی خواہش کو جنم دیتی ہے ۔ ایک کورے بےداغ کاغذ پر تازہ ترین اور انتہائی خوبصورت الفاظ لکھے جاسکتے ہیں ، تازہ ترین اور انتہائی خوبصورت تصویریں بنائی جا سکتی ہیں ۔

ایضاً ۔

چینی انقلاب کی ملک گیر کامیابی اور مسئلہ اراضی کے حل کے بعد چین میں پھر بھی دو بنیادی تضادات موجود رہینگے ۔ پہلا تضاد داخلی ہے ، یعنی مزدور طبقے اور بورژوا طبقے کے درمیان تضاد ۔ دوسرا خارجی ہے ، یعنی چین اور سامراجی ملکوں کے درمیان تضاد ۔ چنانچہ عوامی جمہوری انقلاب کی کامیابی کے بعد مزدور طبقے کی قیادت کے تحت

عوامی جمہوریہ کے ریاستی اقتدار کو کمزور نہیں بلکہ مضبوط بنانا چاہیئے ۔

”چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں مرکزی کمیٹی کے دوسرے مکمل اجلاس میں رپورٹ“ (۵/مارچ ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

”کیا آپ ریاستی اقتدار کو ختم کرنا نہیں چاہتے ؟“ جی ہاں ، ہم چاہتے ضرور ہیں ، مگر فی‌الحال نہیں ، ہم ابھی ایسا نہیں کر سکتے ۔ کیوں ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ سامراج ابھی موجود ہے ، ملک میں رجعت پسندی ابھی موجود ہے ، ملک میں اب بھی طبقات موجود ہیں ۔ قومی دفاع کو مستحکم کرنے اور عوام کے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے ہمارا موجودہ کام عوامی ریاستی مشینری — خاص طور سے عوامی فوج ، عوامی پولیس اور عوامی عدالتوں — کو مضبوط بنانا ہے ۔

”عوامی جمہوری آمریت“ (۳۰ / جون ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

ہماری ریاست ایک ایسی عوامی جمہوری آمریت کی ریاست ہے جس کی رہنمائی مزدور طبقہ کر رہا ہے اور جس کی بنیاد مزدور کسان اتحاد پر ہے ۔ یہ آمریت کس لئے ہے ؟ اس کا پہلا کام ہمارے ملک کے رجعت پسند طبقوں اور عناصر اور ان استحصال پسندوں کو دبانا ہے جو سوشلسٹ انقلاب کی مزاحمت کرتے ہیں ، ان لوگوں کو دبانا ہے جو ہماری سوشلسٹ تعمیر کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، یعنی ملک کے اندر ہمارے اور دشمن کے درمیان تضادات کو حل کرنا ہے ۔ مثال کے طور پر بعض انقلاب دشمنوں کو گرفتار کیا جائے ، ان پر مقدمہ چلایا جائے اور ان کو سزا دی جائے اور زمیندار طبقے اور نوکرشاہی بورژوا طبقے کے عناصر کو ایک معینہ مدت تک حق رائے دہندگی اور آزادیٔ تقریر سے محروم کیا جائے — یہ تمام باتیں ہماری آمریت کے دائرے میں آتی ہیں ۔ اسی طرح نظم عامہ کو برقرار

رکھنے اور عوام کے مفادات کی حفاظت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ خورد برد کرنے والوں ، جعل سازوں ، قاتلوں ، آتش زنی کرنے والوں ، غنڈوں کے گروہوں اور ایسے دوسرے بدمعاشوں کے ساتھ آمریت برتی جائے جو نظم عامہ میں واقعی خلل ڈالتے ہیں ۔ اس آمریت کا دوسرا کام ہمارے ملک کو بیرونی دشمنوں کی تخریب اور ممکنہ جارحیت سے بچانا ہے ۔ اس سلسلے میں اس آمریت کا یہ فرض ہے کہ بیرونی طور پر ہمارے اور دشمن کے درمیان تضاد کو حل کرے ۔ اس آمریت کا مقصد ہمارے سارے عوام کی حفاظت کرنا ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو پرامن محنت کے لئے وقف کر سکیں اور چین کو جدید صنعت ، جدید زراعت، جدید سائنس و ثقافت کا حامل سوشلسٹ ملک بناسکیں ۔

”عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طورسے حل کرنے کے بارے میں“ (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) ۔

عوامی جمہوری آمریت کو مزدور طبقے کی قیادت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کیونکہ صرف مزدور طبقہ ہی سب سے زیادہ دور اندیش ، سب سے زیادہ بے لوث اور مکمل ترین انقلابی ہوتا ہے ۔ انقلاب کی پوری تاریخ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ مزدور طبقے کی قیادت کے بغیر انقلاب ناکام رہتا ہے اور مزدور طبقے کی قیادت ہی کے سبب انقلاب کامیاب ہوتا ہے ۔

"عوامی جمہوری آمریت" (۳۰ / جون ۱۹۴۹ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم ۔

عوامی جمہوری آمریت کی بنیاد مزدور طبقے ، کسان طبقے اور شہری ادنیٰ بورژوا طبقے کے اتحاد پر اور خاصکر مزدوروں اور کسانوں کے اتحاد پر ہے ، کیونکہ انہی دو طبقوں پر چین کی اسی سے نوے فیصد آبادی مشتمل ہے ۔ یہ دو طبقے سامراج اور کومن تانگ رجعت پسندوں کا تختہ الٹنے میں

بنیادی قوت کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ نئی جمہوریت سے سوشلزم تک عبور بھی خاص طور سے ان ہی کے اتحاد پر منحصر ہے ۔

ایضاً ۔

طبقاتی کشمکش ، پیداوار کے لئے جدوجہد اور سائنسی تجربہ ایک طاقتور سوشلسٹ ملک تعمیر کرنے کے لئے تین عظیم انقلابی تحریکیں ہیں ۔ یہ تحریکیں اس بات کی یقینی ضمانت ہیں کہ کمیونسٹ نوکرشاہی سے پاک اور ترمیم پسندی اور اذعانیت سے گریز کرینگے اور ہمیشہ ناقابل تسخیر رہینگے ۔ یہ تحریکیں اس بات کی قابل اعتماد ضمانت ہیں کہ پرولتاریہ محنت کش عوام سے متحد ہونے کے قابل ہوگا اور ایک جمہوری آمریت بروئے کار لائیگا ۔ اگر ایسا نہ کیا جائے اور زمینداروں ، امیر کسانوں ، انقلاب دشمنوں ،

برے عناصر اور تمام اقسام کے بھوتوں اور پریتوں کو باھر نکل آنے کی اجازت دے دی جائے اور ھمارے کارکن ان سب پر اپنی آنکھیں بند کئے رھیں اور یہاں تک کہ بہت سے لوگ ھمارے اور دشمن کے درمیان فرق بھی نہ کر سکیں بلکہ دشمن سے گٹھ جوڑ کریں ، اس کے ھاتھوں بداطوار ، منقسم اور پست ھمت ھو جائیں ، اگر ھمارے کارکن اس طرح باھر کھینچ لئے جائیں یا دشمن چھپ کر ھماری صفوں کے اندر گھس آئے اور بہت سے مزدور ، کسان اور دانشور دشمن کی نرم اور سخت چالوں کے سامنے بے بس ھو جائیں ، تو اس میں زیادہ وقت نہیں لگیگا اور شاید صرف چند سال یا پھر سالوں کی ایک دھائی یا زیادہ سے زیادہ کچھ دھائیوں میں قومی پیمانے پر ایک انقلاب دشمن بحالی ناگزیر طور پر واقع ھو جائیگی ، مارکسی لیننی پارٹی بلاشبہ ایک ترمیم پسند پارٹی میں ، ایک فاشی پارٹی میں تبدیل ھو جائیگی

اور پورے چین کا رنگ تبدیل ھو جائیگا ۔

اس عبارت کا حوالہ ”خروشچوف کا نقلی کمیونزم اور دنیا کے لئے اس کا تاریخی سبق“ میں دیا گیا ھے ، ”عوامی روزنامہ“ ، ۱۴ / جولائی ۱۹۶۴ء ۔

عوامی جمہوری آمریت پر عمل کرنے کے دو طریقے ھوتے ھیں ۔ یہ دشمن کی جانب آمریت کا طریقہ استعمال کرتی ھے ، یعنی جب تک ضروری ھو یہ ایک معینہ عرصے تک ان کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لینے دیتی اور عوامی حکومت کے قوانین کی پابندی کرنے اور محنت میں مصروف ھونے اور محنت کے ذریعے خود کو نئے انسانوں میں تبدیل کرنے پر مجبور کرتی ھے ۔ اس کے برعکس عوام کی جانب یہ جبر کا نہیں بلکہ جمہوریت کا طریقہ استعمال کرتی ھے ، یعنی یہ ان کو لازماً سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دیتی ھے اور ان کو یہ کرنے یا وہ کرنے

پر مجبور نہیں کرتی ، بلکہ ان کو تعلیم دینے اور قائل کرنے میں جمہوریت کا طریقہ استعمال کرتی ہے۔

چینی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی پہلی قومی کمیٹی کے دوسرے اجلاس میں اختتامی تقریر (۲۳ / جون ۱۹۵۰ء) -

کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں چینی عوام ایک مضبوط تر بنیاد پر چین میں سوشلزم کی تیز رفتار ترقی کو بروئے کار لانے کے لئے طرز فکر اور طرز عمل کی ایک جاندار اصلاحی تحریک چلا رہے ہیں - یہ قومی سطح پر مباحثہ کرانے کی تحریک ہے جو رہنمائی میں بھی ہے اور آزاد بھی، شہر اور دیہات میں ایسے سوالات پر مباحثہ جیسے سوشلسٹ راہ اور سرمایہ‌دارانہ راہ ، ریاست کا بنیادی نظام اور اس کی اہم ترین پالیسیاں ،پارٹی اور سرکاری کارکنوں کے کام کرنے کا انداز اور عوام کی فلاح و بہبود وغیرہ کا مسئلہ ، ایک ایسا مباحثہ جس میں حقائق پیش کئے جاتے ہیں اور

معاملات کا دلائل سے تصفیہ کیا جاتا ہے تاکہ عوام کے درمیان ان سب حقیقی تضادات کو جو کہ فوری حل چاہتے ہیں صحیح طریقے سے حل کیا جا سکے۔ یہ عوام کے لئے خود کو تعلیم دینے اور خود اپنی اصلاح کرنے کی ایک سوشلسٹ تحریک ہے -

"عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی چالیسویں سالگرہ کی تقریب کے موقع پر سوویت یونین کی سپریم سوویت کے اجلاس میں تقریر " (۶/ نومبر ۱۹۵۷ء) -

تعمیر کے عظیم کام میں ہمیں بہت سے کٹھن کام درپیش ہیں - حالانکہ ہماری پارٹی میں ایک کروڑ سے زیادہ ممبران ہیں لیکن وہ ملک کی آبادی میں ایک بہت چھوٹی اقلیت تشکیل کرتے ہیں - ہمارے سرکاری محکموں اور پبلک تنظیموں اور اداروں میں بہت سا کام غیر پارٹی افراد پر منحصر ہے - جب تک کہ ہم عوام پر انحصار کرنے اور غیر پارٹی افراد کے ساتھ تعاون کرنے میں مشاق نہ

هوں ، اس کام کو اچھی طرح سے کرانا ناممکن ہے ۔ همیں پوری پارٹی کے اتحاد کو برابر مضبوط بناتے رهنے کے دوران لازمی اپنی تمام قومیتوں ، جمہوری طبقوں ، جمہوری پارٹیوں اور گروپوں اور عوامی تنظیموں کے اتحاد کو بھی برابر مضبوط بناتے رهنا چاهیئے اور اپنے عوامی جمہوری متحدہ محاذ کو مستحکم اور وسیع کرتے رهنا چاهیئے اور همیں اپنے کام کے کسی بھی حلقے میں هر غیر صحت مند چیز کی ، جو کہ پارٹی اور عوام کے درمیان اتحاد کے لئے نقصان دہ ہے ، دیانتداری سے اصلاح کرنی چاهیئے ۔

" چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں
قومی کانگریس میں افتتاحی تقریر"
(١٥ / ستمبر ١٩٥٦ء) ۔

٤ ۔ عوام کے درمیان تضادات کا صحیح حل

همیں دو قسم کے سماجی تضادات کا سامنا ہے ۔ وہ تضادات جو همارے اور دشمن کے درمیان هیں اور وہ جو کہ خود عوام کے درمیان هیں ۔ دونوں اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل مختلف هیں ۔

" عوام کے درمیان تضادات کو صحیح
طور سے حل کرنے کے بارے میں"
(٢٧ / فروری ١٩٥٧ء) ۔

ان دو مختلف اقسام کے تضادات یعنی همارے اور دشمن کے درمیان اور خود عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے سمجھنے کے لئے سب سے پہلے همیں یہ واضح طور پر سمجھ لینا چاهیئے کہ

عوام سے کیا مراد ھے اور دشمن سے کیا مراد ھے ۔

...... موجودہ مرحلے میں یعنی سوشلزم کی تعمیر کے دوران وہ تمام طبقات ، حلقے اور سماجی گروپ جو سوشلسٹ تعمیر کے مقصد کے حق میں ھیں ، اس کی حمایت کرتے ھیں اور اس کے حصول کے لئے کام کرتے ھیں عوام کے زمرے میں آتے ھیں ؛ جب کہ وہ تمام سماجی قوتیں اور گروپ جو سوشلسٹ انقلاب کی مزاحمت کرتے ھیں اور سوشلسٹ تعمیر کی جانب مخالفانہ رویہ رکھتے ھیں یا اسے توڑتے پھوڑتے ھیں ، عوام کے دشمن ھیں ۔

ایضاً ۔

ھمارے ملک کے موجودہ حالات میں عوام کے درمیان تضادات ان تضادات پر مشتمل ھیں یعنی مزدور طبقے کے اندر تضادات ، کسان طبقے کے اندر تضادات ، دانشوروں کے اندر تضادات ، مزدور اور کسان دونوں طبقوں کے درمیان تضادات ،

ایک طرف مزدوروں ، کسانوں اور دوسری طرف دانشوروں کے درمیان تضادات ، ایک طرف مزدور طبقے ، محنت کش عوام کے دوسرے حلقوں اور دوسری طرف قومی بورژوا طبقے کے درمیان تضادات اور قومی بورژوا طبقے کے اندر تضادات وغیرہ ۔ ھماری عوامی حکومت ایک ایسی حکومت ھے جو عوام کے مفادات کی صحیح معنوں میں نمائندگی کرتی ھے اور عوام کی خدمت کرتی ھے ۔ لیکن اس کے باوجود حکومت اور عوام کے درمیان کچھ تضادات بھی موجود ھیں ۔ ان میں ریاست کے مفادات ، اجتماعی مفادات اور فرد کے مفادات کے درمیان تضاد ، جمہوریت اور مرکزیت کے درمیان تضاد ، قیادت اور زیرقیادت کے درمیان تضاد ، اور کچھ سرکاری کارکنوں کے نوکرشاھانہ انداز اور عوام کے درمیان تضاد بھی شامل ھیں ۔ یہ سب بھی عوام کے درمیان تضادات ھیں ۔ عام طور سے عوام کے درمیان تضادات عوام کے مفادات کی

بنیادی یکسانیت کی بنا پر ھوتے ھیں ۔

ایضاً ۔

ھمارے اور دشمن کے درمیان تضادات معاندانہ تضادات ھیں ۔ عوام کے درمیان تضادات ، جہاں تک محنت کش عوام کا تعلق ھے غیر معاندانہ ھیں ، جب کہ زیر استحصال اور استحصالی طبقوں کے درمیان یہ تضادات معاندانہ پہلو کے علاوہ ایک غیر معاندانہ پہلو بھی رکھتے ھیں ۔

ایضاً ۔

ھمارے عوام کی سیاسی زندگی میں ایک فرد کے اقوال اور افعال میں صحیح یا غلط کی تمیز کس طرح کی جائے ؟ ھمارے دستور کے اصولوں ، ھمارے عوام کی بھاری اکثریت کی مرضی اور ان مشترکہ سیاسی موقفوں کی بنیاد پر جن کا اعلان بہت سے موقعوں پر ھمارے ملک کی سیاسی پارٹیوں اور گروپوں نے کیا ھے ، ھم سمجھتے ھیں کہ موٹے طورپر یہ معیار ذیل کی طرح ھونے چاھئیں :

(۱) اقوال و افعال ھمارے ملک کی تمام قومیتوں کے عوام کو متحد کرنے میں مفید ھونے چاھئیں ، نہ کہ پھوٹ ڈالنے میں ۔

(۲) وہ سوشلسٹ تبدیلی اور سوشلسٹ تعمیر کے لئے مفید ھونے چاھئیں ، نہ کہ نقصان‌دہ ۔

(۳) وہ عوامی جمہوری آمریت کو مستحکم کرنے میں مفید ھونے چاھئیں ، نہ کہ اس کی بیخ کنی یا اسے کمزور کرنے میں ۔

(۴) وہ جمہوری مرکزیت کو مستحکم کرنے میں مفید ھونے چاھئیں ، نہ کہ اس کی بیخ کنی یا اسے کمزور کرنے میں ۔

(۵) وہ کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کو مستحکم کرنے میں مفید ھونے چاھئیں ، نہ کہ اسے رد کرنے یا کمزور کرنے میں ۔

(۶) انھیں سوشلسٹ بین‌الاقوامی اتحاد اور دنیا بھر کے امن پسند عوام کے اتحاد کے لئے مفید ھونا چاھیئے ، نقصان‌دہ نہیں ۔

ان چھ معیاروں میں سوشلسٹ راہ اور پارٹی کی قیادت سے متعلق معیار سب سے زیادہ اھم ھیں ۔
ایضاً ۔

انقلاب دشمنوں کا صفایا کرنے کا سوال ھمارے اور دشمن کے درمیان تضادات میں کشمکش کا سوال ھے ۔ عوام میں کچھ لوگ ایسے ھیں جو اس مسئلے کو قدرے مختلف زاویۂ نگاہ سے دیکھتے ھیں ۔ دو قسم کے لوگ ھمارے خیالات سے مختلف خیالات رکھتے ھیں ۔ دائیں بازو کی فکر رکھنے والے لوگ ھمارے اور دشمن کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور دشمن کو ھمارا اپنا ھی آدمی سمجھتے ھیں ۔ وہ انہی لوگوں کو دوست گردانتے ھیں جن کو عوام دشمن سمجھتے ھیں ۔ ”بائیں“ بازو کی فکر رکھنے والے لوگ ھمارے اور دشمن کے درمیان تضادات کو اس حد تک بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ھیں کہ وہ عوام کے درمیان بعض

تضادات کو ھمارے اور دشمن کے درمیان تضادات سمجھ بیٹھتے ھیں اور ان لوگوں کو انقلاب دشمن قرار دے دیتے ھیں جو حقیقت میں انقلاب دشمن نہیں ھوتے ۔ یہ دونوں خیالات غلط ھیں ۔ ان میں سے کوئی خیال بھی انقلاب دشمنوں کا صفایا کرنے کے مسئلے کے صحیح حل کی جانب یا اس کام کا صحیح اندازہ لگانے کی جانب رہنمائی نہیں کر سکتا ۔
ایضاً ۔

کیفیت کے اعتبار سے مختلف تضادات صرف اپنی کیفیت کے اعتبار سے ھی مختلف طریقوں سے حل کئے جا سکتے ھیں ۔ مثال کے طور پر ، پرولتاریہ اور بورژوا طبقے کے درمیان تضاد سوشلسٹ انقلاب کے طریقے سے حل کیا جاتا ھے ؛ عوام اور جاگیردارانہ نظام کے درمیان تضاد جمہوری انقلاب کے طریقے سے حل کیا جاتا ھے ؛ نوآبادیوں اور سامراج کے درمیان تضاد قومی انقلابی جنگ کے

طریقے سے حل کیا جاتا ھے ؛ سوشلسٹ سماج میں مزدور طبقے اور کسان طبقے کے درمیان تضاد زراعت کو اجتماعی اور میکانکی بنانے کے طریقے سے حل کیا جاتا ھے ؛ کمیونسٹ پارٹی کے اندر تضاد تنقید اور خود تنقیدی کے طریقے سے حل کیا جاتا ھے ؛ سماج اور فطرت کے درمیان تضاد پیداواری قوتوں کو فروغ دینے کے طریقے سے حل کیا جاتا ھے ۔ ...... مختلف تضادات کو حل کرنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کرنے کا اصول ایک ایسا اصول ھے جس کی مارکسیوں لیننیوں کو سختی سے پابندی کرنی چاھیئے ۔

"تضاد" (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

ھمارے اور دشمن کے درمیان تضادات اور عوام کے درمیان تضادات لازمی مختلف طریقوں سے حل کئے جانے چاھئیں ، کیونکہ وہ نوعیت کے اعتبار سے مختلف ھیں ۔ مختصراً یہ کھا جا سکتا ھے کہ

اول الذکر ھمارے اور دشمن کے درمیان واضح فرق کرنے کا معاملہ ھے اور موخرالذکر صحیح اور غلط کے درمیان واضح فرق کرنے کا معاملہ ھے ۔ یہ یقیناً سچ ھے کہ ھمارے اور دشمن کے درمیان فرق کرنا بھی صحیح اور غلط کا معاملہ ھے ۔ مثال کے طور پر یہ سوال بھی صحیح اور غلط کا معاملہ ھے کہ کون صحیح ھے ، ھم یا ملکی اور غیر ملکی رجعت پسند یعنی سامراجی ، جاگیردار اورنوکرشاھی سرمایہ دار ۔ مگر کیفیت کے اعتبار سے یہ سوال عوام میں صحیح اور غلط کے سوالوں سے مختلف قسم کا سوال ھے ۔

"عوام کے درمیان تضادات کوصحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷ / فروری ۱۹۵۷ء) ۔

جو نظریاتی نوعیت کے سوالات یا عوام میں نزاعی مسائل ھیں ان کو حل کرنے کا واحد طریقہ جمھوری طریقہ ھے ، یعنی مباحثے کا طریقہ ،تنقید

کا طریقه اور قائل کرنے اور تعلیم دینے کا طریقه ، نه که جبر یا تشدد کا طریقه ۔

ایضاً ۔

عوام اپنے پیداوار اور مطالعے کے کاموں کو موثر طور پر چلانے کے لئے اور اپنی زندگیوں کو مناسب طور پر سنوارنے کے لئے یه چاهتے هیں که ان کی حکومت اور وه لوگ جو پیداوار اور ثقافتی و تعلیمی تنظیموں کے ذمه‌دار هیں مختلف قسم کے موزوں اور لازم انتظامی احکامات جاری کریں ۔ یه ایک عام فهم بات هے که اس قسم کے انتظامی احکامات کے بغیر نظم عامه کا قیام ناممکن هوگا ۔ عوام کے درمیان تضادات کو حل کرنے میں انتظامی احکامات اور قائل کرنے اور تعلیم دینے کا طریقه ایک دوسرے کی تکمیل کرتے هیں ۔ یهاں تک که نظم عامه کے قیام کے لئے انتظامی احکامات بھی لازمی قائل کرنے اور تعلیم دینے کے ساتھ هونے چاهئیں،

کیونکه بهت سی صورتوں میں صرف انتظامی احکامات سے هی کام نهیں چلیگا ۔

ایضاً ۔

ناگزیر طور پر بورژوا اور ادنیٰ بورژوا طبقے اپنے نظریات کا اظهار کرتے هیں ۔ ناگزیر طور پر وه هر ممکن ذرائع سے سیاسی اور نظریاتی مسائل پر سرکشی سے اپنے آپ کو ظاهر کرتے هیں ۔ آپ ان سے اس کے برعکس توقع نهیں کر سکتے ۔ همیں انهیں اپنے آپ کو ظاهر کرنے سے روکنے کے لئے مغلوب کرنے کا طریقه نهیں استعمال کرنا چاهیئے ، بلکه انهیں ایسا کرنے دینا چاهیئے اور ساتھ هی جب وه خود کو ظاهر کریں تو ان سے بحث کرنی چاهیئے اور ان پر مناسب تنقید کرنی چاهیئے ۔ بلاشبه همیں هر قسم کے غلط خیالات پر تنقید کرنی چاهیئے ۔ یقیناً یه صحیح نهیں هوگا که تنقید کرنے سے باز رکھا جائے ، بلا روک ٹوک غلط خیالات پھیلنے کے دوران چپ سادھ لی جائے اور انهیں میدان پر

اجارہ داری قائم کرنے دیا جائے ۔ غلطیوں پر لازمی تنقید ہونی چاہیئے اور زہریلی گھاس جہاں کہیں بھی نمودار ہو اسے اکھاڑ پھینکنا چاہیئے ۔ بہر حال ایسی تنقید اذعانی نہیں ہونی چاہیئے اور مابعد الطبیعیاتی طریقہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جدلیاتی طریقے کا اطلاق کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے ۔ اور سائنسی تجزیے اور قائل کرنے والی دلیلوں سے کام لینا چاہیئے ۔

ایضاً ۔

عوام کی خامیوں پر تنقید کرنا ضروری ہے ، ...... مگر ایسا کرتے وقت ہمیں صحیح معنوں میں عوام کا موقف اختیار کرنا چاہیئے اور ان کو محفوظ رکھنے اور تعلیم دینے کے لئے دلی خلوص کے ساتھ بیان کرنا چاہیئے ۔ کامریڈوں کے ساتھ دشمنوں کا سا برتاؤ کرنا دشمن کا موقف اختیار کرنے کے برابر ہے ۔

"ین آن میں ادب وفن کی مجلس مذاکرہ میں تقریر" (مئی ۱۹۴۲ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

تضاد اور کشمکش کلی اور مطلق ہیں ، لیکن تضادات کو حل کرنے کے طریقے ، یعنی کشمکش کی شکلیں تضادات کی نوعیت میں اختلافات کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں ۔ کچھ تضادات کھلے عناد کی خصوصیت رکھتے ہیں ، کچھ تضادات ایسے نہیں ہوتے ۔ چیزوں کی ٹھوس نشوونما کے مطابق کچھ تضادات جو کہ ابتدا میں غیر معاندانہ تھے ، معاندانہ تضادات میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جب کہ دوسرے تضادات جو کہ ابتدائی طور سے معاندانہ تھے غیر معاندانہ تضادات میں تبدیل ہو جاتے ہیں ۔

" تضاد " (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

عام حالات میں عوام کے درمیان تضادات معاندانہ نہیں ہوتے ۔ لیکن اگر ان کو مناسب طور پر حل نہ کیا جائے یا اگر ہم اپنی خبر گیری میں ڈھیل دیں اور اپنے آپ کو مفلوج کر لیں تو عناد پیدا ہو سکتا ہے ۔ سوشلسٹ ملک میں اس

قسم کی صورت حال عام طور سے جزوی اور عارضی مظہر ہوتی ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ سوشلسٹ ملک میں آدمی کے ہاتھوں آدمی کے استحصال کا نظام ختم کیا جا چکا ہے اور عوام کے مفادات بنیادی طور سے ایک سے ہوتے ہیں -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں"
(۲۷ / فروری ۱۹۵۷ء) -

ہمارے ملک میں مزدور طبقے اور قومی بورژوا طبقے کے درمیان تضاد عوام کے درمیان تضادات کے زمرے میں آتا ہے - مجموعی طور پر ان دونوں کے درمیان طبقاتی کشمکش عوام کے درمیان ہی طبقاتی کشمکش ہے ، کیونکہ چینی قومی بورژوا طبقہ دو رخے کردار کا حامل ہے - بورژوائی جمہوری انقلاب کے دور میں یہ اپنے کردار میں ایک انقلابی پہلو اور ایک مصالحانہ پہلو رکھتا تھا - سوشلسٹ انقلاب کے دور میں منافع کے لئے

مزدور طبقے کا استحصال قومی بورژوا طبقے کے کردار کا ایک پہلو تشکیل کرتا ہے ، جب کہ دستور کی حمایت اور سوشلسٹ تبدیلی قبول کرنے پر اس کی آمادگی دوسرا پہلو تشکیل کرتی ہے - قومی بورژوا طبقہ سامراج ، زمیندار طبقے اور نوکرشاہی بورژوا طبقے سے مختلف ہے - قومی بورژوا طبقے اور مزدور طبقے کے درمیان تضاد استحصال اور زیر استحصال کے درمیان تضاد کی حیثیت رکھتا ہے اور درحقیقت نوعیت میں معاندانہ ہے - لیکن ہمارے ملک کے ٹھوس حالات میں ، ان دونوں طبقوں کا معاندانہ تضاد اگر مناسب طریقوں سے حل کیا جائے تو ایک غیر معاندانہ تضاد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور پرامن طریقوں سے حل ہو سکتا ہے - بہر حال اگر ہم اسے صحیح طور پر حل نہیں کرتے اور قومی بورژوا طبقے کے ساتھ اتحاد کرنے ، اس پر تنقید کرنے اور اس کو تعلیم دینے کی پالیسی پر عمل نہیں کرتے یا اگر قومی

بورژوا طبقہ ھماری اس پالیسی کو قبول نہیں کرتا تو مزدور طبقے اور قومی بورژوا طبقے کے درمیان تضاد ھمارے اور دشمن کے درمیان تضاد میں تبدیل ھو جائیگا ۔

ایضاً ۔

سوشلسٹ ملک کے داخلی رجعت پسندوں نے سامراجیوں سے گٹھ جوڑ کرکے عوام کے درمیان تضادات سے فائدہ اٹھا کر پھوٹ ڈالنے اور ابتری پھیلانے کی کوشش کی تاکہ وہ اپنے سازشی مقاصد کو پورا کرسکیں ۔ ھنگری کے واقعے سے حاصل ھونے والا یہ سبق توجہ کا مستحق ھے ۔

ایضاً ۔

۵ ۔ جنگ اور امن

جب سے نجی جائداد اور طبقات کا ظہور ھوا ھے جنگ ھمیشہ رھی ھے ۔ طبقوں ، قوموں ، ریاستوں اور سیاسی گروھوں کے درمیان تضادات جب ایک مخصوص مرحلے پر پہنچ چکے ھوں تو ان تضادات کو حل کرنے کے لئے یہ جدوجہد کی ایک بلند ترین شکل ھے ۔

"چین کی انقلابی جنگ میں حکمت عملی کے مسائل" (دسمبر ۱۹۳۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

"جنگ سیاست کا تسلسل ھے ۔" اس معنی میں جنگ سیاست ھی ھے اور جنگ بذات خود ایک سیاسی عمل ھے ۔ قدیم زمانے سے لیکر آج تک

کبھی بھی ایسی کوئی جنگ نہیں ہوئی جس کا کوئی سیاسی کردار نہ ہو۔ ......

لیکن جنگ کی اپنی خاص خصوصیات ہوتی ہیں اور اس معنی میں یہ عام سیاست کے برابر نہیں سمجھی جا سکتی۔ "جنگ دوسرے ذرائع سے سیاست کا تسلسل ہے۔" جب سیاست اس مخصوص مرحلے تک پہنچ جاتی ہے جس کے بعد یہ حسب معمول آگے نہیں بڑھ سکتی، تو سیاست کی راہ میں رکاوٹوں کو ہٹانے کے لئے جنگ چھڑ جاتی ہے۔ ......جب رکاوٹ ہٹ جائیگی اور سیاسی مقصد حاصل ہو جائیگا، تو جنگ بند ہو جائیگی۔ لیکن اگر رکاوٹ مکمل طور سے دور نہیں کی گئی تو جنگ کو اس مقصد کے پورا ہونے تک جاری رہنا پڑیگا۔ ...... لہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیاست خونریزی کے بغیر جنگ ہے جبکہ جنگ خونریز سیاست ہے۔

"تطویلی جنگ" (مئی ۱۹۳۸ء)، منتخب مضامین، جلد دوم۔

تاریخ میں جنگیں دو قسموں میں منقسم ہیں، منصفانہ اور غیر منصفانہ۔ وہ تمام جنگیں جو کہ ترقی پسند ہیں منصفانہ ہیں، اور وہ تمام جنگیں جو ترقی کو روکتی ہیں غیر منصفانہ ہیں۔ ہم کمیونسٹ تمام غیر منصفانہ جنگوں کے مخالف ہیں جو کہ ترقی کو روکتی ہیں، لیکن ہم ترقی پسند اور منصفانہ جنگوں کے خلاف نہیں ہیں۔ ہم کمیونسٹ منصفانہ جنگوں کی نہ صرف مخالفت ہی نہیں کرتے، بلکہ سرگرمی سے ان میں حصہ لیتے ہیں۔ جہاں تک غیر منصفانہ جنگوں کا تعلق ہے، پہلی عالمی جنگ اس کی ایک مثال ہے جس میں کہ دونوں فریقین سامراجی مفادات کی خاطر لڑپڑے، اسی لئے ساری دنیا کے کمیونسٹوں نے اس جنگ کی سختی سے مخالفت کی تھی۔ اس قسم کی جنگ کی مخالفت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے چھڑنے سے پہلے اس کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے، اور ایک بار یہ چھڑ بھی جائے تو جب بھی

ممکن ھو ، جنگ سے جنگ کی مخالفت کی جائے اور منصفانہ جنگ سے غیر منصفانہ جنگ کی مخالفت کی جائے -

ایضاً -

انقلابات اور انقلابی جنگیں طبقاتی سماج میں ناگزیر ھیں اور ان کے بغیر سماجی ارتقا میں زقند لگانا اور رجعت پسند حکمران طبقوں کا تختہ الٹنا ناممکن ھے ، اور اس لئے عوام کے لئے سیاسی اقتدار حاصل کرنا ناممکن ھو جاتا ھے -

"تضاد" (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

انقلابی جنگ ایک ایسا تریاق ھے جو نہ صرف دشمن کے زھر کو دور کرتا ھے ، بلکہ ھماری اپنی غلاظت کو بھی صاف کر دیتا ھے - ھر منصفانہ انقلابی جنگ زبردست قوت کی حامل ھوتی ھے

اور بہت سی چیزوں کو تبدیل کر سکتی ھے یا ان کی تبدیلی کے لئے راہ ھموار کر سکتی ھے - چین - جاپان جنگ ، چین اور جاپان دونوں ممالک کو تبدیل کر دیگی ، اگر چین مزاحمتی جنگ اور متحدہ محاذ میں ثابت قدم رھتا ھے تو یقیناً پرانا جاپان نئے جاپان میں اور پرانا چین نئے چین میں تبدیل ھو جائیگا - چین اور جاپان دونوں ممالک کے عوام اور ان کی دیگرچیزوں میں جنگ کے دوران اور اس کے بعد تبدیلی پیدا ھو جائیگی -

"تطویلی جنگ" (مئی ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

ھر کمیونسٹ کو یہ صداقت کلی طور پر سمجھ لینی چاھیئے کہ "سیاسی اقتدار بندوق کی نالی سے جنم لیتا ھے" -

"جنگ اور حکمت عملی کے مسائل" (٦ / نومبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

مسلح قوت کے ذریعے اقتدار پر قبضه اور جنگ کے ذریعے مسئلے کا تصفیه انقلاب کا مرکزی فرض اور اس کی اعلیٰ ترین شکل ھے - انقلاب کا یه مارکسی لیننی اصول عالمگیر طور پر صحیح ھے ، یه چین کے لئے اور تمام دوسرے ملکوں کے لئے کلی طور سے صحیح ھے -

ایضاً -

چین میں مسلح جدوجہد کے بغیر نه تو پرولتاریه کی ، نه عوام کی اور نه کمیونسٹ پارٹی کی کوئی حیثیت ھوتی اور انقلاب کے لئے فتح پانا بھی ناممکن ھوتا - اٹھاره سالوں میں ھماری پارٹی کی نشوونما ، استحکام اور بالشویک‌کاری انقلابی جنگوں کے دوران عمل میں آئی ھے - اگر مسلح جدوجہد نه ھوتی تو کمیونسٹ پارٹی یقیناً ایسی نه ھوتی جیسی که آج ھے - پوری پارٹی کے کامریڈوں کو یه تجربه جو ھم نے خون دیکر حاصل

کیا ھے کبھی نہیں بھولنا چاھیئے -

"رساله 'کمیونسٹ' کا تعارف" (۴/ اکتوبر ۱۹۳۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

ریاست کے بارے میں مارکسی نظریے کے مطابق فوج ریاستی اقتدار کا اصل حصه ھے - جو بھی ریاستی اقتدار پر قبضه کرنا اور اسے برقرار رکھنا چاھتا ھے ، اس کے پاس ایک مضبوط فوج ھونی چاھیئے - کچھ لوگ ھمیں "جنگ کی قدرت کامله" کے مبلغ کہه کر ھمارا مذاق اڑاتے ھیں - ھاں ، ھم انقلابی جنگ کی قدرت کامله کے مبلغ ھیں ، یه اچھی بات ھے ، بری نہیں ، یه مارکسی بات ھے - روسی کمیونسٹ پارٹی کی بندوقوں نے سوشلزم کو جنم دیا تھا - ھم ایک جمہوری ریپبلک کی تخلیق کرینگے - سامراج کے دور میں طبقاتی کشمکش کا تجربه ھمیں بتاتا ھے که مزدور طبقه اور محنت کش عوام بندوق کی قوت سے ھی مسلح بورژوا

طبقے اور زمینداروں کو شکست دے سکتے ھیں ۔ اس معنی میں ھم کہہ سکتے ھیں کہ صرف بندوقوں کے ذریعے ھی ساری دنیا تبدیل کی جا سکتی ھے ۔

"جنگ اور حکمت عملی کے مسائل" (۶/ نومبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین، جلد دوم ۔

ھم جنگ کے خاتمے کے مبلغ ھیں ، ھم جنگ نہیں چاھتے ، لیکن جنگ صرف جنگ کے ذریعے ھی ختم ھو سکتی ھے اور بندوق سے چھٹکارا پانے کے لئے ضروری ھے کہ بندوق سنبھالی جائے ۔

ایضاً ۔

جنگ — انسانوں کے درمیان باھمی قتل کا یہ عفریت ، آخرکار انسانی سماج کی ترقی کے ساتھ ھی مکمل طور پر ختم کیا جائیگا اور وہ دن اب زیادہ دور بھی نہیں ھیں ۔ لیکن اسے ختم کرنے کا صرف ایک ھی طریقہ ھے، اور وہ یہ کہ جنگ کی مخالفت جنگ

سے کی جائے ، انقلاب دشمن جنگ کی مخالفت انقلابی جنگ سے کی جائے ، قومی انقلاب دشمن جنگ کی مخالفت قومی انقلابی جنگ سے کی جائے اور طبقاتی انقلاب دشمن جنگ کی مخالفت طبقاتی انقلابی جنگ سے کی جائے ۔ ...... جب انسانی سماج ایسی منزل تک ترقی کر لیگا جہاں طبقات اور ریاستیں ختم ھو جائینگی ، تو کوئی جنگ نہیں ھوگی — انقلاب دشمن یا انقلابی جنگ ، غیر منصفانہ یا منصفانہ جنگ ۔ وہ انسانیت کے لئے دائمی امن کا دور ھوگا۔ انقلابی جنگوں کے قوانین کے بارے میں ھمارے مطالعے کا آغاز تمام جنگوں کو ختم کرنے کی خواھش سے ھوتا ھے ۔ یہ ایک ایسا امتیازی خط ھے جو ھم کمیونسٹوں اور تمام استحصالی طبقوں کے درمیان فرق کو ظاھر کرتا ھے ۔

"چین کی انقلابی جنگ میں حکمت عملی کے مسائل" (دسمبر ۱۹۳۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

ہمارا ملک اور دوسرے تمام سوشلسٹ ممالک امن چاہتے ہیں ، اسی طرح دنیا کے تمام ملکوں کے عوام بھی امن چاہتے ہیں - جو لوگ جنگ کی تمنا رکھتے ہیں اور امن نہیں چاہتے ، وہ صرف مٹھی بھر سامراجی ملکوں کے بعض سرمایے کے اجارہ‌دار گروہ ہیں جو اپنے منافع کے لئے جارحیت پر بھروسہ کرتے ہیں -

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں قومی کانگریس میں افتتاحی تقریر" (۱۵ / ستمبر ۱۹۵۶ء) -

ایک پائدار عالمی امن حاصل کرنے کے لئے ہمیں چاہیئے کہ سوشلسٹ کیمپ کے تمام برادر ممالک کے ساتھ اپنی دوستی و تعاون کو مزید بڑھائیں اور تمام امن پسند ممالک کے ساتھ اپنے اتحاد کو مستحکم کریں - ہمیں لازماً ان تمام ملکوں کے ساتھ جو ہمارے ساتھ پرامن طور پر

رہنے پر آمادہ ہیں، علاقائی سالمیت اور خودمختاری کے لئے باہمی احترام ، مساوات اور باہمی مفاد کی بنیاد پر حسب معمول سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - ہمیں ایشیا ، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے تمام ملکوں کی قومی خود مختاری و آزادی کی تحریک کی اور دنیا کے تمام ملکوں کی امن کی تحریک اور منصفانہ جدوجہد کی سرگرمی سے حمایت کرنی چاہیئے -

ایضاً -

جہاں تک سامراجی ملکوں کا تعلق ہے ، ہمیں ان ملکوں کے عوام کے ساتھ متحد ہونا چاہیئے اور ان ملکوں کے ساتھ پرامن بقائے باہمی پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ، ان کے ساتھ کچھ تجارت کرنی چاہیئے اور کسی بھی امکانی جنگ کا تدارک کرنا چاہیئے ، لیکن کسی بھی صورت میں ہمیں ان کے متعلق غیر حقیقی خیالات کو اپنے دل میں جگہ

نهیں دینی چاهیئے -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) -

هم امن کے خواهش مند هیں - لیکن اگر سامراج جنگ لڑنے پر اصرار کرتا هے تو همارے پاس سوائے اس کے کوئی اور چارۀ کار نه هوگا که هم اپنی تعمیر کو جاری رکھنے سے پیشتر آخر دم تک لڑنے کا مصمم اراده کریں - اگر آپ هر روز جنگ سے خوفزده هیں ، تو اگر جنگ واقعی سر پر آگئی تو آپ کیا کرینگے ؟ پهلے میں نے کها هے که مشرقی هوا مغربی هوا پر حاوی هوگئی هے اور جنگ نهیں چھڑیگی ، اب میں نے جنگ چھڑنے کی صورت حال سے متعلق ان تشریحات کا اضافه کر دیا هے ، اس طرح دونوں امکانات کا جائزه لے لیا گیا هے -

کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے ماسکو اجلاس میں تقریر (۱۸/نومبر ۱۹۵۷ء) -

ساری دنیا میں لوگ آج کل اس بات پر بحث کر رهے هیں که آیا تیسری عالمی جنگ چھڑیگی یا نهیں - اس سوال پر بھی همیں ذهنی طور سے تیار رهنا چاهیئے اور کچھ تجزیه کرنا چاهیئے - هم سختی سے امن کے حامی اور جنگ کے مخالف هیں - لیکن اگر سامراجی جنگ چھیڑنے پر مصر هیں ، تو همیں اس سے ڈرنا نهیں چاهیئے - اس سوال پر همارا رویه وهی هے جو که هم کسی بھی "فساد" کے سلسلے میں رکھتے هیں - اول یه که هم اس کی مخالفت کرتے هیں ، دوم یه که هم اس سے نهیں ڈرتے - پهلی عالمی جنگ کے بعد بیس کروڑ کی آبادی کا ملک سوویت یونین وجود میں آیا تھا - دوسری عالمی جنگ کے بعد نوے کروڑ کی کل آبادی کے سوشلسٹ کیمپ کا ظهور هوا تھا - اگر سامراجیوں نے تیسری عالمی جنگ چھیڑنے پر اصرار کیا ، تو یه بات یقینی هے که مزید دسیوں کروڑ عوام سوشلزم کی طرف مڑ جائینگے اور پھر سامراجیوں کے لئے کرۀ ارض

پر زیادہ جگہ باقی نہ رہیگی ، اور یہ بھی ممکن ہے کہ سامراج کا پورا نظام مکمل طور پر ٹوٹ جائے ۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) ۔

گڑبڑ کرنا ، ناکام ہونا ، پھر گڑبڑ کرنا ، پھر ناکام ہونا ...... یہاں تک کہ اپنی بربادی — یہ ہے عوام کے مقصد سے نمٹنے میں سامراجیوں اور دنیا کے تمام رجعت پسندوں کی منطق ، اور وہ کبھی بھی اس منطق کے خلاف نہیں جائینگے ۔ یہ ایک مارکسی قانون ہے ۔ جب ہم کہتے ہیں کہ "سامراج بہت خونخوار ہے" ، تو ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی فطرت کبھی نہیں بدلیگی ، سامراجی عناصر اپنے قصابی چھرے کبھی نہیں چھوڑینگے اور اپنے انجام کو پہنچنے تک وہ کبھی مہاتما بدھ نہیں بنینگے ۔

جدوجہد کرنا ، ناکام ہونا ، پھر جدوجہد کرنا ، پھر ناکام ہونا ، پھر جدوجہد کرنا ...... یہاں تک کہ اپنی فتح — یہ ہے عوام کی منطق ، اور وہ بھی اس منطق کے خلاف کبھی نہیں جائینگے ۔ یہ ایک اور مارکسی قانون ہے ۔ روسی عوام کا انقلاب اسی قانون کے مطابق ہوا تھا اور چینی عوام کا انقلاب بھی ایسے ہی ہوا ہے ۔

"خوش فہمی ترک کرو اور جدوجہد کی تیاری کرو" (۱۴/ اگست ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

محض اس بنا پر کہ ہم نے فتح حاصل کر لی ہے ، ہمیں سامراجی عناصر اور ان کے پالتو کتوں کی مجنونانہ انتقامی سازشوں کے خلاف چوکنا رہنے میں ہرگز ڈھیل نہیں دینی چاہیئے ۔ جو کوئی بھی چوکنا رہنے میں ڈھیل دیگا وہ خود کو سیاسی طور پر نہتا کر لیگا اور اپنے آپ کو غفلت

میں مبتلا کر لیگا -

"نئی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی تیاری کمیٹی میں تقریر" (۱۵/جون ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چهارم -

سامراجی اور ان کے پالتو کتے ، چینی رجعت پسند ، چین کی اس سر زمین پر اپنی شکست نہیں مانینگے - وہ ایک دوسرے سے گٹھ جوڑ کرکے ہر ممکن طریقے سے چینی عوام کی مخالفت کرتے رهینگے - مثال کے طور پر وہ پھوٹ ڈالنے اور گڑبڑ پیدا کرنے کے لئے اپنے پالتو کتوں کو خفیه طور پر چین میں بھیجینگے - یه بات یقینی هے ، وہ کبھی بھی ان حرکتوں سے باز نہیں آئینگے - ایک اور مثال لیجئیے ، چین کی بندرگاهوں کی ناکه بندی کرنے کے لئے وہ چینی رجعت پسندوں کو اکسائینگے اور یہاں تک که اپنی قوت بھی لگائینگے - جب تک ممکن هوگا وہ یه هی کرتے رهینگے - پھر یه که اگر وہ اب بھی خطر پسندی کی

تمنا رکھتے هیں ، تو وہ چینی سرحدوں پر حمله کرنے اور گڑبڑ پیدا کرنے کے لئے اپنی کچھ فوجوں کو بھی بھیج دینگے ، یه بھی ناممکن نہیں هے - همیں ان تمام چیزوں کا پوری طرح جائزہ لینا چاهیئے -

ایضاً -

دنیا ترقی کر رهی هے ، مستقبل روشن هے اور کوئی بھی تاریخ کے اس عام رجحان کو نہیں بدل سکتا - همیں عوام میں عالمی ترقی کے حقائق اور روشن مستقبل کی تبلیغ کرتے رهنا چاهیئے تاکه ان میں فتح کے متعلق اعتماد پیدا هو جائے -

"چنگ کنگ مذاکرات کے بارے میں" (۱۷/اکتوبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چهارم -

چینی عوامی فوج آزادی کے تمام کمانڈروں اور مجاهدوں کو اپنے لڑنے کے عزم میں ذرا بھی کمی نہیں کرنی چاهیئے - ایسا کوئی بھی خیال غلط

ہے جس سے لڑنے کا عزم کم ہوتا ہو اور دشمن کو حقیر سمجھا جائے -

” چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں
مرکزی کمیٹی کے دوسرے مکمل اجلاس
میں رپورٹ “ (٥/ مارچ ١٩٤٩ء) ،
منتخب مضامین ، جلد چہارم -

٦ - سامراج اور تمام رجعت پسند کاغذی شیر ہیں

تمام رجعت پسند کاغذی شیر ہیں - بظاہر رجعت پسند خوفناک نظر آتے ہیں ، لیکن حقیقت میں وہ اتنے طاقتور نہیں - مسئلے کو دوررس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے ، تو معلوم ہوگا کہ دراصل زبردست طاقت عوام میں ہے ، نہ کہ رجعت پسندوں میں -

”امریکی نامہ نگار اینا لوئس سٹرونگ
سے بات چیت“ (اگست ١٩٤٦ء) ،
منتخب مضامین ، جلد چہارم -

جس طرح دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جو دوہری فطرت نہ رکھتی ہو (یہ وحدت اضداد

کا قانون ہے) ، اسی طرح سامراج اور تمام رجعت پسند بھی دوہری فطرت رکھتے ہیں - وہ بیک وقت اصلی شیر بھی ہیں اور کاغذی شیر بھی - گذشتہ تاریخ میں غلاموں کے آقاؤں کا طبقہ ، جاگیردار زمیندار طبقہ اور بورژوا طبقہ ریاستی اقتدار پر قبضہ کرنے سے پہلے اور اس کے بعد کچھ عرصے تک جاندار ، انقلابی اور ترقی یافتہ تھے - وہ اصلی شیر تھے - لیکن وقت گزرنے کے ساتھ چونکہ ان کی اضداد یعنی غلام طبقہ ، کسان طبقہ اور پرولتاری طبقہ رفتہ رفتہ طاقتور ہوتے گئے اور ان کے خلاف جدوجہد کرنے لگے اور یہ جدوجہد زیادہ سے زیادہ شدت اختیار کرتی گئی اس لئے برسراقتدار طبقے رفتہ رفتہ اپنی ضد میں تبدیل ہو گئے ، رجعت پسندوں میں تبدیل ہو گئے ، پس ماندہ لوگوں میں تبدیل ہو گئے ، کاغذی شیروں میں تبدیل ہو گئے اور آخرکار عوام نے ان کا تختہ الٹ دیا یا آئندہ بھی الٹ دینگے - رجعت پسند ، پس ماندہ ، زوال پذیر طبقوں

نے اس وقت اپنی یہ دوہری فطرت برقرار رکھی جبکہ عوام ان کے خلاف اپنی زندگی و موت کی آخری کشمکش میں مصروف تھے - ایک طرف تو وہ اصلی شیر تھے - انہوں نے عوام کو لقمہ بنایا ، لاکھوں اور کروڑوں عوام کو لقمہ بنایا - عوام کی جدوجہد کا مقصد مشکلات اور مصائب کے دور سے گزرا اور راستے میں بہت سے پیچ و خم آئے - چین میں سامراج ، جاگیرداری اور نوکرشاہی سرمایہ داری کی حکمرانی کو تباہ کرنے میں چینی عوام کو ایک سو سے زیادہ سال لگے اور کروڑوں جانوں کی قیمت ادا کرنی پڑی ، تب ۱۹۴۹ء میں فتح حاصل ہوئی - ذرا غور کیجئے ! کیا یہ زندہ شیر ، آہنی شیر اور اصلی شیر نہیں تھے ؟ لیکن آخرکار وہ کاغذی شیروں ، مردہ شیروں اور پنیری شیروں میں تبدیل ہوگئے - یہ تاریخی حقائق ہیں - کیا لوگوں نے ان حقائق کو دیکھا یا سنا نہیں ہے ؟ بلاشبہ ان کی تعداد ہزاروں پر مشتمل رہی ہے ! کئی ہزار ، دسیوں ہزار !

لهذا یه لازمی هے که سامراج اور تمام رجعت پسندوں کو ان کی ماهیت کے لحاظ سے ، طویل المیعاد نقطۂ نظر سے اور حکمت عملی کے نقطۂ نظر سے دیکھتے هوئے انهیں حقیقت کے مطابق کاغذی شیر هی سمجها جائے ۔ اس پر همیں اپنی حکمت عملی کی فکر کو قائم کرنا چاهیئے ۔ دوسری طرف ، وه زنده شیر ، آهنی شیر اور اصلی شیر بهی هیں جو لوگوں کو نگل سکتے هیں ۔ اس پر همیں اپنی مصافیات اور تدابیر کی فکر کو قائم کرنا چاهیئے ۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سیاسی بیورو کے او چهانگ اجلاس میں تقریر (یکم دسمبر ۱۹۵۸ء) ، جس کا حواله "امریکی نامه‌نگار اینالوئس سٹرونگ سے بات چیت" کے تشریحی نوٹ میں دیا گیا ، منتخب مضامین ، جلد چهارم ۔

میں نے کها تها که تمام شهرت یافته طاقتور رجعت پسند محض کاغذی شیر هیں ۔ وجه یه هے که ان کا عوام سے کوئی تعلق نهیں هے ۔ آپ هی

بتائیے ، هٹلر کاغذی شیر تها یا نهیں ؟ کیا هٹلر کا تخته نهیں الٹا گیا ؟ میں نے یه بهی کها تها که روسی زار ، چینی شهنشاه اور جاپانی سامراج سب کے سب کاغذی شیر تهے ۔ جیسا که هم جانتے هیں ، ان سب کا تخته الٹ دیا گیا تها ۔ امریکی سامراج کا ابهی تک تخته نهیں الٹا گیا اور اس کے پاس ایٹم بم هے ۔ مجهے یقین هے که اس کا بهی تخته الٹ دیا جائیگا ۔ یه بهی ایک کاغذی شیر هے ۔

کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے ماسکو اجلاس میں تقریر (۱۸/نومبر ۱۹۵۷ء) ۔

"پتهر اٹها کر اپنے هی پیروں کو کچلنا" اس لوک کهاوت سے چینی عوام بعض احمقوں کی حرکات بیان کرتے هیں ۔ تمام ملکوں کے رجعت پسند بهی اسی قسم کے احمق هیں ۔ آخری تجزیے میں انقلابی عوام پر ان کی طرح طرح کی اذیت رسانی کا ناگزیر نتیجه یه هوگا که عوامی انقلابوں میں اور بهی وسعت اور شدت پیدا هوجائیگی ۔ کیا

روسی زار اور چیانگ کائی شیک کی انقلابی عوام پر طرح طرح کی اذیت رسانی نے عظیم روسی اور چینی انقلابیوں کے لئے ایسے ھی مہمیز کا کام نہیں کیا تھا؟

> "عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی چالیسویں سالگرہ کی تقریب کے موقع پر سوویت یونین کی سپریم سوویت کے اجلاس میں تقریر" (٦/ نومبر ١٩٥٧ء) -

امریکی سامراج نے پچھلے نو سال سے چین کے علاقے تائیوان پر حملہ کرکے اس پر قبضہ کر رکھا ھے - تھوڑا عرصہ ھوا اس نے اپنی مسلح فوجیں لبنان پر حملہ کرنے اور قبضہ کرنے کے لئے بھیجی تھیں - امریکہ نے ساری دنیا کے بہت سے ملکوں میں سینکڑوں فوجی اڈے قائم کر رکھے ھیں - چین کا علاقہ تائیوان ، لبنان اور بیرونی ممالک میں امریکہ کے تمام فوجی اڈے امریکی سامراج کی گردن میں بہت سے پھندوں کی حیثیت رکھتے ھیں - یہ پھندے کسی اور نے نہیں بلکہ امریکیوں نے

خود بنائے ھیں ، اور انھوں نے خود ھی یہ پھندے اپنی ھی گردنوں میں ڈال رکھے ھیں ، اور پھندوں کے سرے چینی عوام ، عرب ملکوں کے عوام اور دنیا کے ان تمام عوام کے ھاتھوں میں دے رکھے ھیں جو امن سے محبت اور جارحیت کی مخالفت کرتے ھیں - امریکی حملہآور ان جگھوں میں جتنی زیادہ دیر رھینگے ، ان کی گردنوں میں یہ پھندے اتنے ھی زیادہ تنگ ھوتے جائینگے -

> اعلیٰ ریاستی کانفرنس میں تقریر (٨/ ستمبر ١٩٥٨ء) -

سامراج زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رھیگا کیونکہ وہ ھمیشہ بداعمالیوں کا ارتکاب کرتا ھے - وہ تمام ملکوں کے رجعت پسندوں کو جو عوام کے خلاف ھیں پرورش کرنے اور ان کی حمایت کرنے پر مصر ھے ، اس نے بہت سی نوآبادیوں اور نیم نوآبادیوں اور فوجی اڈوں پر زبردستی قبضہ کر لیا ھے اور وہ ایٹمی جنگ سے امن کو خطرے میں ڈالتا ھے -

اس طرح سامراج کے مجبور کرنے پر دنیا کے نوے فیصدی سے زیادہ عوام اس کے خلاف جدوجہد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یا اٹھ کھڑے ہونگے ۔ مگر سامراج ابھی تک زندہ ہے ، وہ بدستور ایشیا ، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں دیوانہ وار دوڑ رہا ہے ۔ مغربی دنیا میں سامراج ابھی تک اپنے ملکوں کے عوام پر ظلم کر رہا ہے ۔ یہ صورت حال لازمی طور پر تبدیل ہونی چاہیئے ۔ سامراج ، بالخصوص امریکی سامراج کی جارحیت اور جبر و استبداد کا خاتمہ کرنا ساری دنیا کے عوام کا فرض ہے ۔

سنہوا خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار سے بات چیت (۲۹ / ستمبر ۱۹۵۸ء) ۔

ہر جگہ تحکمانہ طرز عمل اختیار کرکے امریکی سامراج نے اپنے آپ کو ساری دنیا کے عوام کا دشمن بنا لیا ہے اور خود کو زیادہ سے زیادہ تنہا کر لیا ہے ۔ جو لوگ غلام بننے سے انکار کرتے ہیں وہ کبھی بھی امریکی سامراجیوں کے ایٹم بموں اور

ہائیڈروجن بموں سے خوف نہیں کھائینگے ۔ امریکی جارحین کے خلاف ساری دنیا کے عوام کے غصے کی پرزور لہر کو روکا نہیں جا سکتا ۔ امریکی سامراج اور اس کے پٹھوؤں کے خلاف ان کی جدوجہد یقیناً اور بھی زیادہ عظیم فتوحات حاصل کریگی ۔

"امریکی سامراج کے خلاف پانامہ کے عوام کی منصفانہ محب وطن جدوجہد کی حمایت میں بیان" (۱۲/ جنوری ۱۹۶۴ء) ۔

اگر امریکی سرمایے کے اجارہ‌دار گروہ اپنی جارحیت اور جنگ کی پالیسیوں پر بدستور عمل کرتے رہے تو وہ دن ضرور آئیگا جس وقت ساری دنیا کے عوام انہیں پھانسی چڑھا دینگے ۔ امریکہ کے شرکائے جرم کا بھی ایسا ہی حشر ہوگا ۔

اعلیٰ ریاستی کانفرنس میں تقریر (۸/ ستمبر ۱۹۵۸ء) ۔

دشمن کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے ہم نے ایک طویل عرصے میں یہ تصور قائم کیا ہے کہ

حکمت عملی کے طور سے ہمیں اپنے تمام دشمنوں کو حقیر سمجھنا چاہیئے ، لیکن مصافیاتی طور پر ہمیں ان سب کا سنجیدگی سے اندازہ لگانا چاہیئے ۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ مجموعی حیثیت سے ہمیں لازمی دشمن کو حقیر سمجھنا چاہیئے ، لیکن ہر ایک ٹھوس مسئلے کے سلسلے میں ہمیں ضرور سنجیدگی سے اس کا اندازہ لگانا چا ہیئے ۔ اگر ہم مجموعی حیثیت سے دشمن کو حقیر نہیں سمجھتے، تو ہم موقع پرستی کی غلطی کا ارتکاب کرینگے ۔ مارکس اور اینگلس صرف دو افراد تھے ، مگر انہوں نے ان ابتدائی دنوں میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ ساری دنیا میں سرمایہ‌داری کا تختہ الٹ دیا جائیگا ۔ لیکن ہر ٹھوس مسئلے اور ہر ایک دشمن سے نمٹنے میں اگر ہم ان کا سنجیدگی سے اندازہ نہیں لگاتے ، تو ہم خطرپسندی کی غلطی کا ارتکاب کرینگے ۔ جنگ میں لڑائیاں صرف ایک ایک کرکے ہی لڑی جا سکتی ہیں اور دشمن کی فوجیں

بھی صرف ایک ایک کرکے ہی تباہ کی جا سکتی ہیں ۔ کارخانے صرف ایک ایک کرکے ہی قائم ہو سکتے ہیں ۔ کسان زمین میں صرف کھیت بہ کھیت ہی ہل چلا سکتے ہیں ۔ کھانا کھانے میں بھی یہی بات صحیح ہے ۔ حکمت عملی کے لحاظ سے ہم کھانا کھانے کو معمولی فعل سمجھتے ہیں — ہم جانتے ہیں کہ ہم اسے ختم کر سکتے ہیں ۔ لیکن کھانے کے ٹھوس عمل کے دوران ہم نوالہ نوالہ کرکے ہی کھاتے ہیں ۔ ایک پوری ضیافت ایک ہی لقمے میں نگل جانا ناممکن ہے ۔ یہ طریقہ مسئلے کو تھوڑا تھوڑا کرکے حل کرنا کہلاتا ہے ۔ فوجی زبان میں یہ دشمن کی فوجوں کا ایک ایک کرکے صفایا کرنا کہلاتا ہے ۔

کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے ماسکو اجلاس میں تقریر (۱۸/نومبر ۱۹۵۷ء)۔

میری یہ رائے ہے کہ بین الاقوامی صورت حال اب ایک نئے موڑ پر پہنچ گئی ہے ۔ دنیا میں آج

دو ہوائیں ہیں : مشرقی ہوا اور مغربی ہوا ۔ چین کی ایک کہاوت ہے کہ ”یا تو مشرقی ہوا مغربی ہوا پرحاوی ہوتی ہے یا مغربی ہوا مشرقی ہوا پر حاوی ہوتی ہے“ ۔ میرے خیال میں آج کی صورت حال کی خصوصیت یہ ہے کہ مشرقی ہوا مغربی ہوا پر غالب آ رہی ہے ، یعنی سوشلزم کی قوتیں سامراج کی قوتوں پر سبقت لے گئی ہیں ۔

ایضاً ۔

۷ ۔ جدوجہد کرنے کا حوصلہ اور فتح حاصل کرنے کی جرأت

دنیا بھر کے لوگو ، متحد ہو جاؤ اور امریکی جارحین اور ان کے تمام پالتو کتوں کو شکست دے دو ! دنیا بھر کے لوگو ، کمر ہمت باندھو ، لڑنے کی جرأت کرو ، مشکلات سے مت ڈرو اور موج در موج آگے بڑھو ۔ تب ساری دنیا عوام کی ملکیت ہوگی ۔ ہر قسم کے عفریت تباہ کر دئے جائیں گے ۔

”امریکی جارحیت کے خلاف کانگو (لیوپولڈویل) کے عوام کی حمایت میں بیان“ (۲۸ / نومبر ۱۹۶۴ء) ۔

چینی کمیونسٹ پارٹی نے مارکسزم لینن ازم کی سائنس کی بنیاد پر بین الاقوامی اور ملکی صورت حال

کا واضح اور صحیح اندازہ کرنے کے بعد یه سمجھا ھے که تمام ملکی اور بیرونی رجعت پسندوں کے حملوں کو ناکام بنانا نه صرف ضروری ھے بلکه یه حملے ناکام بنائے جا سکتے ھیں ۔ جب آسمان پر کالی گھٹائیں ظاھر ھوئی تھیں تو ھم نے بتایا تھا که یه محض عارضی ھیں ، اندھیرا جلد ھی چھٹ جائیگا اور سورج طلوع ھو جائیگا ۔

"موجوده صورت حال اور ھمارے فرائض"
(۲۵/دسمبر ۱۹۴۷ء) ، منتخب مضامین ،
جلد چھارم ۔

انسانی تاریخ میں ، تمام قریب المرگ رجعت پسند قوتیں انقلابی قوتوں کے خلاف یقیناً آخری جان توڑ جدوجہد کرتی ھیں اور کچھ انقلابی اکثر ظاھری طاقت اور اندرونی کمزوری کے اس مظھر سے تھوڑے عرصے کے لئے دھوکے میں مبتلا ھو جاتے ھیں ، اور وه یه حقیقت نہیں سمجھ پاتے که دشمن تباھی کے قریب پہنچ رھا ھے اور وه خود

فتح کے قریب پہنچ رھے ھیں ۔

"دوسری عالمی جنگ کا نقطهٔ تغیر"
(۱۲ / اکتوبر ۱۹۴۲ء) ، منتخب
مضامین ، جلد سوم ۔

اگر وه [کومن تانگ رجعت پسند] لڑنا چاھتے ھیں تو ھم ان کا بالکل صفایا کر دینگے ۔ واقعات ایسے ھی ھیں : اگر انھوں نے حمله کیا اور ھم نے ان کا صفایا کر دیا تو انھیں سکون آ جائیگا ۔ کچھ کا صفایا کیا تو کچھ سکون آئیگا ، زیاده کا صفایا کیا تو زیاده سکون آئیگا اور بالکل ھی صفایا کر دیا تو بالکل سکون آ جائیگا ، چین کے مسائل پیچیده ھیں اور ھمارے دماغ میں بھی کچھ پیچیدگی پیدا ھونی چاھیئے ۔ اگر وه حمله کرنے آئیں ، تو ھم جوابی حمله کرینگے ، امن کے حصول کے لئے لڑینگے ۔

"چنگ کنگ مذاکرات کے بارے میں"
(۱۷ / اکتوبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب
مضامین ، جلد چھارم ۔

اگر کوئی هم پر حمله کرتا هے اور اگر لڑنے کے لئے حالات سازگار هیں ، تو هماری پارٹی یقیناً اپنے دفاع کے موقف پر قائم ره کر اس کا مستقل مزاجی سے ، مکمل طور پر ، پوری طرح اور بالکل صفایا کریگی (هم جلد بازی سے وار نهیں کرتے ، لیکن جب هم وار کرتے هیں تو همیں لازمی جیتنا چاهیئے) - رجعت پسندوں کی دهمکیوں سے همیں هرگز خوفزده نهیں هونا چاهیئے -

"کو من تانگ سے پرامن مذاکرات کے بارے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا گشتی مراسله" (۲۶ / اگست ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین، جلد چهارم -

جهاں تک هماری اپنی خواهش کا تعلق هے ، هم صرف ایک دن کے لئے بهی لڑنا نهیں چاهتے - لیکن اگر حالات نے همیں لڑنے پر مجبور کر دیا تو

هم آخری دم تک لڑ سکتے هیں -

"امریکی نامه نگار اینا لوئس سٹرونگ سے بات چیت" (اگست ۱۹۴۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد چهارم -

هم امن چاهتے هیں - لیکن جب تک امریکی سامراج اپنے تحکمانه اور غیر معقول مطالبات اور اپنی جارحیت کی توسیع کی سازشوں سے دستبردار نهیں هوتا ، تو چینی عوام کا ایک هی اراده هے که وه کوریائی عوام کے شانه بشانه لڑتے رهینگے - یه بات نهیں هے که همیں جنگ پسند هے - هم جنگ فوراً بند کرنے کے لئے اور باقی مسائل کا آئنده تصفیه کرنے کے لئے آماده هیں - لیکن امریکی سامراج ایسا کرنے کے لئے آماده نهیں هے - اچها ، تو لڑائی کو جاری رهنے دو - امریکی سامراج مزید جتنے سال بهی جنگ کرنا چاهتا هے ، هم عین اتنے هی سالوں تک اس کے ساتھ لڑنے کے لئے تیار هیں ، جب تک که وه جنگ بند کرنے پر آماده نه

هو جائے اور چینی اور کوریائی عوام کو مکمل فتح حاصل نه هو جائے -

چینی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی پہلی قومی کمیٹی کے چوتھے اجلاس میں تقریر (۷ / فروری ۱۹۵۳ء) -

همیں اپنی صفوں میں کمزوری اور بے بسی کے تمام خیالات ختم کرنے چاهئیں - وه تمام خیالات غلط هیں جو که دشمن کی طاقت کا ضرورت سے زیاده اندازه لگاتے هیں اور عوام کی طاقت کا ضرورت سے کم اندازه لگاتے هیں -

" موجوده صورت حال اور همارے فرائض" (۲۵ / دسمبر ۱۹۴۷ء)، منتخب مضامین ، جلد چهارم -

مظلوم عوام اور اقوام کو اپنی آزادی کے بارے میں سامراج اور اس کے پٹھوؤں کی "معقولیت" سے کوئی امید وابسته نهیں کرنی چاهیئے - وه صرف

اپنے اتحاد کو مضبوط کرنے اور اپنی جدوجهد میں ثابت قدم رهنے سے هی فتحیاب هونگے -

" امریکه - نگوڈئن ڈیئم ٹولی کی جنوبی ویت‌نام کے خلاف جارحیت اور وهاں کے عوام کے قتل عام کی مخالفت میں بیان " (۲۹ / اگست ۱۹۶۳ء) -

یه ملک گیر خانه جنگی جب بھی شروع هو جائے ، همیں اس کے لئے پوری طرح تیار رهنا چاهیئے - اگر یه جلدی شروع هو جائے ، جیسے که کل صبح ، تب بھی همیں تیار رهنا چاهیئے - یه پہلا نکته هے - موجوده بین‌الاقوامی اور ملکی صورت حال میں یه ممکن هے که کچھ عرصے کے لئے خانه جنگی کو جزوی پیمانے میں محدود رکھا جائے اور وه بعض مقامی نوعیت کی رهے - یه دوسرا نکته هے - پہلا نکته وه هے جس کے لئے هم تیار هیں ، دوسرا نکته وه هے جو بهت عرصے سے قائم هے - مختصر الفاظ میں ، همیں لازمی تیار رهنا چاهیئے -

تیار رہ کر ہم ہر قسم کی پیچیدہ صورت حال سے اچھی طرح نمٹنے کے قابل رہینگے -

"جاپان کے خلاف جنگ مزاحمت میں فتح کے بعد کی صورت حال اور ہماری پالیسی" (۱۳ / اگست ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

۸ - عوامی جنگ

انقلابی جنگ ایک عوامی جنگ ھے - یہ عوام کو متحرک کرکے اور ان پر بھروسہ کرکے ھی لڑی جا سکتی ھے -

"عوام کی فلاح و بہبود کا خیال رکھو ، کام کے طریقوں پر توجہ دو" (۲۷/ جنوری ۱۹۳۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

صحیح معنوں میں آھنی قلعہ کیا ھوتا ھے؟ یہ عوام ھوتے ھیں ، لاکھوں کروڑوں عوام جو سچائی اور خلوص کے ساتھ انقلاب کی حمایت کرتے ھیں - صحیح معنوں میں آھنی قلعہ یہ ھوتا ھے جس کو توڑنا کسی بھی طاقت کے لئے ناممکن بلکہ قطعی ناممکن

هوتا هے ۔ انقلاب دشمن هم کو تباہ نهیں کر سکتے ، بلکه اس کے برعکس هم ان کو تباہ کر ڈالینگے ۔ لاکھوں کروڑوں عوام کو انقلابی حکومت کے گرد متحد کرکے اور اپنی انقلابی جنگ کو وسعت دیکر هم تمام انقلاب دشمنوں کا صفایا کر سکینگے اور پورے چین پر قبضه کر سکینگے ۔

ایضاً ۔

جنگ لڑنے کی عظیم طاقت کا سب سے زیادہ زرخیز منبع عوام میں پوشیدہ هے ۔ جاپان هم کو دهونس دینے کی جو جرأت کرتا هے اس کا خاص سبب چینی عوام کی غیر منظم حالت هے ۔ جب یه کمی دور هو جائیگی تو جاپانی حمله آور ستون کی طرح استادہ همارے کروڑوں عوام میں گھر جائیگا اور وہ ایک جنگلی بیل کی طرح شعلوں کے گھیرے میں ٹکریں ماریگا اور محض هماری آواز کی گرج هی اس کے دل میں خوف پیدا کر دیگی اور وہ

بھسم کر دیا جائیگا ۔

”تطویلی جنگ“ (مئی ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

سامراجی همیں اس طرح دهونس دے رهے هیں که همیں ان سے سنجیدگی سے نمٹنا هی پڑیگا ۔ همارے پاس نه صرف ایک طاقتور باقاعدہ فوج هونی چاهیئے ، بلکه همیں عوامی ملیشیا کے دستوں کو بھی بڑے پیمانے پر منظم کرنا چاهیئے ۔ اس طرح جب سامراجی همارے ملک پر حمله کرینگے ، تو ان کے لئے ایک انچ قدم بڑھانا بھی دشوار هو جائیگا ۔

سنهوا خبر رساں ایجنسی کے نامه نگار سے بات چیت (۲۹ / ستمبر ۱۹۵۸ء) ۔

انقلابی جنگ کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو عوامی گوریلا جنگ اور هماری اصل قوت یعنی سرخ فوج ایک دوسرے کی اسی طرح تکمیل کرتی هیں جس طرح آدمی کا دایاں بازو اور بایاں بازو ،

اور اگر ھمارے پاس عوامی گوریلا جنگ کے بغیر صرف اصل قوت یعنی سرخ فوج ھوتی تو ھم صرف ایک بازو والے سپه سالار کی طرح ھوتے ۔ ٹھوس الفاظ میں اور خاص طور سے فوجی کارروائیوں کے اعتبار سے جب ھم اڈے کے علاقے کے عوام کو ایک عنصر گردانتے ھیں تو ھمارا مطلب یه ھوتا ھے که ھمارے پاس مسلح عوام ھیں ۔ یہی خاص وجه ھے که دشمن ھمارے اڈے کے علاقے کے قریب آنے سے ڈرتا ھے ۔

” چین کی انقلابی جنگ میں حکمت عملی کے مسائل “ (دسمبر ۱۹۳۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

بلاشبه جنگ میں فتح یا شکست خاص طور پر طرفین کے فوجی ، سیاسی ، معاشی اور قدرتی حالات سے متعین ھوتی ھے ۔ لیکن صرف انہی سے نہیں ھوتی ، یه جنگ کی رھبری کرنے میں طرفین کی موضوعی قابلیت سے بھی متعین ھوتی ھے ۔ ایک

جنگ کو جیتنے کی اپنی کوشش میں ایک فوجی ماھر مادی حالات کی عائد کردہ حدود سے تجاوز نہیں کر سکتا ۔ تاھم انہی حدود کے اندر رہ کر وہ فتح حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ھے اور اسے ضرور ایسا کرنا چاھیئے ۔ ایک فوجی ماھر کے لئے عمل کا اسٹیج معروضی مادی حالات پر تعمیر ھوتا ھے ، لیکن اسی اسٹیج پر وہ بہت سے ایسے ڈراموں کی ھدایت کاری کر سکتا ھے جو آواز اور رنگ ، طاقت اور شان و شوکت سے بھر پور ھوں ۔

ایضاً ۔

جنگ کا مقصد ” اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور دشمن کو تباہ کرنے “ کے سوا کچھ اور نہیں ھوتا (دشمن کو تباہ کرنے کا مطلب اس سے ھتھیار رکھوا لینا ھوتا ھے یعنی ”اس کو قوت مزاحمت سے محروم کر دینا“ نه که اس کی فوجوں کے ھر فرد کو جسمانی طور پر بالکل تباہ کردینا) ۔ قدیم جنگ میں بھالا اور ڈھال استعمال ھوتے تھے ۔ بھالا

دشمن پر حملہ کرنے اور اسے تباہ کرنے کے لئے اور
ڈھال اپنے دفاع اور اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے
لئے استعمال ہوتے تھے - آج تک کے تمام ھتھیار بھالے
اور ڈھال کا سلسلہ ھیں - بمبار جہاز ، مشین گن ،
دورمار توپ اور زہریلی گیس یہ سب بھالے کی ترقی
یافتہ شکلیں ھیں ، جب کہ ہوائی حملے سے بچاؤ
کی پناہ گاہ ، فولادی ٹوپی ، کنکریٹ کا دمدمہ اور
گیس سے بچنے کا نقاب یہ سب ڈھال کی ترقی یافتہ
شکلیں ھیں - ٹینک ایک نئے طرز کا ھتھیار ھے جو
بھالا اور ڈھال دونوں کے کاموں کو ملاتا ھے -
حملہ دشمن کو تباہ کرنے کا اصل ذریعہ ھے لیکن
دفاع کو بھی ترک نہیں کیا جا سکتا - حملے کا
براہ راست مقصد دشمن کو تباہ کرنا ہوتا ھے لیکن
اس کے ساتھ ھی اس کا مقصد اپنے آپ کو محفوظ
رکھنا بھی ہوتا ھے ، کیونکہ اگر دشمن تباہ نہیں
ہوا تو تم خود تباہ ہو جاؤ گے - دفاع کا براہ راست
مقصد اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہوتا ھے ، لیکن

اس کے ساتھ ھی دفاع حملہ کرنے کا ضمنی ذریعہ
یا حملے میں تبدیل کرنے کی تیاری کا ذریعہ
ہوتا ھے - پسپا ہونا دفاع کے زمرے میں آتا
ھے اور دفاع کا تسلسل ہوتا ھے ؛ جب کہ پیچھا
کرنا حملے کا تسلسل ہوتا ھے - یہ بتا دینا ضروری
ھے کہ دشمن کو تباہ کرنا جنگ کا اصل مقصد
ہوتا ھے اور اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ثانوی چیز
ھے ، کیونکہ دشمن کو بڑی تعداد میں تباہ کرکے
ھی کوئی موثر طریقے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا
ھے - اس لئے دشمن کو تباہ کرنے کا اصل ذریعہ
یعنی حملہ اولین حیثیت رکھتا ھے ، جب کہ دشمن
کو تباہ کرنے کے ضمنی ذریعے اور اپنے آپ کو
محفوظ رکھنے کے ایک ذریعے یعنی دفاع کو ثانوی
حیثیت حاصل ھے - حقیقی جنگ کی حالت میں حالانکہ
دفاع زیادہ دیر تک اصل کردار ادا کرتا ھے اور باقی
وقت میں حملہ اصل کردار ادا کرتا ھے ، لیکن اگر
جنگ کو مجموعی حیثیت سے دیکھا جائے تو حملہ

ہی بنیادی چیز ہے ۔

"تطویلی جنگ" (مئی ۱۹۳۸ء) ،
منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

فوجی کارروائیوں کے تمام قیادتی اصول ایک ہی بنیادی اصول سے پیدا ہوتے ہیں : اپنی قوت کو محفوظ رکھنے کے لئے اور دشمن کی قوت کو تباہ کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ۔ ...... پھر ہم جنگ میں مجاہدانہ ایثار کی ہمت افزائی کی کس طرح تشریح کریں ؟ ہر جنگ کی کچھ نہ کچھ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے اور بعض اوقات یہ قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ کیا اس میں اور "اپنے آپ کو محفوظ رکھنے" میں تضاد نہیں پایا جاتا ؟ درحقیقت ان میں کوئی تضاد نہیں ہے ۔ زیادہ صحیح طور پر یوں کہا جا سکتا ہے کہ ایثار اور اپنا دفاع دونوں ایک دوسرے کے برعکس اور ایک دوسرے کا تکملہ ہیں ۔ کیونکہ ایسا ایثار نہ صرف دشمن کو تباہ کرنے کے لئے ، بلکہ اپنے

آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے ۔ جزوی اور عارضی "عدم تحفظ" (ایثار ، یا قیمت کی ادائیگی) عام اور مستقل تحفظ کے لئے ضروری ہوتا ہے ۔ اسی بنیادی اصول سے فوجی کارروائیوں کی قیادت کرنے والے تمام سلسلہ وار اصول پیدا ہوتے ہیں ، جو گولی چلانے کے اصولوں سے لے کر (اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے آڑ لینا اور دشمن کو تباہ کرنے کے لئے گولی چلانے کی قوت کا پورا استعمال کرنا) حکمت عملی کے اصولوں تک اسی بنیادی اصول کے جذبے میں بسے ہوئے ہیں ۔ تمام ٹیکنیکل اصولوں اور مصافیات ، معرکوں اور حکمت عملی سے متعلق تمام اصولوں میں اسی بنیادی اصول کا اطلاق نظر آتا ہے ۔ اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور دشمن کو تباہ کرنے کا اصول تمام فوجی اصولوں کی بنیاد ہے ۔

" جاپان کے خلاف گوریلا جنگ میں
حکمت عملی کے مسائل " (مئی ۱۹۳۸ء) ،
منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

ھمارے فوجی اصول یہ ھیں :

(۱) پہلے دشمن کی منتشر اور تنہا فوجوں پر حملہ کرو ، بعد میں دشمن کی مجتمع اور مضبوط فوجوں پر ۔

(۲) پہلے چھوٹے اور درمیانے شہروں اور وسیع دیہاتی علاقوں پر قبضہ کرو ، بعد میں بڑے شہروں پر ۔

(۳) دشمن کی موثر قوت کا صفایا کرنے کو اپنا اصل مقصد بناؤ ، کسی شہر یا جگہ پر ڈٹے رھنے یا قبضہ کرنے کو اپنا اصل مقصد نہ بناؤ ۔ کسی شہر یا جگہ پر ڈٹے رھنا یا قبضہ جمانا دشمن کی موثر قوت کا صفایا کرنے کا ھی نتیجہ ھوتا ھے اور اکثر ایک شہر یا جگہ پر ھمیشہ کے لئے ڈٹے رھنا یا قبضہ کرنا صرف اسی وقت ممکن ھوتا ھے جب کہ اس میں متعدد بار ادل بدل ھو چکا ھو۔

(۴) ھر لڑائی میں قطعی برتر فوجی قوت

(دشمن کی قوت سے دوگنی ، تگنی ، چوگنی اور یہاں تک کہ بعض اوقات پانچ گنی یا چھ گنی) مجتمع کرو ۔ دشمن کی فوجوں کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لو ، ان کا مکمل صفایا کرنے کی پوری کوشش کرو اور جال میں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ دو ۔ مخصوص حالات میں دشمن پر کچل دینے والی ضربیں لگانے کا طریقہ اختیار کرو ، یعنی اپنی ساری قوت جمع کر کے دشمن پر سامنے سے حملہ کرو اور اس کے ایک یا دونوں بازوؤں پر حملہ کرو اس مقصد کے لئے کہ دشمن کے ایک حصے کا صفایا کیا جائے اور دوسرے حصے کو پسپا کیا جائے تاکہ ھماری فوج دشمن کی دوسری فوجوں کا صفایا کرنے کے لئے اپنی فوجی قوت کو تیزی سے منتقل کر سکے ۔ لاحاصل تباہ کن لڑائیوں سے بچنے کی پوری کوشش کرو جن میں ھم جو کچھ پاتے ھیں اس سے زیادہ کھو

دیتے ھیں یا محض برابر رھتے ھیں ۔ اس طرح مجموعی طور پر (تعداد کے اعتبار سے) کم تر ھونے کے باوجود ھم ھر جزوی حصے ، ھر ٹھوس معرکے میں قطعاً برتر ھونگے اور اس سے ھر معرکے میں ھماری فتح یقینی بن جائیگی ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ھم مجموعی طور پر برتر ھونگے اور آخرکار تمام دشمنوں کا صفایا کردینگے ۔

(۵) کوئی لڑائی بغیر تیاری کے نہ لڑو ، ایسی کوئی لڑائی نہ لڑو جس میں تمہیں جیتنے کا یقین نہ ھو ۔ ھر لڑائی کے لئے پوری طرح تیاری کرنے کی ھر ممکن کوشش کرو ، ھمارے اور دشمن کے درمیان جو حالات پائے جاتے ھیں ان میں فتح کو یقینی بنانے کی پوری کوشش کرو ۔

(٦) اپنے انداز جنگ کو پوری طرح بروئے کار لاؤ — لڑنے کی ھمت باندھو ، قربانی سے نہ ڈرو ، تھکان سے نہ گھبراؤ اور مسلسل لڑتے جاؤ (یعنی ایک مختصر عرصے میں بغیر آرام کئے

سلسلہ‌وار لڑائیاں لڑتے جاؤ) ۔

(۷) دشمن کا جب کہ وہ حرکت میں ھو صفایا کرنے کی پوری کوشش کرو ۔ اس کے ساتھ ساتھ مورچہ بندیوں پر حملے کی تدابیر پر توجہ دو اور دشمن کے ٹھکانوں اور شہروں پر قبضہ کر لو ۔

(۸) شہروں پر حملہ کرنے کے بارے میں دشمن کے ان تمام ٹھکانوں اور شہروں پر استقامت کے ساتھ قبضہ کر لو جن کا دفاع کمزور ھے ۔ مناسب موقع ملنے پر دشمن کے درمیانے درجے کا دفاع رکھنے والے تمام ٹھکانوں اور شہروں پر قبضہ کر لو ، بشرطیکہ حالات اس کی اجازت دیتے ھوں ۔ جہاں تک دشمن کے ان تمام ٹھکانوں اور شہروں کا تعلق ھے جن کا دفاع مضبوط ھے ، ان کے لئے سازگار حالات کا انتظار کرو اور پھر ان پر قبضہ کر لو ۔

(۹) دشمن سے مقبوضہ تمام ھتھیاروں اور

زیادہ تر پکڑے ھوئے افراد سے اپنی قوت کو معمور کرو۔ ھماری فوج کی افرادی قوت اور مادی وسائل کے اصل سرچشمے محاذ پر ھیں۔

(۱۰) دو معرکوں کے درمیان جو وقفے ملتے ھیں ان کو اپنی فوجوں کو آرام دینے، نظریاتی تعلیم دینے اور تربیت دینے کے لئے اچھی طرح استعمال کرو۔ آرام، نظریاتی تعلیم اور تربیت کے اوقات عام طور پر بہت طویل نہیں ھونے چاھئیں اور دشمن کو جہاں تک ممکن ھو سکے سانس لینے کی مہلت نہیں دینی چاھیئے۔

یہ وہ اصل طریقے ھیں جو عوامی فوج آزادی نے چیانگ کائی شیک کو شکست دینے میں استعمال کئے ھیں۔ یہ اس پختگی کا نتیجہ ھیں جو عوامی فوج آزادی نے ملکی اور غیر ملکی دشمنوں کے خلاف طویل المیعاد جنگ میں حاصل کی ھے، اور یہ ھماری موجودہ صورت حال کے لئے بالکل مناسب ھیں۔ ...... ھماری حکمت عملی اور مصافیات

عوامی جنگ پر مبنی ھیں۔ کوئی بھی فوج جو عوام کی مخالف ھو ھماری حکمت عملی اور مصافیات استعمال نہیں کر سکتی۔

"موجودہ صورت حال اور ھمارے فرائض" (۲۵ / دسمبر ۱۹۴۷ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم۔

تیاری کے بغیر برتری صحیح معنوں میں برتری نہیں ھوتی، اور نہ کوئی پہل قدمی ھی ھو سکتی ھے۔ اس نکتے کو سمجھ لینے کے بعد ھر وہ فوج جو کمتر مگر تیار ھے اکثر ایک برتر دشمن کو اچانک حملے کے ذریعے شکست دے سکتی ھے۔

"طویلی جنگ" (مئی ۱۹۳۸ء)، منتخب مضامین، جلد دوم۔

۹ - عوامی فوج

اگر عوام کی فوج نہ ہو تو عوام کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴ /اپریل ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

یہ فوج اس وجہ سے طاقتور ہے کہ اس کے تمام اراکین میں شعوری نظم و ضبط پایا جاتا ہے ۔ وہ چند افراد یا کسی تنگ نظر گروہ کے ذاتی مفادات کے لئے نہیں بلکہ عوام اور پوری قوم کے مفادات کے لئے یکجا ہوئے ہیں اور لڑتے ہیں ۔ اس فوج کا واحد مقصد چینی عوام کے ساتھ ثابت قدمی سے قدم

جمائے رہنا اور دل و جان سے ان کی خدمت کرنا ہے ۔

ایضاً ۔

چینی سرخ فوج انقلاب کے سیاسی فرائض کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مسلح تنظیم ہے ۔ خاص کر آج سرخ فوج کو یقیناً خود کو محض لڑائی تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے ؛ دشمن کی فوجی قوت کو تباہ کرنے کے لئے لڑنے کے علاوہ اسے ایسے اہم فرائض سنبھالنے چاہئیں جیسے عوام میں پروپیگنڈہ کرنا ، عوام کو منظم کرنا ، انہیں مسلح کرنا اور انقلابی سیاسی اقتدار قائم کرنے اور یہاں تک کہ کمیونسٹ پارٹی کی تنظیمیں قائم کرنے میں ان کی مدد کرنا وغیرہ ۔ سرخ فوج محض لڑائی کے لئے نہیں لڑتی ، بلکہ عوام میں پروپیگنڈہ کرنے ، انہیں منظم کرنے ، انہیں مسلح کرنے اور انقلابی سیاسی اقتدار قائم کرنے میں ان کی مدد کرنے کے لئے لڑتی ہے ۔ ان مقاصد کے بغیر لڑائی اپنے معنی کھو دیتی ہے ، یعنی سرخ فوج اپنے

وجود کا سبب کھو دیتی ہے ۔

"پارٹی کے اندر غلط خیالات کی اصلاح
کرنے کے بارے میں" (دسمبر ۱۹۲۹ء)،
منتخب مضامین ، جلد اول ۔

عوامی فوج آزادی ہمیشہ ایک لڑنے والی فوج رہی ہے ۔ ملک گیر فتح کے بعد کے اس تاریخی دور میں بھی جب تک کہ ہمارے ملک میں طبقات کا خاتمہ نہ ہو جائے اور جب تک سامراجی نظام دنیا میں موجود ہے ، ہماری فوج ایک لڑنے والی فوج رہیگی۔ اس نکتے پر کوئی غلط فہمی اور پس و پیش نہیں ہونا چاہیئے ۔

" چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں مرکزی
کمیٹی کے دوسرے مکمل اجلاس میں رپورٹ"
(۵/ مارچ ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ،
جلد چہارم ۔

ہمارے پاس ایک لڑنے والی فوج بھی ہے اور جسمانی محنت کرنے والی فوج بھی ۔ لڑنے کے لئے ہمارے پاس آٹھویں روٹ اور نئی چوتھی فوجیں

ہیں، اور وہ بھی دوھرا کام کرتی ہیں، یعنی لڑائی اور پیداواری محنت ۔ ان دو قسموں کی فوجوں سے اور اپنی لڑنے والی فوج کی ان دو کاموں اور عوامی کام میں مہارت سے ہم اپنی مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں اور جاپانی سامراج کو شکست دے سکتے ہیں ۔

"منظم ہو جاؤ !" (۲۹ / نومبر
۱۹۴۳ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

ہمارا قومی دفاع مستحکم بنایا جائیگا اور کسی سامراجی کو پھر سے ہماری سرزمین پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی ۔ بہادر اور پختہ کار عوامی فوج آزادی کی بنیاد پر ہمیں اپنی عوامی مسلح قوتوں کو برقرار رکھنا اور ترقی دینی چاہیئے ۔ ہمارے پاس نہ صرف ایک طاقتور بری فوج ہوگی ، بلکہ ایک طاقتور ہوائی فوج اور ایک طاقتور بحری فوج بھی ہوگی ۔

چینی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس
کے پہلے مکمل اجلاس میں افتتاحی تقریر
(۲۱ / ستمبر ۱۹۴۹ء) ۔

ھمارا اصول یه ھے که پارٹی بندوق کی کمان کرتی ھے اور یه اجازت ھرگز نھیں دینی چاھیئے که بندوق پارٹی کی کمان کرے ۔

"جنگ اور حکمت عملی کے مسائل" (۶ / نومبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

ھمارے تمام افسروں اور مجاھدوں کو ھمیشه یه بات ذھن میں رکھنی چاھیئے که ھم عظیم عوامی فوج آزادی ھیں ، ھم ایسے دستے ھیں جن کی قیادت عظیم چینی کمیونسٹ پارٹی کرتی ھے ۔ اگر ھم نے پارٹی کی ھدایات کی ھمیشه پابندی کی تو ھماری فتح یقینی ھے ۔

"چینی عوامی فوج آزادی کا منشور" (اکتوبر ۱۹۴۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد چھارم ۔

۱۰ ۔ پارٹی کمیٹیوں کی قیادت

پارٹی کمیٹیوں کا نظام پارٹی کا ایک اھم نظام ھے جو اجتماعی قیادت کو یقینی بناتا ھے اور کسی فرد کو معاملات کے انتظام پر اجارہ‌داری قائم کرنے سے باز رکھتا ھے ۔ حال ھی میں معلوم ھوا ھے که کچھ قیادتی اداروں میں (بےشک تمام میں نھیں) معاملات کے انتظام پر اجارہ‌داری قائم کرنا اور اھم مسائل کا فیصله کرنا ایک فرد کا معمول بن گیا ھے ۔ پارٹی کمیٹی کی میٹنگیں اھم مسائل کے حل طے نھیں کرتیں بلکه ایک فرد طے کرتا ھے اور پارٹی کمیٹی کی رکنیت برائے نام ھو کر رہ گئی ھے ۔ کمیٹی کے ارکان کے درمیان اختلافات رائے دور نھیں ھو پاتے اور ایک طویل عرصے تک غیر طے شدہ چھوڑ دئے

جاتے ھیں - پارٹی کمیٹی کے ارکان اپنے درمیان حقیقی نہیں محض ظاھری اتحاد قائم رکھتے ھیں - اس حالت کو لازمی تبدیل ھونا چاھیئے - آئندہ سے تمام قیادتی اداروں میں یعنی مرکزی کمیٹی کے علاقائی بیوروؤں سے پریفیکچرل کی پارٹی کمیٹیوں تک ، محاذوں کی پارٹی کمیٹیوں سے بریگیڈوں کی پارٹی کمیٹیوں اور فوجی علاقوں (انقلابی فوجی کمیشن کی شاخوں یا قیادتی گروپوں) تک اور سرکاری اداروں ، عوامی تنظیموں ، خبر رساں ایجنسی اور اخبار کے دفتروں میں پارٹی کے سرکردہ ارکان کے گروپوں میں پارٹی کمیٹی کی میٹنگوں کا مکمل و مستحکم نظام قائم کیا جانا چاھیئے - تمام اھم مسائل (بےشک غیراھم اور چھوٹے مسائل یا وہ مسائل نہیں جن کا حل میٹنگوں میں بحث کے بعد پہلے ھی طے ھو چکا ھے اور صرف اس پر عمل کرنے کی ضرورت ھے) بحث کے لئے کمیٹی میں پیش کئے جانے چاھئیں اور کمیٹی کے ارکان جو

میٹنگ میں موجود ھوں پوری طرح اپنی آراء کا اظہار کریں اور واضح فیصلوں پر پہنچیں اور ان کی تعمیل بعد میں متعلقہ ارکان کریں - ...... پارٹی کمیٹیوں کی میٹنگیں دو قسموں میں تقسیم کی جانی چاھئیں ، یعنی مستقل کمیٹی کی میٹنگیں اور مکمل اجلاس ، اور دونوں کو گڈمڈ نہیں کرنا چاھیئے - اس کے علاوہ ، ھمیں لازمی اس بات کا بھی خیال رکھنا چاھیئے کہ اجتماعی قیادت اور ذاتی ذمہ داری میں سے کسی ایک کو نظر انداز کرکے دوسری پر ضرورت سے زیادہ زور تو نہیں دیا جاتا - فوج میں سرکردہ ارکان کو لڑائی کے دوران اور جب حالات متقاضی ھوں تو ھنگامی فیصلے کرنے کا حق حاصل ھے -

"پارٹی کمیٹیوں کے نظام کو مکمل اور مستحکم کرنے کے بارے میں" (۲۰/ستمبر ۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم -

ایک پارٹی کمیٹی کے سیکرٹری کو "اسکواڈ لیڈر" ہونے میں مشاق ہونا چاہیئے - ایک پارٹی کمیٹی میں دس سے لیکر بیس تک ارکان ہوتے ھیں- یه فوج کے ایک اسکواڈ کی طرح ھے ، اور سیکرٹری "اسکواڈ لیڈر" کی طرح - اس اسکواڈ کی اچھی طرح رهنمائی کرنا یقیناً آسان نہیں ھے - مرکزی کمیٹی کا هر علاقائی بیورو اور ذیلی علاقائی بیورو اب ایک وسیع علاقے کی رهنمائی کرتے ھیں اور بہت بھاری ذمہ‌داریاں سنبھالتے ھیں - قیادتی کام کا مطلب نه صرف عمومی اور مخصوص پالیسیوں کا فیصله کرنا ھے بلکه کام کے صحیح طریقے مرتب کرنا بھی ھے - اگر کام کرنے کے طریقوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ھے تو صحیح عمومی اور مخصوص پالیسیوں کے باوجود پریشانیاں پھر بھی پیدا ھو سکتی ھیں - اپنے قیادتی کام کو پورا کرنے کے لئے ایک پارٹی کمیٹی کو اپنے "اسکواڈ کے ارکان" پر بھروسه کرنا چاهیئے اور انهیں اپنا کردار

پوری طرح ادا کرنے کے قابل بنانا چاهیئے - ایک اچھا "اسکواڈ لیڈر" بننے کے لئے سیکرٹری کو اچھی طرح مطالعه کرنا اور پوری طرح تحقیق کرنی چاهیئے - ایک سیکرٹری یا نائب سیکرٹری اپنے "اسکواڈ کے ارکان" کی اچھی طرح رهنمائی کرنے میں مشکل محسوس کریگا ، اگر وہ اپنے "اسکواڈ کے ارکان" میں پروپیگنڈہ اور تنظیمی کام کرنے پر توجه نہیں دیتا ، کمیٹی کے ارکان سے اپنے تعلقات برقرار رکھنے میں مشاق نہیں ھوتا یا میٹنگوں کو کس طرح کامیابی سے چلانے کا مطالعه نہیں کرتا - اگر "اسکواڈ کے ارکان" قدم ملا کر نہیں چلتے تو وہ جنگ اور تعمیر میں کروڑوں لوگوں کی رهنمائی کرنے کی توقع کبھی نہیں کر سکتے - بیشک سیکرٹری اور کمیٹی کے ارکان کے درمیان ایک ایسا تعلق ھے جس میں اقلیت کو اکثریت کے تابع رهنا چاهیئے ، اس لئے یه ایک فوجی اسکواڈ لیڈر اور اس کے سپاهیوں کے درمیان تعلق سے مختلف ھے - یہاں

ہم نے صرف تشبیہ کے طور پر اس کا ذکر کیا ھے ۔

> ”پارٹی کمیٹیوں کے کام کے طریقے“ (۱۳/ مارچ ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

مسائل کو میز پر رکھو ۔ یہ نہ صرف ”اسکواڈ لیڈر“ بلکہ کمیٹی کے ارکان کو بھی ایسا کرنا چاھیئے ۔ لوگوں کے پیٹھ پیچھے بات نہ کرو ۔ جب بھی مسائل پیدا ھوں میٹنگ بلاؤ ، مسائل کو بحث کے لئے میز پر رکھو ، کچھ فیصلے کرو اور مسائل حل ھو جائینگے ۔ اگر مسائل موجود ھیں اور میز پر نہیں رکھے جاتے تو وہ ایک لمبے عرصے تک حل نہیں ھو پائینگے اور حتیٰ کہ کئی سالوں تک یوں ھی چلتے رھینگے ۔ ”اسکواڈ لیڈر“ اور کمیٹی کے ارکان کو باھمی تعلقات میں مفاھمت سے کام لینا چاھیئے ۔ سیکرٹری اور کمیٹی کے ارکان کے درمیان ، مرکزی کمیٹی اور اس کے مختلف علاقائی بیوروؤں

کے درمیان اور مختلف علاقائی بیوروؤں اور علاقائی پارٹی کمیٹیوں کے درمیان باھمی مفاھمت ، امداد اور دوستی سے زیادہ اھم کوئی چیز نہیں ھے ۔

ایضاً ۔

”اطلاعات کا تبادلہ کرو“ ۔ اس کا مطلب یہ ھے کہ پارٹی کمیٹی کے ارکان کو ایسے معاملات پر جو ان کے علم میں ھیں ایک دوسرے کو باخبر رکھنا چاھیئے اور تبادلہ خیالات کرتے رھنا چاھیئے ۔ ایک مشترک زبان کے حصول کے لئے یہ بہت ضروری ھے ۔ کچھ لوگ ایسا نہیں کرتے اور ان لوگوں کی طرح جن کا لاؤ زی نے نقشہ کھینچا ھے کہ ”حالانکہ ان کے مرغوں کی بانگ اور ان کے کتوں کی بھوں بھوں ایک دوسرے کو سنائی دیتی ھے لیکن مرتے دم تک ایک دوسرے سے نہیں ملتے“ ۔ نتیجہ یہ کہ ان لوگوں کے درمیان مشترک زبان کی کمی ھے ۔

ایضاً ۔

جن معاملات کو تم خود نہیں سمجھتے یا نہیں جانتے اپنے ماتحتوں سے پوچھو اور سرسری طور سے اپنی منظوری یا مخالفت کا اظہار نہ کرو ۔

...... جو باتیں ھم نہیں جانتے ان کے بارے میں ھمیں کبھی یہ ظاھر نہیں کرنا چاھیئے کہ ھم جانتے ھیں ، "نیچے کے لوگوں سے پوچھنے اور سیکھنے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاھیئے" اور نچلی سطحوں کے کارکنوں کی آراء کو غور سے سننے میں مشاق ھونا چاھیئے ۔ استاد بننے سے پہلے شاگرد بننا چاھیئے ۔ احکام جاری کرنے سے پہلے نچلی سطحوں کے کارکنوں سے سیکھنا چاھیئے ۔

...... نچلی سطحوں کے کارکن جو کچھ کہتے ھیں ھو سکتا ھے صحیح ھو یا صحیح نہ ھو ، سن کر اس کا تجزیہ لازمی کرنا چاھیئے ۔ صحیح آراء کو ضرور سننا چاھیئے اور ان پر عمل کرنا چاھیئے ۔

...... نیچے سے آنے والی غلط آراء کو بھی سننا چاھیئے ، انہیں بالکل نہ سننا غلط ھے ۔ تاھم سن

کر ان پر عمل کرنے کے بجائے تنقید کرنی چاھیئے ۔

ایضاً ۔

"پیانو بجانا" سیکھو ۔ پیانو بجانے میں پوری دس انگلیاں حرکت میں ھوتی ھیں ، محض کچھ انگلیاں چلانے اور باقی نہ چلانے سے کام نہیں چلیگا ۔ لیکن اگر پوری دس انگلیاں ایک ھی بار دبائی جائیں تو کوئی نغمہ پیدا نہیں ھوگا۔ اچھی موسیقی پیدا کرنے کے لئے دسوں انگلیاں تال اور باھمی ربط کے ساتھ چلنی چاھئیں ۔ پارٹی کمیٹی کو اپنے مرکزی کام پر گرفت مضبوط رکھنی چاھیئے اور اس کے ساتھ ھی مرکزی کام کے گرد دوسرے میدانوں میں بھی کام پھیلانا چاھیئے ۔ اس وقت ھمیں بہت سے میدانوں کی فکر کرنی ھے ۔ ھمیں لازمی تمام علاقوں ، مسلح یونٹوں اور محکموں کے کام کی دیکھ بھال کرنی چاھیئے اور دوسرے مسئلوں کو نظر انداز کرتے ھوئے اپنی تمام توجہ

محض چند مسائل کی طرف نہیں کرنی چاہیئے ۔ جہاں کہیں کوئی مسئلہ موجود ہے ہمیں لازمی اس پر اپنی انگلی رکھنی چاہیئے اور یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس پر ہمیں لازمی عبور حاصل کرنا چاہیئے ۔ کچھ لوگ پیانو اچھی طرح اور کچھ بری طرح بجاتے ہیں اور جو نغمے وہ پیدا کرتے ہیں ان میں بڑا فرق ہوتا ہے ۔ پارٹی کمیٹیوں کے ارکان کو "پیانو بجانے" میں ضرور مہارت ہونی چاہیئے ۔

ایضاً ۔

"گرفت مضبوط رکھو" ۔ یعنی پارٹی کمیٹی کو اپنے اصل کاموں پر نہ صرف "گرفت رکھنی" چاہیئے بلکہ ضرور "گرفت مضبوط رکھنی" چاہیئے ۔ کوئی شخص کسی بھی چیز کو اس وقت پکڑ سکتا ہے جب اس کی گرفت مضبوط ہو اور اس میں وہ ذرا بھی ڈھیل نہ دے ۔ مضبوطی سے نہ پکڑنا بالکل نہ پکڑنے کے برابر ہے ۔ قدرتی طور پر کوئی شخص کسی چیز پر کھلے ہاتھ سے گرفت

حاصل نہیں کر سکتا ۔ جب ہاتھ اس طرح بند ہو جیسے کہ کسی چیز کو پکڑے ہوئے ہے لیکن مضبوطی سے بند نہیں تو بھی کوئی گرفت نہیں ۔ ہمارے کچھ کامریڈ اصل کاموں کو پکڑتے ہیں لیکن ان کی گرفت مضبوط نہیں ہے اور اسی لئے وہ اپنے کام کو کامیابی سے نہیں کر سکتے ۔ بالکل گرفت نہ ہونے سے کام نہیں چلیگا اور اگر گرفت مضبوط نہیں تو اس سے بھی کام نہیں چلیگا ۔

ایضاً ۔

اپنے ذہنوں میں "اعداد" رکھو ۔ یعنی ہمیں ایک صورت حال یا مسئلے کے مقداری پہلو کی طرف لازمی توجہ دینی چاہیئے اور ایک بنیادی مقداری تجزیہ کرنا چاہیئے ۔ ہر کیفیت خود کو کسی ایک مقدار میں ظاہر کرتی ہے اور مقدار کے بغیر کیفیت ہو ہی نہیں سکتی ۔ آج تک بھی ہمارے بہت سے کامریڈ یہ نہیں سمجھتے کہ انہیں چیزوں کے مقداری پہلو کی طرف لازمی توجہ دینی چاہیئے ۔

بنیادی اعداد و شمار ، اصل تناسبات فیصدی اور مقداری حدود جو چیزوں کی کیفیتوں کا تعین کرتی ھیں - وہ اپنے ذھنوں میں کوئی "اعداد" نہیں رکھتے اور نتیجے کے طور پر غلطیوں سے نہیں بچ سکتے -

ایضاً -

"عوام کو اطمینان دلانے کے لئے نوٹس" دو - میٹنگوں کی اطلاع پہلے ھی دی جانی چاھیئے - یہ "عوام کو اطمینان دلانے کے لئے نوٹس" دینے کی طرح ھے ، اس سے ھر شخص جان لیگا کہ کس بات پر بحث ھونے والی ھے اور کون سے مسائل حل کئے جائینگے اور بروقت تیاریاں کر سکیگا - بعض جگھوں میں رپورٹیں اور قراردادوں کے مسودے پہلے سے تیار کئے بغیر کارکنوں کی میٹنگیں بلائی جاتی ھیں اور صرف اس وقت جب لوگ میٹنگ کے لئے آچکے ھیں تو عارضی طور پر انتظام کیا جاتا ھے - یہ بالکل اس کہاوت کی طرح ھے کہ "فوجیں اور گھوڑے آگئے ھیں ، لیکن غذا اور چارہ تیار

نہیں" ، یہ بات اچھی نہیں ھے - اگر تیاریاں مکمل نہیں ھوئی ھیں تو جلد بازی میں میٹنگ نہ بلاؤ-

ایضاً -

"تھوڑی مگر بہتر فوجیں اور سادہ انتظامیہ" - مذاکرات ، تقاریر ، مضامین اور قراردادیں مختصر اور موضوع کے متعلق ھونی چاھئیں - میٹنگیں بھی بہت دیر تک جاری نہیں رھنی چاھئیں -

ایضاً -

ان کامریڈوں کے ساتھ جو تم سے اختلاف رکھتے ھیں اتحاد کرنے اور مل کر کام کرنے پر توجہ دو- علاقوں اور فوج دونوں میں یہ بات ذھن میں رکھنی چاھیئے - اس کا اطلاق غیر پارٹی افراد سے تعلقات پر بھی ھوتا ھے - ھم ملک کے ھر کونے سے یکجا ھوئے ھیں اور اپنے کام میں ھمیں نہ صرف ان کامریڈوں کے ساتھ جو مختلف مسائل پر ھماری جیسی رائیں رکھتے ھیں متحد ھونے میں مشاق

ہونا چاہیئے بلکہ ان کامریڈوں کے ساتھ بھی جو ہم سے مختلف رائیں رکھتے ہیں ۔

ایضاً ۔

غرور سے بچنے کی پوری کوشش کرو ۔ سرکردہ شخص کے لئے یہ ایک اصولی بات ہے اور اتحاد برقرار رکھنے کے لئے ایک اہم شرط بھی ہے ۔ جنہوں نے کوئی سنگین غلطیاں نہیں کیں اور اپنے کام میں بڑی عظیم کامیابیاں حاصل کی ہیں انہیں بھی مغرور نہیں ہونا چاہیئے ۔

ایضاً ۔

دو امتیازی لکیریں واضح طور پر کھینچو ۔ پہلے ، انقلاب اور انقلاب دشمنی کے درمیان ، ین آن اور سی آن کے درمیان ۔ کچھ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ انہیں یہ امتیازی لکیر ضرور واضح طور پر کھینچنی چاہیئے ۔ مثال کے طور پر جب وہ نوکرشاہی کی مخالفت کرتے ہیں تو ین آن کی بات ایسے کرتے ہیں جیسے کہ وہاں "کچھ

بھی ٹھیک نہیں ہے" ۔ اور ین آن کی نوکرشاہی اور سی آن کی نوکرشاہی کا موازنہ اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے ۔ یہ بنیادی طور سے غلط ہے ۔ دوسرے ، انقلابی صفوں کے اندر صحیح اور غلط کے درمیان ، کامیابیوں اور خامیوں کے درمیان واضح فرق کرنا ضروری ہے اور یہ بھی واضح کرنا ہے کہ دونوں میں سے کس کو اول حیثیت حاصل ہے اور کس کو ثانوی ۔ مثال کے طور پر کیا کامیابیاں کل کا تیس فیصد ہیں یا ستر فیصد ؟ کم بتانے یا بڑھا چڑھا کر بتانے سے کام نہیں چلیگا ۔ ہمیں ایک شخص کے کام کا بنیادی اندازہ لازمی لگانا چاہیئے اور طے کرنا چاہیئے کہ آیا اس کی کامیابیاں تیس فیصد ہوتی ہیں اور اس کی غلطیاں ستر فیصد یا اس کے برعکس ۔ اگر اس کی کامیابیاں کل کا ستر فیصد ہوتی ہیں تو اس کے کام پر بنیادی طور سے مہر ثبت کرنا چاہیئے ۔ جس کام میں کامیابیاں نمایاں ہوتی ہیں اسے اس قسم کا کام

قرار دینا بالکل غلط ہوگا جس میں کہ غلطیاں نمایاں ہوتی ہیں ۔ مسائل کی طرف توجہ دیتے وقت ہمیں یہ دو امتیازی لکیریں واضح طور پر کھینچنا نہیں بھولنا چاہیئے ، یعنی انقلاب اور انقلاب دشمنی کے درمیان اور کامیابیوں اور خامیوں کے درمیان ۔ اگر ہم یہ دو امتیازی لکیریں ذہن میں رکھینگے تو ہم معاملات کو اچھی طرح سنبھالنے کے قابل ہونگے ، ورنہ ہم مسائل کی نوعیت کو الجھا دینگے ۔ بے شک امتیازی لکیروں کو اچھی طرح کھینچنے کے لئے پر احتیاط مطالعہ اور تجزیہ ضروری ہے ۔ ہر شخص اور ہر معاملے کی طرف ہمارا رویہ تجزیے اور مطالعے کا ہونا چاہیئے۔

ایضاً ۔

تنظیم کے دائرے میں مرکزی قیادت کے تحت جمہوری زندگی پر سختی سے عمل کرو ۔ یہ مندرجہ ذیل عملی راہوں پر کیا جانا چاہیئے :

(۱) قیادت کے مراکز کو قائم کرنے کے لئے پارٹی کے قیادتی اداروں کے پاس صحیح ہدایتی راہ عمل ہونی چاہیئے اور جب مسائل پیدا ہوں تو ان کے حل کے لئے طریقے نکالنے چاہئیں ۔

(۲) صحیح رہنمائی کے لئے معروضی بنیاد حاصل کرنے کے مقصد میں اعلیٰ اداروں کو ماتحت اداروں کے حالات اور ان کے عوام کی زندگی کے حالات سے واقف ہونا چاہیئے ۔

(۳) پارٹی کے کسی بھی سطح کے ادارے کو مسائل حل کرنے میں سرسری طور پر فیصلے نہیں کرنے چاہئیں۔ ایک دفعہ فیصلہ ہو گیا ہے تومضبوطی سے اسے عملی جامہ پہنانا چاہیئے ۔

(۴) پارٹی کے اعلیٰ اداروں کے وہ تمام فیصلے جن کی ذرا سی بھی اہمیت ہے فوراً ماتحت اداروں اور تمام پارٹی ممبروں کو پہنچا دینے چاہئیں ۔ ......

(۵) پارٹی کے ماتحت اداروں کو اور تمام پارٹی ممبروں کو اعلیٰ اداروں کی هدایات پر تفصیل سے بحث کرنی چاهیئے تا کہ وہ ان هدایات کا مطلب کلی طور پر سمجھ لیں ، اور ان پر عمل کرنے کے لئے طریقوں کا فیصلہ کریں ۔

"پارٹی کے اندر غلط خیالات کی اصلاح کرنے کے بارے میں" (دسمبر ۱۹۲۹ء)،
منتخب مضامین ، جلد اول ۔

۱۱ - عوامی راہ عمل

عوام اور صرف عوام هی عالمی تاریخ تخلیق کرنے میں قوت محرکہ هوتے هیں ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)،
منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

عوام اصل هیرو هوتے هیں ، جبکہ هم خود هی اکثر بچپنے اور نادانی کا ثبوت دیتے هیں ، اور اس بات کو سمجھے بغیر انتہائی ابتدائی علم بھی حاصل کرنا غیر ممکن ہے ۔

" ' دیہی تحقیقات ' کا پیش لفظ اور اختتامیہ " (مارچ اور اپریل ۱۹۴۱ء)،
منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

عوام بے پناہ تخلیقی قوت کے مالک هوتے هیں ۔ وہ اپنے آپ کو منظم کر سکتے هیں اور ایسی

جگہوں اور شعبوں میں ھمہ‌تن منہمک ھو سکتے ھیں جہاں وہ اپنی توانائی کو پوری طرح بروئے کار لا سکتے ھوں ۔ وہ گہرائی اور وسعت کے اعتبار سے پیداوار میں ھمہ‌تن متوجہ ھو سکتے ھیں اور اپنے لئے روزافزوں رفاھی کاموں کی تخلیق کر سکتے ھیں ۔

"زائد قوت محنت کے لئے راستہ نکل آیا ھے" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) ۔

کسان تحریک کا موجودہ ابھار ایک انتہائی عظیم واقعہ ھے ۔ ایک بہت ھی مختصر عرصے میں چین کے مرکزی ، جنوبی اور شمالی صوبوں میں کروڑوں کسان ایک بڑے طوفان اور زبردست آندھی کی طرح اٹھ کھڑے ھونگے ۔ یہ قوت اس قدر تیز اور زبردست ھوگی کہ کوئی بھی طاقت خواہ وہ کتنی ھی بڑی کیوں نہ ھو اسے روکنے کے قابل نہ ھوگی ۔ وہ ان تمام جالوں کو جن میں وہ پھنسے ھوئے ھیں توڑ ڈالینگے اور راہ آزادی کی جانب تیزی سے آگے بڑھینگے ۔ وہ تمام سامراجیوں ،

جنگی سرداروں ، بداطوار افسروں ، مقامی ظالموں اور بڑے رؤسا کو قبروں میں دفن کر دینگے ۔ تمام انقلابی پارٹیوں اور تمام انقلابی کامریڈوں کے لئے یہ آزمائش کا وقت ھوگا کہ ان کو کسانوں کے فیصلے کے مطابق قبول کیا جاتا ھے یا رد کر دیا جاتا ھے ۔ تین امکانات ھیں : کیا ان کے آگے آگے چلتے ھوئے ان کی رھنمائی کی جائے ؟ کیا ان کے پیچھے پیچھے چلتے ھوئے ھاتھ ھلا ھلا کر ان پر تنقید کی جائے ؟ یا ان کی راہ میں حائل ھو کر ان کی مخالفت کی جائے ؟ ھر چینی کو اس بات کی آزادی ھے کہ وہ ان تینوں امکانات میں سے جو چاھے انتخاب کرے مگر حالات آپ کو اس بات پر مجبور کر دینگے کہ آپ جلدی سے انتخاب کر لیں ۔

"ھونان کی کسان تحریک کے بارے میں تحقیقاتی رپورٹ" (مارچ ۱۹۲۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

آج کل دیہاتوں میں امداد باھمی کے سلسلے میں

سماجی تبدیلی کا تموج کچھ جگہوں پر پہنچ چکا ھے اور یہ بہت جلد سارے ملک پر چھا جائیگا ۔ یہ ایک وسیع پیمانے کی سوشلسٹ انقلابی تحریک ھے جس نے ۵۰ کروڑ سے زیادہ دیہی آبادی کا احاطہ کر رکھا ھے اور انتہائی عظیم اور عالمگیر اھمیت رکھتی ھے ۔ ھمیں اس تحریک کی سرگرمی کے ساتھ، پرجوش انداز میں اور باقاعدہ منصوبے کے تحت رہنمائی کرنی چاھیئے اور اسے مختلف طریقوں سے بھی پیچھے نہیں کھینچنا چاھیئے ۔ تحریک کے دوران بعض غلطیاں ناقابل گریز ھیں ۔ یہ بات قابل فہم ھے اور ان غلطیوں کو درست کرنا مشکل نہیں ھوگا ۔ کارکنوں اور کسانوں میں پائی جانے والی کمزوریوں یا غلطیوں کو دور کیا جا سکتا ھے یا ان کو درست کیا جا سکتا ھے بشرطیکہ ھم ان کی سرگرمی کے ساتھ مدد کریں ۔

"زرعی امداد باھمی کے سوال کے بارے میں"
(۳۱ / جولائی ۱۹۵۵ء) ۔

عوام میں سوشلزم کے لئے بےانتہا جوش و خروش پوشیدہ ھے ۔ جو لوگ انقلابی دور میں محض پرانے معمول کی تقلید کرتے ھیں وہ اس جوش و خروش کو بالکل نہیں دیکھ پاتے ۔ وہ اندھے ھیں اور ان کے سامنے اندھیرا ھی اندھیرا ھے ۔ کبھی کبھی تو وہ اس حد تک بڑھ جاتے ھیں کہ صحیح و غلط کو الٹ پلٹ کرتے ھیں اور سیاہ و سفید کو خلط ملط کرتے ھیں ۔ کیا اس قسم کے بہت سے لوگ ھمیں نہیں ملے ھیں ؟ جو لوگ محض پرانے معمول پر چلتے ھیں وہ عوام کے جوش و خروش کا ھمیشہ کم اندازہ لگاتے ھیں ۔ جب کوئی نئی چیز پیدا ھوتی ھے وہ ھمیشہ اس کو نامنظور کر دیتے ھیں اور سب سے پہلے اس کی مخالفت کے لئے چڑھ دوڑتے ھیں ۔ بعد میں انہیں اپنی شکست ماننی پڑتی ھے اور اپنے آپ پر تھوڑی بہت تنقید کرنی پڑتی ھے ۔ لیکن کوئی دوسری نئی چیز پیدا ھوتی ھے تو پھر وہ یہی دونوں رویے دوھراتے ھیں ۔ بعد

میں جب مختلف قسم کی نئی چیزیں وجود میں آئینگی تو وہ اسی طور طریقے کے مطابق پیش آئینگے - ایسے لوگ ہمیشہ مجہول ہوتے ہیں ، نازک وقت میں وہ کبھی آگے نہیں بڑھتے - اور ایک قدم بھی بڑھوانے کے لئے ان کی پیٹھ پر ہمیشہ زور سے ٹھوکا دینا پڑتا ہے -

"یہ قصبہ دو سال میں امداد باہمی کی تحریک میں شامل ہو گیا" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) -

بیس سے زیادہ سال سے ہماری پارٹی ہر روز عوامی کام کرتی رہی ہے اور پچھلے دس پندرہ سالوں سے یہ روزانہ عوامی راہ عمل کی بات کرتی رہی ہے - ہم نے ہمیشہ یہ موقف اختیار کیا ہے کہ انقلاب کو لازمی عوام پر ، ہر شخص کے ہاتھ بٹانے پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور محض چند افراد پر بھروسہ کرتے ہوئے حکم جاری کرانے کی مخالفت

کی ہے - لیکن بعض کامریڈ اپنے کام میں عوامی راہ عمل پر اب بھی پوری طرح عمل نہیں کر رہے ہیں - وہ اب بھی محض چند لوگوں پر بھروسہ کرتے ہوئے یکا و تنہا کام کرتے ہیں - اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں اسے ہمیشہ ان لوگوں کو صاف صاف بتانا نہیں چاہتے جن کی وہ رہنمائی کر رہے ہیں اور انہیں معلوم نہیں کہ جن کی رہنمائی وہ کر رہے ہیں ان کی پہل قدمی اور تخلیقی قوت کو کیوں کر اور کیسے بروئے کار لایا جائے - موضوعی طور پر وہ یہ چاہتے ضرور ہیں کہ ہر شخص کام میں حصہ لے مگر وہ دوسرے لوگوں کو یہ جاننے نہیں دیتے کہ کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے - اس صورت حال میں کس طرح ہر شخص سے متحرک ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے اور کس طرح کوئی کام بخوبی انجام دیا جا سکتا ہے ؟ اس سوال کو حل کرنے کے لئے بنیادی چیز یقیناً یہ ہے کہ عوامی راہ عمل کے بارے میں نظریاتی تعلیم دی جائے ،

اور اس کے ساتھ ہمیں ان کامریڈوں کو بہت سے ٹھوس طریقہ ہائے کار سکھانے چاہئیں ۔

"شانسی ۔ سوئی یوان روزنامہ کے ادارتی عملے کے سامنے تقریر" (۲/اپریل ۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم ۔

چوبیس سال کا تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ صحیح کام، پالیسی اور طرز عمل ایک مخصوص وقت اور جگہ کے عوام کے مطالبات کے مطابق ضرور ہوتے ہیں اور عوام سے ہمارے رشتوں کو ہمیشہ مضبوط بناتے ہیں اور غلط کام، پالیسی اور طرز عمل ایک مخصوص وقت اور جگہ کے عوام کے مطالبات سے ضرور مطابقت نہیں رکھتے اور ہمیں عوام سے ہمیشہ الگ کر دیتے ہیں ۔ اذعانیت، تجربیت، تحکمیت، پس روی، فرقہ پرستی، نوکرشاہی اور کام میں تکبرانہ رویہ جیسی خرابیاں کیوں قطعی طور پر نقصان دہ اور ناقابل برداشت ہیں اور کیوں ان خرابیوں میں مبتلا شخص کے لئے انہیں درست

کرنا ضروری ہے، اس کا سبب یہی ہے کہ یہ ہمیں عوام سے الگ کر دیتی ہیں ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین، جلد سوم ۔

خود کو عوام سے منسلک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک شخص عوام کی ضرورتوں اور خواہشات کے مطابق کام کرے ۔ عوام کے لئے کئے جانے والے ہر کام کی ابتدا ان کی ضروریات سے ہونی چاہیئے، نہ کہ کسی ایک شخص کی خواہش سے خواہ وہ کتنی نیک کیوں نہ ہو ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالانکہ معروضی طور پر عوام کو کسی خاص تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے، مگر موضوعی طور پر ان کو اس ضرورت کا احساس نہیں ہوتا، نہ وہ اس تبدیلی کے لئے پر عزم یا رضامند ہوتے ہیں ۔ ایسی صورتوں میں ہمیں صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے ۔ ہمیں اس وقت تک یہ تبدیلی

نہیں لانی چاہیئے جب تک ھمارے کام کے ذریعے عوام کی اکثریت کو اس ضرورت کا احساس نہ ھو گیا ھو اور وہ اس پر عمل کرنے کے لئے پرعزم اور رضامند نہ ھو گئے ھوں ۔ ورنہ ھم اپنے آپ کو عوام سے علیحدہ کر لینگے ۔ اگر عوام کے اندر احساس نہ پیدا ھوا ھو اور وہ راضی نہ ھوئے ھوں تو ھر وہ کام جس میں ان کی شرکت ضروری ھے محض ایک رسمی چیز بن کر رہ جائیگا اور اس میں ناکامی اٹھانی پڑیگی ۔ ...... یہاں دو اصول سامنے آتے ھیں : پہلا عوام کی حقیقی ضروریات ھیں ، نہ کہ وہ چیز جسے ھم خود تصور کرتے ھیں کہ ان کو اس کی ضرورت ھے ، اور دوسرا عوام کی رضامندی ھے ، یعنی عوام کو خود ارادہ کرنا چاہیئے بجائے اس کے کہ ھم ان کی طرف سے کوئی ارادہ کریں ۔

"ثقافتی کام میں متحدہ محاذ" (۳۰/ اکتوبر ۱۹۴۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

ھماری کانگریس کو ساری پارٹی سے خبردار رہنے کی اپیل کرنی چاہیئے اور یہ دیکھنے پر زور دینا چاہیئے کہ کسی بھی عہدے پر معمور کوئی کامریڈ عوام سے کٹا ھوا تو نہیں ۔ اسے ھر کامریڈ کو عوام سے محبت کرنے اور عوام کی آواز کو غور سے سننے کی تلقین کرنی چاہیئے ۔ جہاں کہیں بھی جائے وہ اپنے آپ کو عوام سے مکمل طور پر مربوط کرے اور ان سے بلند ھونے کی بجائے ان میں مدغم ھو جائے ۔ اور ان کے موجودہ معیار کے مطابق انہیں بیدار کرے اور ان کے سیاسی شعور کو بلند کرے اور رضاکارانہ طور پر رفتہ رفتہ منظم ھونے میں اور ھر اس ضروری جدوجہد کو بتدریج چلانے میں ان کی مدد کرے جس کی اجازت اس مخصوص وقت اور جگہ کے اندرونی اور بیرونی حالات دیں ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

اگر ھم نے عوام کے بیدار ھونے سے پہلے ھی

پیش قدمی کی کوشش کی تو یہ خطر پسندی ہوگی۔ اگر ہم نے عوام کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنے میں ان کی رہنمائی کرنے پر اصرار کیا تو ہم یقیناً نا کام ہونگے۔ اگر ہم اس وقت آگے نہیں بڑھے جب عوام آگے بڑھنے کا تقاضا کر رہے ہوں تو یہ دائیں بازو کی موقع پرستی ہوگی۔

"شانسی ـ سوئی یوان روزنامہ کے ادارتی عملے کے سامنے تقریر" (۲/اپریل ۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم۔

تحکمیت ہر قسم کے کام میں غلط ہوتی ہے، کیونکہ عوام کے سیاسی شعور کی سطح سے تجاوز کرکے اور عوام کی رضامندی کے اصول کی خلاف ورزی کرکے یہ جلدبازی کی بیماری کی عکاسی کرتی ہے۔ ہمارے کامریڈوں کو یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ ہر وہ چیز جو وہ خود سمجھتے ہیں اس کو عوام بھی ان ہی کی طرح سمجھتے ہیں۔ اس بات کا پتہ کہ آیا عوام کسی بات کو سمجھتے ہیں یا

نہیں اور عمل کرنے پر تیار ہیں یا نہیں، صرف یوں چلایا جا سکتا ہے کہ عوام میں جا کر چھان بین کی جائے۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم تحکمیت سے بچ سکتے ہیں۔ پس روی بھی ہر قسم کے کام میں غلط ہوتی ہے، کیونکہ عوام کے سیاسی شعور کے معیار سے نیچے رہ کر اور عوام کی آگے بڑھنے میں رہنمائی کرنے کے اصول کی خلاف ورزی کرکے یہ تساہل کی بیماری کی عکاسی کرتی ہے۔ ہمارے کامریڈوں کو یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ جس چیز کو وہ خود ابھی تک نہیں سمجھتے عوام بھی اس کو بالکل نہیں سمجھتے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ عوام ہم سے آگے نکل جاتے ہیں اور ایک قدم آگے بڑھنے کے لئے بےقرار ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمارے کامریڈ عوام کے رہنما کے فرائض انجام دینے سے قاصر رہتے ہیں بلکہ بعض پسماندہ عناصر کے خیالات کی عکاسی کرتے ہیں اور اس پر مزید یہ کہ غلطی سے ان کے خیالات کو

عوام کی اکثریت کے خیالات سمجھ بیٹھتے ھیں ، چنانچه وه پسمانده عناصر کے دم چھلے بنے رهتے هیں۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)،
منتخب مضامین ، جلد سوم۔

عوام کے خیالات معلوم کرکے ان کو یکجا کرو ، پھر عوام میں جاؤ ، ان خیالات پر قائم رهو اور ان پر عمل کرو تاکه قیادت کے صحیح نظریات کی تشکیل هو سکے — یه هے قیادت کا بنیادی طریقه ۔

"قیادت کے طریقوں سے متعلق کچھ سوالات"
(یکم جون ۱۹۴۳ء) ، منتخب مضامین ،
جلد سوم ۔

هماری پارٹی کے سارے عملی کاموں میں ساری صحیح قیادت لازمی طور سے "عوام سے ، عوام کی جانب" هے ۔ اس کا مطلب یه هے که عوام کے خیالات (منتشر اور بےقاعده خیالات) معلوم کرکے ان کو یکجا کرو (مطالعے کے ذریعے ان کو مرکوز اور باقاعده خیالات میں تبدیل کرو) ، پھر عوام

میں جاؤ اور ان خیالات کا پروپیگنڈه اور وضاحت کرو تاکه عوام ان کو اپنے هی خیالات کے طور پر اپنا لیں ، ان پر سختی سے قائم رهیں اور ان پر عمل کریں اور ان خیالات کی صحت کو اس عمل کے ذریعے پرکھیں - پھر عوام سے لئے هوئے خیالات کو یکجا کرو اور پھر عوام میں جاؤ تاکه وه ان خیالات پر ثابت قدمی سے قائم رهیں اور عمل کریں - اور اسی طرح یه لامتناهی سلسله قائم رهیگا جس کے دوران خیالات هر بار پهلے سے زیاده صحیح ، حیات انگیز اور پرمایه هوتے جائینگے - مارکسی نظریۂ علم یهی هے -

ایضاً -

همیں عوام میں جانا چاهیئے اور ان سے سیکھنا چاهیئے ، ان کے تجربے کو یکجا کرکے بهتر اور باقاعده اصول اور طریقے وضع کرنے چاهئیں ، پھر عوام کو بتانا چاهیئے (یعنی عوام میں پروپیگنڈه کرنا چاهیئے) اور عوام سے ان اصولوں اور طریقوں

پر عمل کرنے کی اپیل کرنی چاهیئے اور ان کے مسائل کو حل کرنا چاهیئے تاکه ان کو آزادی اور خوشحالی نصیب هو جائے ۔

"منظم هو جاؤ !" (۲۹/نومبر ۱۹۴۳ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

کچھ جگھوں پر همارے قیادتی اداروں میں بعض لوگ یه سمجھتے هیں که پارٹی کی پالیسیوں کو صرف رهنماؤں کا جاننا هی کافی هے اور عوام کو انِ پالیسیوں کے جاننے کی کوئی ضرورت نهیں هے ۔ همارے کچھ کام اچھی طرح کیوں نهیں هوتے ، اس کا ایک بنیادی سبب یه هے ۔

"شانسی ـ سوئی یوان روزنامه کے ادارتی عملے کے سامنے تقریر" (۲ / اپریل ۱۹۴۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد چهارم ۔

تمام عوامی تحریکوں میں همیں سرگرم حامیوں ، مخالفوں اور درمیانے عناصر کی تعداد کی بنیادی تحقیق اور تجزیه لازمی کرنا چاهیئے اور مسائل کا

فیصله بغیر کسی بنیاد کے اور موضوعی طور سے هرگز نهیں کرنا چاهیئے ۔

"پارٹی کمیٹیوں کے کام کے طریقے" (۱۳/ مارچ ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چهارم ۔

کسی بھی مخصوص جگه میں عوام عموماً تین حصوں پر مشتمل هوتے هیں ، نسبتاً سرگرم، درمیانے اور نسبتاً پس مانده ۔ اس لئے رهنماؤں کو لازماً اس مختصر تعداد کے سرگرم عناصر کو قیادتی گروپ میں متحد کرنے میں مشاق هونا چاهیئے اور درمیانے عناصر کا شعور بلند کرنے اور پس مانده عناصر کو ساتھ ملانے میں ان هی پر بھروسه کرنا چاهیئے ۔

"قیادت کے طریقوں سے متعلق کچھ سوالات" (یکم جون ۱۹۴۳ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

پارٹی کی پالیسی کو عوام کے عمل میں تبدیل کرنے میں مشاق هونا ، هماری هر تحریک اور هر

جدوجہد کو سمجھنے اور ان پر ملکہ حاصل کرنے میں نہ صرف سرکردہ کارکنوں بلکہ عوام کو بھی مدد دینے میں مشاق ہونا، مارکسی لیننی قیادت کا ایک فن ہے ۔ یہ امتیازی خط بھی ہے جو تعین کرتا ہے کہ آیا ہم اپنے کام میں غلطیاں کرتے ہیں یا نہیں ۔

" شانسی ۔ سوئی یوان روزنامہ کے ادارتی عملے کے سامنے تقریر" (۲/اپریل ۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

قیادتی گروپ کے ذمہ دار ارکان کتنے ہی سرگرم کیوں نہ ہوں جب تک ان کی سرگرمی عوام کی سرگرمی سے مربوط نہ ہوگی یہ چند افراد کی بیکار مصروفیت کے مترادف ہوگی ۔ اس کے برعکس اگر عوام کی سرگرمی کو مناسب طور سے منظم کرنے کے لئے ایک قیادتی گروپ میں قابل ذمہ دار ارکان کے بغیر محض عوام سرگرم ہونگے تو ایسی سرگرمی زیادہ عرصے تک قائم نہیں رکھی جا

سکتی، یا صحیح سمت میں ترقی کی جانب نہیں لے جائی جاسکتی یا ایک اعلیٰ معیار تک بلند نہیں کی جا سکتی ۔

"قیادت کے طریقوں سے متعلق کچھ سوالات" (یکم جون ۱۹۴۳ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

عوام کی پیداواری سرگرمیاں ، عوام کے مفادات ، عوام کے تجربات اور احساسات — ان چیزوں پر سرکردہ کارکنوں کو متواتر توجہ دیتے رہنا چاہیئے ۔

پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور آٹھویں روٹ فوج کے جنرل ہیڈکوارٹرز کے براہ راست ماتحت تنظیموں کے زیر اہتمام ایک پیداوار کی نمائش کے لئے تحریر ، ین آن کا "روزنامہ آزادی" ، ۲۴/نومبر ۱۹۴۳ء ۔

ہمیں عوام کی فلاح و بہبود کی طرف گہری توجہ دینی چاہیئے — زمین اور محنت کے مسائل سے لیکر ایندھن ، چاول ، کھانا پکانے کے تیل اور نمک کے مسائل تک ۔ ...... عوام کی فلاح و

بہبود سے متعلق تمام مسائل ھمارے ایجنڈے میں شامل ھونے چاھئیں ۔ ھمیں ان پر بحث کرنی چاھیئے ، فیصلے کرنے چاھئیں ، ان پر عمل کرنا چاھیئے اور نتائج کی جانچ کرنی چاھیئے ۔ ھمیں عوام کو یہ محسوس کرانا چاھیئے کہ ھم ان کے مفادات کی نمائندگی کرتے ھیں اور ان کے ھم دم ھیں ۔ ان چیزوں سے شروع ھو کر جو اعلیٰ فرائض یعنی انقلابی جنگ کے فرائض ھم نے پیش کئے ھیں ان سے واقفیت حاصل کرنے میں ھمیں ان کی مدد کرنی چاھیئے ۔ اس طرح وہ انقلاب کی حمایت کرینگے اور اسے پورے ملک میں پھیلائینگے ، ھماری سیاسی اپیلوں کو قبول کرینگے اور انقلاب کی فتح کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رھینگے ۔

”عوام کی فلاح و بہبود کا خیال رکھو ، کام کے طریقوں پر توجہ دو“ (۲۷ / جنوری ۱۹۳۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

۱۲ - سیاسی کام

اس وقت [پہلی انقلابی خانہ جنگی کے دور میں ، یعنی ۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۷ء تک] افواج میں پارٹی کے نمائندوں اور سیاسی محکموں کا نظام قائم کیا گیا تھا اور اس نظام کی نظیر چین کی تاریخ میں کبھی نہیں ھوئی ۔ اس نظام کے باعث ھماری افواج کی صورت شکل بالکل بدل گئی ھے ۔ سرخ فوج جو ۱۹۲۷ء میں قائم کی گئی تھی اور موجودہ آٹھویں روٹ فوج نے اس نظام کو ورثے میں پایا ھے اور اسے ترقی دی ھے ۔

”برطانوی اخبار نویس جیمس برٹریم سے بات چیت“ (۲۵ / اکتوبر ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

عوامی جنگ کی بنیاد پر ، فوج اور عوام کے درمیان اتحاد ، کمانڈروں اور مجاھدوں کے درمیان اتحاد اور دشمن کی فوجوں کو منتشر کرنے کے اصولوں کی بنیاد پر عوامی فوج آزادی نے اپنا زبردست انقلابی سیاسی کام وضع کیا ھے ، یہ ھمارے لئے دشمن پر فتح پانے میں ایک اھم عنصر ھے -

"موجودہ صورت حال اور ھمارے فرائض" (۲۵/دسمبر ۱۹۴۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

اس فوج نے ایک سلسلہ وار سیاسی کام وضع کیا ھے جو عوامی جنگ کے لئے ضروری ھے ، اور اس کا فرض اپنی صفوں میں اتحاد ، دوست افواج کے ساتھ اتحاد اور عوام کے ساتھ اتحاد کو فروغ دینے اور دشمن کی افواج کو منتشر کرنے اور لڑائی میں فتح یقینی بنانے کے لئے جدوجہد کرنا ھے -

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم -

سیاسی کام تمام معاشی کام کی رگ جان ھے - ایک ایسے دور میں جب کہ سماجی معاشی نظام میں بنیادی تبدیلی ھو رھی ھو یہ بات خاص طور پر صادق آتی ھے -

" ایک سنگین سبق " کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) -

"پارٹی کی شاخ کمپنی کی بنیاد پر منظم ھوتی ھے" - یہ اس بات کی ایک اھم وجہ ھے کہ کیوں سرخ فوج ٹکڑے ٹکڑے ھوئے بغیر اتنی کٹھن لڑائیاں لڑنے کے قابل رھی ھے -

"چنگ کانگ پہاڑیوں میں جدوجہد" (۲۵ / نومبر ۱۹۲۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

آٹھویں روٹ فوج کا سیاسی کام تین بنیادی اصولوں پر مشتمل ھے - یعنی اول ، افسروں اور سپاھیوں کے درمیان اتحاد قائم کرنے کا اصول جس کا مطلب یہ ھے کہ فوج میں جاگیردارانہ رواجات

کا ازالہ کیا جائے ، مارپیٹ اور گالی دینے کے رواج کو منسوخ کیا جائے ، ایک شعوری نظم و ضبط قائم کیا جائے اور ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہوا جائے ، جس کے نتیجے میں پوری فوج قریبی طور پر متحد ہے ۔ دوم ، فوج اور عوام کے درمیان اتحاد قائم کرنے کا اصول جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا نظم و ضبط قائم کیا جائے جو عوام کے مفادات کی ذرا خلاف ورزی کی بھی ممانعت کرتا ہے ، عوام میں پروپیگنڈہ کیا جائے ، انہیں منظم اور مسلح کیا جائے ، ان کے معاشی بوجھ کو ہلکا کیا جائے اور غداروں اور وطن فروشوں پر ضرب لگائی جائے جو فوج اور عوام کو نقصان پہنچاتے ہیں ، جس کے نتیجے میں فوج عوام سے قریبی طور پر متحد ہو گئی ہے اور ہر جگہ عوام کی جانب سے اس کا استقبال کیا جاتا ہے ۔ سوم ، دشمن کی فوجوں کو منتشر کرنے اور قیدیوں سے نرم سلوک کرنے کا اصول ۔ ہماری فتح نہ صرف

ہماری فوجی کارروائیوں پر منحصر ہے بلکہ دشمن کی فوجوں کے منتشر ہونے پر بھی ۔

"برطانوی اخبار نویس جیمس برٹریم سے بات چیت" (۲۵/اکتوبر ۱۹۳۷ء)، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

ہماری فوجوں کو ان صحیح اصولوں کی پابندی کرنی چاہیئے جن کے تحت فوج اور عوام کے ، فوج اور حکومت کے ، فوج اور پارٹی کے ، افسروں اور سپاہیوں کے ، فوجی کام اور سیاسی کام کے تعلقات ، اور کارکنوں کے آپس کے تعلقات آتے ہیں ، اور جنگی سرداری کی غلطیاں کبھی نہیں کرنی چاہئیں ۔ افسروں کو اپنے سپاہیوں سے محبت کرنی چاہیئے اور ان کی بھلائی سے بےخبر نہیں ہونا چاہیئے اور جسمانی سزا سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے ۔ فوج کو عوام سے محبت کرنی چاہیئے اور ان کے مفادات کو ہرگز نقصان نہیں پہنچانا چاہیئے ۔ فوج کو حکومت اور پارٹی کی عزت کرنی

چاھیئے اور ھرگز "آزادی کا دعویٰ" نہیں کرنا چاھیئے -

"منظم ھو جاؤ!" (۲۹/نومبر ۱۹۴۳ء)، منتخب مضامین، جلد سوم -

جاپانی، کٹھ پتلی یا کمیونسٹ دشمن فوجوں سے پکڑے ھوئے قیدیوں کی جانب ھماری پالیسی ان سب کو رھا کر دینے کی ھے، سوائے ان کے جو عوام کی شدید نفرت کے موجب ھوئے ھیں اور جنہیں لازمی سزائے موت ملنی چاھیئے اور جن کی سزائے موت کی اعلیٰ حکام کی طرف سے منظوری مل چکی ھے - قیدیوں میں ان لوگوں کو جو رجعت پسند فوجوں میں بھرتی ھونے پر مجبور کئے گئے تھے اور جو کم و بیش انقلاب کی طرف مائل ھیں ھماری فوج میں کام کرنے کے لئے بڑی تعداد میں اپنے ساتھ ملا لینا چاھیئے - باقی سب کو رھا کر دینا چاھیئے - اگر وہ پھر آکر ھم سے لڑتے ھیں اور پکڑ لئے جاتے ھیں تو پھر انہیں رھا کر دینا

چاھیئے - ھمیں ان کی بےعزتی نہیں کرنی چاھیئے، ان کے ذاتی سامان پر قبضہ نہیں کرنا چاھیئے اور ان سے معافی منگوانی نہیں چاھیئے بلکہ بلا استثنا ان کے ساتھ مخلصانہ اور مشفقانہ سلوک کرنا چاھیئے - وہ خواہ کتنے ھی رجعت پسند کیوں نہ ھوں ھماری پالیسی یہی ھونی چاھیئے - یہ رجعت پسند کیمپ کو تنہا کرنے کا ایک بہت موثر طریقہ ھے -

"پالیسی" (۲۵/دسمبر ۱۹۴۰ء)، منتخب مضامین، جلد دوم -

ھتھیار جنگ میں ایک اھم عنصر ھیں لیکن فیصلہ کن عنصر نہیں - یہ انسان ھی ھے جو فیصلہ کن ھوتا ھے، چیزیں نہیں - طاقت کا مقابلہ نہ صرف فوجی اور معاشی طاقت کا مقابلہ ھے بلکہ انسانی قوت اور حوصلے کا بھی مقابلہ ھے - فوجی اور معاشی طاقت لازمی طور پر انسان کے قبضے میں ھوتی ھے -

"تطویلی جنگ" (مئی ۱۹۳۸ء)، منتخب مضامین، جلد دوم -

ایٹم بم ایک کاغذی شیر ھے جسے امریکی رجعت پسند لوگوں کو ڈرانے کے لئے استعمال کرتے ھیں۔ یہ دیکھنے میں خوفناک ھے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ بے شک ایٹم بم قتل عام کا ایک ھتھیار ھے، لیکن جنگ کے نتیجے کا فیصلہ عوام کرتے ھیں نہ کہ ایک یا دو نئی قسم کے ھتھیار۔

"امریکی نامہ نگار اینا لوئس سٹرونگ سے بات چیت" (اگست ۱۹۴۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

سپاھی فوج کی بنیاد ھوتے ھیں۔ جب تک کوئی فوج ترقی پسندانہ سیاسی جذبے سے سرشار نہ ھو ، اور جب تک ترقی پسندانہ سیاسی کام کے ذریعے اس جذبے کی پرورش نہیں کی جاتی ، اس وقت تک افسروں اور سپاھیوں کے درمیان اصلی اتحاد قائم کرنا ناممکن ھوگا ، جنگ مزاحمت کے لئے ان کے جوش و خروش کو پوری طرح ابھارنا ناممکن ھوگا

اور تمام ٹیکنک اور تدابیر سے انتہائی مؤثر طور پر کام لینے کی بہترین بنیاد فراھم کرنا ناممکن ھوگا۔

"تطویلی جنگ" (مئی ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

سرخ فوج کے کچھ کامریڈوں میں خالص فوجی نقطۂ نظر بہت زیادہ نشو و نما پا گیا ھے۔ اس کا اظہار مندرجہ ذیل ھے :

(۱) یہ کامریڈ فوجی امور اور سیاست کو ایک دوسرے کی ضد سمجھتے ھیں اور یہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ھیں کہ فوجی امور محض سیاسی فرائض کو انجام دینے کا ایک آلۂ کار ھیں۔ کچھ تو یہاں تک کہتے ھیں کہ "اگر تم فوجی اعتبار سے اچھے ھو تو قدرتی طور پر تم سیاسی اعتبار سے بھی اچھے ھو۔ اگر تم فوجی اعتبار سے اچھے نہیں ھو تو تم سیاسی اعتبار سے بھی کچھ اچھے نہیں ھو سکتے" — یہ بات ایک قدم آگے بڑھ کر فوجی امور

کو سیاست پر ایک قیادتی مقام دیتی ہے۔

....

"پارٹی کے اندر غلط خیالات کی اصلاح کرنے کے بارے میں" (دسمبر ۱۹۲۹ء)، منتخب مضامین ، جلد اول۔

نظریاتی تعلیم پر گرفت حاصل کرنا عظیم سیاسی جدوجہد کے لئے ساری پارٹی کو متحد کرنے میں مرکزی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب تک یہ فرض پورا نہیں کیا جاتا، پارٹی اپنے تمام سیاسی فرائض کو انجام نہیں دے سکتی۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم۔

حال ہی میں دانشوروں اور نوجوان طلبا میں نظریاتی اور سیاسی کام میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اور کچھ غیر صحت مند رجحانات ظاہر ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ غالباً یہ سمجھتے ہیں کہ سیاست یا

مادر وطن کے مستقبل اور بنی نوع انسان کے نصب العین کے بارے میں فکر کرنے کی مزید کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ ایک زمانے میں مارکسزم کا بہت زیادہ فیشن تھا لیکن اب یہ اتنی زیادہ رواج میں نہیں ہے۔ ان رجحانات کے پیش نظر ہمیں نظریاتی اور سیاسی کام کو لازمی مضبوط بنانا چاہیئے۔ چاہے دانشور ہوں یا نوجوان طلبا دونوں کو محنت سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اپنے مخصوص مضامین کے مطالعے کے علاوہ انہیں نظریاتی اور سیاسی دونوں اعتبار سے ترقی کرنی چاہیئے، جس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مارکسزم ، حالات حاضرہ اور سیاست کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کوئی صحیح سیاسی نقطۂ نظر نہ رکھنا بے روح ہونے کے مترادف ہے۔ ......تمام محکموں اور تنظیموں کو نظریاتی اور سیاسی کام میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالنی چاہئیں۔ اس کا اطلاق کمیونسٹ پارٹی

پر ، انجمن نوجوانان پر ، اس کام کے ذمہ دار سرکاری محکموں پر اور خاص طور سے تعلیمی اداروں کے سربراہوں اور استادوں پر ہونا چاہیئے ۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) ۔

سیاسی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرخ فوج کے سارے سپاہیوں میں طبقاتی شعور پیدا ہو گیا ہے اور انہوں نے زمین تقسیم کرنے ، سیاسی اقتدار قائم کرنے ، مزدوروں اور کسانوں کو مسلح کرنے وغیرہ کی مبادیات سیکھ لی ہیں اور وہ سب کے سب یہ جان گئے ہیں کہ وہ اپنے لئے اور مزدور طبقے اور کسان طبقے کے لئے لڑ رہے ہیں ۔ اس لئے وہ کٹھن اور تلخ جدوجہد کے دوران کوئی شکایت نہیں کرتے ۔ ہر کمپنی ، بٹالین یا رجمنٹ کی اپنی سپاہیوں کی کمیٹی ہوتی ہے جو سپاہیوں کے

مفادات کی نمائندگی کرتی ہے اور سیاسی اور عوامی کام کرتی ہے ۔

"چنگ کانگ پہاڑیوں میں جدوجہد" (۲۵ / نومبر ۱۹۲۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

شکوے بیان کرنے (محنت کش عوام پر پرانے سماج اور رجعت پسندوں کے کئے ہوئے مظالم بیان کرنے) اور تین جانچوں (طبقاتی نسب ، ادائیگیٔ فرض ، اور عزم جدوجہد) کی تحریکوں کے صحیح طور پر جاری رہنے سے پوری فوج کے کمانڈروں اور مجاہدوں کا سیاسی شعور زیراستحصال محنت کش عوام کو نجات دلانے ، ملک گیر اصلاح اراضی کرنے ، اور عوام کے مشترکہ دشمن چیانگ کائی شیک کے لٹیرے گروہ کو تباہ کرنے کے لئے جدوجہد میں بہت بلند ہو گیا ہے ۔ اس کے ساتھ اس نے کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کے تحت تمام کمانڈروں اور مجاہدوں کے مضبوط اتحاد کو بھی اور زیادہ تقویت بخشی ہے ۔ اس بنیاد

پر فوج نے اپنی صفوں میں زیادہ پاکیزگی حاصل کی ہے ، نظم و ضبط کو مستحکم کیا ہے اور فوجی تربیت کے لئے ایک عوامی تحریک شروع کی ہے اور اپنی سیاسی ، معاشی اور فوجی تین میدانوں میں جمہوریت کوجو فوج میں پوری طرح اچھی رہنمائی اور باضابطہ انداز میں جاری ہے ترقی دی ہے - اس طرح فوج ایک فرد واحد کی طرح متحد ہو گئی ہے جس میں ہر شخص اپنے خیالات اور قوت پیش کرتا ہے اور یہ ایک ایسی فوج بن گئی ہے جو قربانی سے نہیں ڈرتی اور مادی مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتی ہے ، جو عوامی بہادری کا مظاہرہ کرتی ہے اور دشمن کو تباہ کرنے میں جرأت کا مظاہرہ کرتی ہے - ایسی فوج ہمیشہ ناقابل تسخیر رہیگی -

"شمال مغرب میں عظیم فتح اور فوج آزادی میں نئے طرز کی نظریاتی تعلیم اور تربیت کی تحریک" (۷ / مارچ ۱۹۴۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

پچھلے چند مہینوں میں تقریباً ساری عوامی فوج آزادی نے لڑائیوں کے درمیانی وقفوں کو وسیع پیمانے پر نظریاتی تعلیم اور تربیت کے لئے استعمال کیا ہے - اس کو مکمل رہنمائی کے ساتھ ، باضابطہ طور پر اور جمہوری طریقے سے چلایا گیا ہے - اس لئے اس نے کمانڈروں اور مجاہدوں میں انقلابی جوش و خروش ابھارا ہے ، انہیں جنگ کے مقصد کو واضح طور سے سمجھنے کے قابل بنایا ہے ، فوج میں پائے جانے والے کچھ غلط نظریاتی رجحانات اور غیر صحت مند مظاہر کو دور کیا ہے ، کارکنوں اور مجاہدوں کو تعلیم دی ہے اور فوج کی جنگی صلاحیت کو انتہائی بلند کیا ہے - آج کے بعد سے ہمیں فوج میں اس نئے طرز کی نظریاتی تعلیم اور تربیت کی تحریک کو جاری رکھنا چاہیئے جو جمہوری اور عوامی نوعیت کی ہے -

"شانسی - سوئی یوان آزاد علاقے میں کارکنوں کی کانفرنس میں تقریر" (یکم اپریل ۱۹۴۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

جاپان کے خلاف فوجی اور سیاسی کالج کی تعلیمی پالیسی یہ ہے کہ مستقل اوُر صحیح سیاسی تعین سمت ، ایک محنت طلب اور سادہ طرز عمل اور لچکدار حکمت عملی اور تدابیر کی تعلیم دی جائے ۔ ایک جاپان دشمن انقلابی سپاہی کی تعلیم و تربیت میں یہ تینوں چیزیں لازمی ہیں ۔ ان تین ضروری چیزوں کے مطابق اس کالج کے عملہ ، اساتذہ اور طلبا تعلیم دیتے ہیں اور مطالعہ کرتے ہیں ۔

"دشمن کی طرف سے مخالفت ہونا کوئی بری بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے" (۲۶ / مئی ۱۹۳۹ء) ۔

جانفشانی کے ساتھ جدوجہد کرنے کا انداز ہمیشہ سے ہماری قوم کی روایات میں داخل رہا ہے جسے ہمیں فروغ دینا چاہیئے ۔ ...... پھر یہ ہے کہ کمیونسٹ پارٹی ہمیشہ سے ایک مستقل اور صحیح سیاسی تعین سمت کی مبلغ رہی ہے ۔ ...... یہ مستقل اور صحیح سیاسی تعین سمت کام میں

جانفشانی کے ساتھ جدوجہد کرنے کے طرز عمل سے جدا نہیں کی جا سکتی ۔ مستقل اور صحیح سیاسی تعین سمت کے بغیر کام میں جانفشانی کے ساتھ جدوجہد کرنے کے طرز عمل کو فروغ دینا ناممکن ہے ۔ کام میں جانفشانی کے ساتھ جدوجہد کرنے کے طرز عمل کے بغیر مستقل اور صحیح سیاسی تعین سمت برقرار رکھنا بھی ناممکن ہے ۔

"بین الاقوامی یوم محنت کی تقریب میں ین آن کے جلسہ عام میں تقریر" (یکم مئی ۱۹۳۹ء) ۔

متحد ، مستعد ، سنجیدہ اور زندہ دل رہو ۔

جاپان کے خلاف فوجی اور سیاسی کالج کے لئے مقولہ ۔

جو چیز دنیا میں حقیقی معنوں میں اہم شمار ہوتی ہے وہ سنجیدگی اور ذمہ داری ہے اور کمیونسٹ پارٹی سنجیدگی اور ذمہ داری کا خاص خیال رکھتی ہے ۔

ماسکو میں چینی طلبا اور تربیت پانے والوں کی ملاقات میں تقریر (۱۷/نومبر ۱۹۵۷ء)۔

۱۳ ۔ افسروں اور سپاهیوں کے تعلقات

هماری فوج کی همیشه سے دو پالیسیاں رهی هیں ۔ اول ، همیں اپنے دشمنوں کے ساتھ سنگدلی سے پیش آنا چاهیئے ، انهیں مغلوب کرنا اور تباه کرنا چاهیئے ۔ دوم ، همیں اپنوں کے ساتھ ، عوام کے ساتھ ، اپنے کامریڈوں کے ساتھ اور اپنے افسروں کے ساتھ اور ماتحتوں کے ساتھ مشفقانه طور پر پیش آنا چاهیئے اور ان کے ساتھ متحد هونا چاهیئے ۔

عقبی فوجی دستوں کے مثالی مطالعه مندوبین کے لئے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے دئے گئے استقبالیه میں تقریر (۱۸ / ستمبر ۱۹۴۴ء) ۔

هم ملک کے کونے کونے سے آئے هیں اور ایک مشترکه انقلابی مقصد کے لئے یکجا هوئے هیں ۔ ...... همارے کارکنوں کو هر سپاهی کا خیال رکھنا چاهیئے اور انقلابی صفوں کے تمام لوگوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاهیئے ، ایک دوسرے سے محبت کرنی چاهیئے اور ایک دوسرے کی مدد کرنی چاهیئے ۔

"عوام کی خدمت کرو" (۸ / ستمبر ۱۹۴۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

کارکنوں کی حمایت کرنے اور سپاهیوں کو عزیز رکھنے کی تحریک هر فوجی یونٹ میں شروع کرنی چاهیئے جس میں کارکنوں سے اپیل کی جائے که وه سپاهیوں کو عزیز رکھیں اور سپاهیوں سے اپیل کی جائے که وه کارکنوں کی حمایت کریں ۔ وه ایک دوسرے کی کمیوں اور غلطیوں کی کھلے طور پر وضاحت کریں اور جلدی سے ان کو درست کر لیں ۔

اس طرح بہت اچھا اندرونی اتحاد قائم کرنے کا مقصد پورا ھو سکیگا ۔

"۱۹۴۵ء کے فرائض" (۱۵ / دسمبر ۱۹۴۴ء) ۔

بہت سے لوگ سمجھتے ھیں کہ افسروں اور سپاھیوں کے درمیان اور فوج اور عوام کے درمیان کشیدہ تعلقات کی وجہ غلط طریقے ھوتے ھیں،لیکن میں ھمیشه انہیں بتاتا ھوں کہ یه ایک بنیادی رویے (یا بنیادی اصول) کا سوال ھے ، یعنی سپاھیوں اور عوام کا احترام کرنے کا سوال ھے ۔ اسی رویے سے مختلف پالیسیاں ، طریقے اور شکلیں وجود میں آتی ھیں ۔ اگر ھم اس رویے سے الگ ھو جائیں تو پالیسیاں ، طریقے اور شکلیں یقیناً غلط ھونگی اور افسروں اور سپاھیوں کے درمیان اور فوج اور عوام کے درمیان تعلقات لازمی غیر اطمینان بخش ھونگے ۔ فوج کے سیاسی کام کے تین بڑے

اصول ھیں : پہلا ، افسروں اور سپاھیوں کے درمیان اتحاد ، دوسرا ، فوج اور عوام کے درمیان اتحاد اور تیسرا ، دشمن کی فوجوں کو منتشر کرنا ۔ ان اصولوں کو موثر طور پر عمل میں لانے کے لئے ھمیں لازمی سپاھیوں اور عوام کا احترام کرنے کے بنیادی رویے اور ھتھیار ڈال دینے والے قیدیوں کے انسانی وقار کا احترام کرنے کے بنیادی رویے سے ابتدا کرنی چاھیئے ۔ وہ لوگ جو اس کو ایک فنی معاملہ سمجھتے ھیں اور بنیادی رویے کا معاملہ نہیں سمجھتے درحقیقت غلطی پر ھیں اور انہیں اپنے نقطۂ نظر کو درست کرنا چاھیئے ۔

"تطویلی جنگ" (مئی ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

محنت کش عوام میں کام کرتے وقت کمیونسٹوں کو قائل کرنے اور تعلیم دینے کا جمہوری طریقہ اختیار کرنا چاھیئے اور کسی بھی حالت میں

تحکمیت کے رویے سے یا جبر سے کام لینے کی اجازت نہیں دینی چاھیئے - چینی کمیونسٹ پارٹی اس مارکسی لیننی اصول کی وفاداری سے پابندی کرتی ھے -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) -

ھمارے کامریڈوں کو یہ ضرور سمجھنا چاھیئے کہ نظریاتی اصلاح طویل المدت ، صبر آزما اور نازک کام ھے اور انہیں لوگوں کے نظریات جو دسیوں برسوں کی زندگی کے دوران وضع ھوئے ھیں محض چند تقریروں یا چند میٹنگوں کے ذریعے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاھیئے - جبر نہیں بلکہ تفہیم ھی انہیں قائل کرنے کا واحد طریقہ ھے - جبر سے وہ کبھی قائل نہیں ھونگے - انہیں طاقت سے قائل کرنے کی کوشش بیکار ھے - اس قسم کا طریقہ دشمن سے نمٹنے میں جائز ھے ، لیکن کامریڈوں یا دوستوں سے نمٹنے میں اسے قطعاً استعمال نہیں کرنا چاھیئے -

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈہ کے کام سے متعلقہ قومی کانفرنس میں تقریر" (۱۲ / مارچ ۱۹۵۷ء) -

ھمیں دشمن کے اور اپنے درمیان واضح امتیاز کرنا چاھیئے اور کامریڈوں کی جانب ھرگز معاندانہ موقف اختیار نہیں کرنا چاھیئے اور ان کے ساتھ اس طرح برتاؤ نہیں کرنا چاھیئے جیسا کہ ھم دشمن کے ساتھ کرتے ھیں - بولنے میں عوام کے مقصد کی حفاظت کرنے اور عوام کا سیاسی شعور بلند کرنے کی پرجوش خواھش ھونی چاھیئے اور مضحکہ اڑانے یا حملہ کرنے کا رویہ اختیار نہیں کرنا چاھیئے -

ایضاً -

۱۴ - فوج اور عوام کے تعلقات

فوج کو عوام کے ساتھ شیر و شکر ہو جانا چاہیئے تا کہ وہ اسے اپنی فوج سمجھیں - ایسی فوج ناقابل تسخیر ہوگی - ......

"تطویلی جنگ" (مئی ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

اس بات کو سمجھنے میں ہر کامریڈ کی مدد کی جانی چاہیئے کہ جب تک ہم عوام پر بھروسہ کرتے ہیں ، مضبوطی سے عوام کی بے پناہ تخلیقی قوت میں یقین کرتے ہیں ، اور اس لئے ان پر اعتماد کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ایک ہو جاتے ہیں تو ہم کسی بھی مشکل پر قابو پا سکتے ہیں اور کوئی

دشمن ہمیں زیر نہیں کر سکتا بلکہ ہم کسی بھی دشمن کو زیر کر سکتے ہیں -

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم -

ہمارے کامریڈ جہاں کہیں بھی جائیں انہیں عوام کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے چاہئیں ، ان کا خیال رکھنا چاہیئے اور مشکلات پر قابو پانے میں ان کی مدد کرنی چاہیئے - ہمیں عوام کے ساتھ متحد ہونا چاہیئے - جتنے زیادہ عوام کے ساتھ ہم اتحاد قائم کرینگے اتنا ہی بہتر ہوگا -

" چنگ کنگ مذاکرات کے بارے میں" (۱۷/اکتوبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

آزاد علاقوں میں ایک طرف فوج کو حکومت کی حمایت کرنی اور عوام کو عزیز رکھنا چاہیئے ، دوسری طرف جمہوری حکومتوں کو فوج کی حمایت کرنی اور جاپان کے خلاف لڑنے والے فوجیوں کے

خاندانوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنے کے کام میں عوام کی رہنمائی کرنی چاہیئے - اس طرح فوج اورعوام کے درمیان تعلقات اور بھی بہتر ہو جائینگے -

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)،
منتخب مضامین ، جلد سوم -

فوج میں حکومت کی حمایت کرنے اور عوام کو عزیز رکھنے کا کام ہر کمانڈر اورمجاھد کی نظریاتی تعلیم کے ذریعے کیا جانا چاہیئے تاکہ وہ سب اس کی اھمیت کو پوری طرح سمجھیں - جب تک خود فوج اس کام کو اچھی طرح کرتی رہیگی اس وقت تک مقامی پارٹی ، مقامی حکومت اور عوام بھی فوج کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنائے رکھینگے -

"۱۹۴۶ء میں آزاد علاقوں میں کام کی پالیسی" (۱۵ / دسمبر ۱۹۴۵ء) ،
منتخب مضامین ، جلد چہارم -

حکومت کی حمایت کرنے اور عوام کو عزیز رکھنے اور فوج کی حمایت کرنے اور جاپان کے

خلاف لڑنے والے فوجیوں کے خاندانوں سے ترجیحی سلوک کرنے کی تحریکوں کے دوران فوج کو اپنے طور پر اور پارٹی اور حکومت کو اپنے طور پر ۱۹۴۳ء کی کمیوں اور غلطیوں کو پوری طرح جانچنا چاہیئے اور ۱۹۴۴ء میں ثابت قدمی سے ان کو درست کرنا چاہیئے - بعد میں ایسی تحریکیں قمری سال کے پہلے مہینے میں ہر جگہ چلائی جانی چاہئیں اور ان کے دوران "حکومت کی حمایت کرنے اور عوام کو عزیز رکھنے" اور "فوج کی حمایت کرنے اور جاپان کے خلاف لڑنے والے فوجیوں کے خاندانوں سے ترجیحی سلوک کرنے" کے عہد نامے بار بار سنائے جانے چاہئیں اور اڈوں کے علاقوں میں فوجوں کی طرف سے پارٹی یا حکومت کے ارکان یا شہریوں کے لئے کسی بھی جابرانہ حرکت پر ، یا پارٹی یا حکومت کے ارکان یا شہریوں کی جانب سے فوجوں کا کم خیال رکھنے کے مظاہرے پر کھلی اور وسیع طور پر بار بار خود تنقید کی جانی چاہیئے

(هر فریق خود پر تنقید کرے ، دوسرے پر نہیں) ، تا کہ ان کمیوں اور غلطیوں کو کلی طور پر درست کیا جا سکے -

”اڈوں کے علاقوں میں لگان کم کرانے ، پیداوار بڑھانے اور ’حکومت کی حمایت اور عوام کو عزیز رکھنے‘ کی تحریکوں کو پھیلا دو“ (یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم -

۱۵ - تین قسم کی وسیع جمہوریت

فوج میں ایک مخصوص حد تک جمہوریت کو عمل میں لانا چاھیئے - اس میں خاص بات یہ ھے کہ مارنے اور ڈانٹنے کے جاگیردارانہ رواج کو ختم کیا جائے اور افسر اور سپاھی ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ھوں - اس طرح افسروں اور سپاھیوں کے درمیان اتحاد کا مقصد پورا ھو جائیگا ، فوج کی جنگی صلاحیت بہت بڑھ جائیگی اور طویل اور وحشیانہ جنگ کو سنبھالنے کی ھماری قابلیت میں کوئی شک باقی نہ رھیگا -

”تطویلی جنگ“ (مئی ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

سرخ فوج اس قدر خراب مادی حالات اور اس قدر متواتر لڑائیوں کے باوجود کیوں اپنے آپ کو برقرار رکھ سکی ہے ۔ اس بات کا سبب پارٹی کے کردار کے علاوہ فوج کے اندر جمہوریت پر عمل ہے ۔ افسر سپاہیوں کو نہیں مارتے ، افسروں اور سپاہیوں کے ساتھ مساوی سلوک ہوتا ہے ، سپاہیوں کو میٹنگوں میں بولنے کی آزادی ہے ، بہت سی چھوٹی موٹی اور بیکار رسمیں ختم کر دی گئی ہیں اور حسابات ہر شخص کے معائنے کے لئے کھلے رہتے ہیں ۔ ...... چین میں فوج کو بھی اسی قدر جمہوریت کی ضرورت ہے جتنی عوام کو ۔ ہماری فوج میں جمہوریت جاگیردارانہ کرائے کی فوج کو تباہ کرنے کے لئے ایک اہم ہتھیار ہے ۔

"چنگ کانگ پہاڑیوں میں جدوجہد"
(۲۵/ نومبر ۱۹۲۸ء) ، منتخب مضامین ،
جلد اول ۔

فوجی یونٹوں میں سیاسی کام کے لئے ہماری پالیسی یہ ہے کہ سپاہیوں ، کمانڈروں اور سارے عملے کو پوری طرح متحرک کیا جائے اور مرکوز قیادت کے تحت جمہوری تحریک کے ذریعے تین بڑے مقاصد حاصل کئے جائیں یعنی سیاسی اعتبار سے اعلیٰ درجے کا اتحاد قائم کیا جائے ، حالات زندگی کو بہتر بنایا جائے اور فوجی ٹیکنک اور تدابیر کے معیار کو بلند کیا جائے ۔ تین جانچوں اور تین اصلاحات کا مدعا جن پر ہمارے فوجی یونٹوں میں اس وقت بڑے جوش و خروش سے عمل ہو رہا ہے ، سیاسی اور معاشی جمہوریت کے طریقوں سے ان تین میں سے پہلے دو مقاصد کا حصول ہے ۔

جہاں تک معاشی جمہوریت کا تعلق ہے ، سپاہیوں کے منتخب کردہ نمائندوں کو یہ حق حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ کمپنی کی رسد اور خوراک کے انتظام میں کمپنی کے سربراہ کارکنوں کی مدد کریں (لیکن کمپنی کے سربراہ کارکنوں کے

حق سے تجاوز نہ کریں) ۔

جہاں تک فوجی جمہوریت کا تعلق ہے ، فوجی تربیت کے عرصے میں افسروں اور سپاھیوں کے درمیان اور خود سپاھیوں کے درمیان ایک دوسرے کو سکھانے پر عمل ہونا چاھیئے اور لڑائی کے دنوں میں کمپنیوں کو محاذ پر مختلف قسم کی چھوٹی بڑی میٹنگیں کرنی چاھئیں ۔ کمپنی کے سربراہ کارکنوں کی ھدایت کے تحت سپاھیوں کو اس بات پر بحث کرنے کے لئے آمادہ کرنا چاھیئے کہ دشمن کے ٹھکانوں پر کس طرح حملہ کرکے قبضہ کیا جائے اور کس طرح دوسرے جنگی فرائض انجام دئے جائیں ۔ اگر لڑائی کئی روز تک جاری رہے تو ایسی کئی میٹنگیں بلانی چاھئیں ۔ اس قسم کی فوجی جمہوریت پر شینسی کے شمالی حصے کے پان لونگ کی لڑائی میں اور شانسی-چاھار-ھپے علاقے کے شی چیا چوانگ کی لڑائی میں بڑی کامیابی کے ساتھ عمل کیا گیا تھا ۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس

عمل سے صرف فائدہ پہنچتا ہے اور ذرا بھی نقصان نہیں پہنچتا ۔

"فوج میں جمہوری تحریک" (۳۰/ جنوری ۱۹۴۸ء) ، منتخب مضامین، جلد چہارم ۔

موجودہ عظیم جدوجہد کے روبرو چینی کمیونسٹ پارٹی اپنے تمام قیادتی اداروں اور اپنے تمام ممبروں اور کارکنوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنی پہل قدمی کو پوری طرح بروئے کار لائیں ، کیونکہ صرف اسی سے فتح یقینی ہو سکتی ہے ۔ اس پہل قدمی کو بروئے کار لانے کا ٹھوس اظہار یہ ہونا چاھیئے کہ قیادتی ادارے ، کارکن اور پارٹی ممبران تخلیقی صلاحیت کے مالک ہوں ، وہ اپنی ذمہ داری سنبھالنے پر آمادہ ہوں ، کام میں وہ بےانتہا جوش و خروش ظاہر کریں ، ان میں سوال اٹھانے اور آراء پیش کرنے اور خامیوں پر تنقید کرنے کی جرأت اور قابلیت ہو اور وہ قیادتی اداروں اور سربراہ کارکنوں

پر رفیقانہ نگرانی کریں ۔ ان کے بغیر "پہل قدمی" ایک کھوکھلی چیز بن کر رہ جائیگی ۔ لیکن ایسی پہل قدمی کو بروئے کار لانے کا انحصار پارٹی کی زندگی میں جمہوریت کے پھیلاؤ پر ہوتا ہے ۔ اگر پارٹی کی زندگی میں کافی جمہوریت نہیں ہے تو پہل قدمی کو بروئے کار لانے کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا ۔ صرف جمہوری زندگی میں ہی قابل لوگوں کی بڑی تعداد سامنے آسکتی ہے ۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

ہر شخص کو چاہے وہ کوئی بھی ہو، جب تک کہ وہ معاندانہ عنصر نہیں اور بدنیتی سے حملہ نہیں کرتا ، بولنے کی اجازت ہونی چاہیئے اور اگر وہ کوئی غلط بات کہتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔ تمام سطحوں کے رہنماؤں کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کی باتیں سنیں ۔ دو اصولوں پر لازمی

عمل ہونا چاہیئے : (۱) جو کچھ تم جانتے ہو سب کہہ دو اور دل میں کچھ رکھے بغیر کہہ دو ۔ (۲) کہنے والے پر الزام نہ لگاؤ ، بلکہ اس کی کہی ہوئی باتوں کو انتباہ سمجھو ۔ جب تک "کہنے والے پر الزام نہ لگاؤ" کے اصول پر جھوٹ موٹ نہیں بلکہ سچ مچ عمل نہیں کیا جائے تو نتیجہ یہ نہیں نکلیگا کہ " جو کچھ تم جانتے ہو سب کہہ دو اور دل میں کچھ رکھے بغیر کہہ دو" ۔

"۱۹۴۵ء کے فرائض" (۱۵ / دسمبر ۱۹۴۴ء) ۔

پارٹی کے اندر جمہوری زندگی کے بارے میں تعلیم جاری رکھنی چاہیئے تاکہ پارٹی ممبران جمہوری زندگی کے مفہوم کو سمجھ لیں ، جمہوریت اور مرکزیت کے درمیان رشتے کے مفہوم کو سمجھ لیں اور اس طریقے کو سمجھ لیں جس کے مطابق جمہوری مرکزیت پر عمل ہونا چاہیئے ۔ صرف اسی طریقے سے ہم ایک طرف واقعی طور سے پارٹی کے

اندر جمہوری زندگی کو توسیع دے سکتے ھیں اور دوسری طرف انتہا پسندانہ جمہوریت اور آزاد روی سے بچ سکتے ھیں جو نظم و ضبط کو تباہ کرتی ہے۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

فوج اور مقامی تنظیموں دونوں میں اندرون پارٹی جمہوریت نظم و ضبط کو مضبوط بنانے کے لئے اور جنگی صلاحیت کو بڑھانے کے لئے ہے، نہ کہ انہیں کمزور کرنے کے لئے -

ایضاً -

نظریے کے میدان میں انتہا پسندانہ جمہوریت کی بیخ کنی کرو - پہلے ، یہ بتا دینا چاھیئے کہ انتہا پسندانہ جمہوریت کا خطرہ اس بات میں ہے کہ یہ پارٹی کی تنظیم کو نقصان پہنچاتی ہے اور یہاں تک کہ اسے مکمل طور سے تباہ کر دیتی ہے ، پارٹی کی جدوجہد کی صلاحیت کو کمزور کرتی ہے اور

یہاں تک کہ بالکل ختم بھی کر ڈالتی ہے ، اور پارٹی کو اپنے مجاھدانہ فرائض سنبھالنے کا نااھل بنا دیتی ہے اور اس طرح انقلاب کی شکست کا موجب ھوتی ہے - دوسرے ، یہ بتانا ضروری ہے کہ انتہا پسندانہ جمہوریت کا سرچشمہ ادنیٰ بورژوا طبقے کی نظم و ضبط سے انفرادیت پسندانہ بیزاری ھوتا ہے - جب یہ پارٹی کے اندر لائی جاتی ہے تو سیاسی اور تنظیمی طور سے یہ انتہا پسندانہ جمہوری خیالات کی شکل میں ظاھر ھوتی ہے - یہ خیالات پرولتاریہ کے مجاھدانہ فرائض کے بالکل متحمل نہیں ھو سکتے -

"پارٹی کے اندر غلط خیالات کی اصلاح کرنے کے بارے میں" (دسمبر ۱۹۲۹ء)، منتخب مضامین ، جلد اول -

۱۶ - تعلیم اور تربیت

ہماری تعلیمی پالیسی کو ہر تعلیم حاصل کرنے والے شخص کو اخلاقی ، ذہنی اور جسمانی اعتبار سے ترقی کرنے اور سوشلسٹ شعور اور ثقافت رکھنے والا محنت کش بننے کے قابل بنانا چاہیئے ۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) ۔

جہاں تک اسامیوں پر کارکنوں کی تعلیم اور کارکنوں کے اسکولوں میں کارکنوں کی تعلیم کا تعلق ہے ایسی تعلیم کو چینی انقلاب کے عملی مسائل کے مطالعے پر مرکوز کرنے اور مارکسزم لینن ازم کے بنیادی اصولوں کو رہبر کے طور پر

استعمال کرنے کی پالیسی بنانی چاہیئے ، اور مارکسزم لینن ازم کا ساکن طور سے اور الگ تھلگ کرکے مطالعہ کرنے کا طریقہ رد کر دینا چاہیئے ۔

"ہمارے مطالعے کی اصلاح" (مئی ۱۹۴۱ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

ایک فوجی اسکول کے لئے سب سے اہم مسئلہ ڈائرکٹر اور انسٹرکٹروں کا انتخاب کرنا اور تعلیمی پالیسی وضع کرنا ہے ۔

"چین کی انقلابی جنگ میں حکمت عملی کے مسائل" (دسمبر ۱۹۳۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

سو آدمیوں کے ایک اسکول کو یقیناً اس وقت تک اچھی طرح نہیں چلایا جا سکتا جب تک کہ اس میں کئی افراد یا دس سے زیادہ افراد کی کوئی ایسی سرکردہ جماعت نہ ہو جس کی تشکیل (مصنوعی انداز میں نہیں) بلکہ حقیقی حالات کے مطابق کی گئی ہو اور جو انتہائی سرگرم ، راست باز اور ہوشیار

اساتذہ ، دوسرے عملے اور طلبا پر مشتمل ہو ۔

"قیادت کے طریقوں سے متعلق کچھ سوالات" (یکم جون ۱۹۴۳ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

ہماری فوج کے تمام افسروں اور سپاہیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے فوجی فن کو ترقی دیں ، یقینی فتح پانے والی جنگ میں جرأت کے ساتھ آگے بڑھیں اور تمام دشمنوں کا مستقل مزاجی سے ، مکمل طور پر ، پوری طرح اور بالکل صفایا کر ڈالیں ۔

"چینی عوامی فوج آزادی کا منشور" (اکتوبر ۱۹۴۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

استحکام اور تربیت کا ایک سالہ پروگرام جو کہ ابھی شروع ہوا ہے اس کے فوجی اور سیاسی پہلوؤں کو یکساں اہمیت دینی چاہیئے اور ان دونوں پہلوؤں میں ربط پیدا کرنا چاہیئے ۔ شروع میں سیاسی پہلو پر یعنی افسروں اور سپاہیوں کے

درمیان تعلقات کو بہتر بنانے ، اندرونی اتحاد بڑھانے اور کارکنوں اور سپاہیوں میں ایک اعلیٰ سطح کا ولولہ ابھارنے پر زور دینا چاہیئے ۔ صرف اس طرح فوجی استحکام اور تربیت ہمواری سے چلیگی اور اور اچھے نتائج حاصل کریگی ۔

" ۱۹۴۵ء کے فرائض " (۱۵/ دسمبر ۱۹۴۴ء) ۔

جہاں تک فوجی تربیت کے طریقے کا تعلق ہے ، ہمیں تربیت کی عوامی تحریک چلانی چاہیئے جس میں افسر سپاہیوں کو سکھاتے ہیں ، سپاہی افسروں کو سکھاتے ہیں اور سپاہی ایک دوسرے کو سکھاتے ہیں ۔

"۱۹۴۶ء میں آزاد علاقوں میں کام کی پالیسی" (۱۵ / دسمبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

فوجوں کو تربیت دینے کے سلسلے میں ہمارا نعرہ یہ ہے کہ "افسر سپاہیوں کو سکھائیں ،

سپاهی افسروں کو سکھائیں اور سپاهی ایک دوسرے کو سکھائیں ۔" سپاهیوں کو لڑائی کا بہت زیادہ عملی تجربہ هے ۔ افسروں کو سپاهیوں سے سیکھنا چاهیئے اور جب وہ دوسروں کے تجربے کو اپنا لینگے تو زیادہ قابل هو جائینگے ۔

"شانسی ۔ سوئی یوان روزنامہ کے ادارتی عملے کےسامنے تقریر "(۲/اپریل۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

جہاں تک فوجی تربیتی کورسوں کا تعلق هے ، اب بھی نشانہ بازی ، سنگیں زنی ، دستی بم پھینکنے اور اسی قسم کے دوسرے فنوں کا معیار بلند کرنا اصل مقصد هونا چاهیئے اور جنگی تدابیر کا معیار بلند کرنا ثانوی مقصد هونا چاهیئے ، جب کہ رات کے وقت لڑنے کی تربیت پر خاص زور دینا چاهیئے ۔

"۱۹۴۶ء میں آزاد علاقوں میں کام کی پالیسی" (۱۵/دسمبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

۱۷ ۔ عوام کی خدمت

همیں منکسرالمزاج اور محتاط هونا چاهیئے ، غرور اور جلد بازی سے بچنا چاهیئے اور دل و جان سے چینی عوام کی خدمت کرنی چاهیئے ، ......

"چین کی دو امکانی تقدیریں"(۲۳/ اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم۔

همارا نقطۂ آغاز دل و جان سے عوام کی خدمت کرنا اور ایک لمحے کے لئے بھی اپنے آپ کو عوام سے علیحدہ نہ کرنا هے ، تمام معاملات میں عوام کے مفادات سے ابتدا کرنا هے، نہ کہ کسی کے ذاتی مفاد یا کسی چھوٹے سے گروہ کے مفادات سے ، اور عوام کے سامنے اپنی ذمہ‌داری اور پارٹی کے قیادتی

اداروں کے سامنے اپنی ذمہ داری کو ایک سمجھنا ہے۔

"مخلوط حکومت" (۲۴ / اپریل ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم۔

ریاست کے اداروں کو جمہوری مرکزیت پر عمل کرنا چاہیئے، انہیں عوام پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور ان کے عملے کو عوام کی خدمت کرنی چاہیئے ۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) ۔

کامریڈ بتھیون کا جذبہ یعنی اپنی ذات کا ذرا بھی خیال کئے بغیر دوسروں کے لئے ان کی مکمل جان نثاری ، اپنے کام میں ان کے بے پناہ احساس ذمہ داری اور تمام کامریڈوں اور عوام کے لئے ان کی بے پناہ گرمجوشی سے ظاہر ہوتا تھا ۔ ہر کمیونسٹ کو ان سے سیکھنا چاہیئے ۔

....

ہم سب کو ان سے قطعی بے غرضی کا جذبہ

سیکھنا چاہیئے ۔ اس جذبے سے ہر شخص عوام کے لئے بہت کارآمد ثابت ہو سکتا ہے ۔ ایک شخص کی قابلیت زیادہ یا کم ہو سکتی ہے ، لیکن اگر اس میں یہ جذبہ موجود ہے تو وہ شریف النفس اور پاکیزہ شخص ہے ، ایک ایسا شخص ہے جو اخلاقی دیانت داری رکھتا ہے اور گھٹیا دلچسپیوں سے بالاتر ہے ، ایک ایسا شخص ہے جو عوام کے لئے مفید ہے ۔

"نارمن بتھیون کی یاد میں" (۲۱/ دسمبر ۱۹۳۹ء) ، منتخب مضامین، جلد دوم ۔

ہماری کمیونسٹ پارٹی اور ہماری پارٹی کی قیادت میں آٹھویں روٹ اور نئی چوتھی فوجیں انقلاب کے دستے ہیں ۔ ہمارے یہ دستے عوام کی آزادی کے لئے کلی طور پر وقف ہیں اور مکمل طور پر عوام کے مفادات کے لئے کام کرتے ہیں ۔

"عوام کی خدمت کرو" (۸ / ستمبر ۱۹۴۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

ہمارے تمام کارکن، خواہ ان کا عہدہ کچھ بھی ہو عوام کے خادم ہیں اور ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں عوام کی خدمت کرنے کے لئے ہے ۔ پھر کس طرح ہم اپنی کسی برائی کو دور کرنے میں غیر رضامند ہو سکتے ہیں ؟

”۱۹۴۵ء کے فرائض“ (۱۵ / دسمبر ۱۹۴۴ء)۔

عوام کے لئے جواب‌دہ ہونا ہمارا فرض ہے ۔ ہر قول ، ہر فعل اور ہر پالیسی کو عوام کے مفادات کے مطابق ہونا چاہیئے ۔ اور اگر غلطیاں سرزد ہوں تو ان کی ضرور اصلاح کر لینی چاہیئے ، عوام کے سامنے جواب دہ ہونے کا مطلب یہ ہی ہے ۔

”جاپان کے خلاف جنگ مزاحمت میں فتح کے بعد کی صورت حال اور ہماری پالیسی“ (۱۳/اگست ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

جہاں کہیں جدوجہد ہوتی ہے وہاں قربانی ہوتی ہے اور موت ایک عام واقعہ ہوتا ہے ۔ لیکن

ہمیں عوام کے مفادات کا خیال ہے اور ہمارے دل میں ان کی بڑی اکثریت کی مصیبتوں کا درد ہے ، لہذا جب ہم عوام کے لئے اپنی جان دیتے ہیں تو یہ موت قابل قدر ہوتی ہے ۔ تاہم ہمیں غیر ضروری قربانیوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے ۔

”عوام کی خدمت کرو“ (۸ / ستمبر ۱۹۴۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

موت سب کو ہی آتی ہے ، لیکن موت اپنی اہمیت کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہے ۔ قدیم چینی ادیب شرما چیئن نے کہا تھا کہ ”حالانکہ موت سب کے لئے اٹل ہے ، یہ تائی پہاڑ سے زیادہ بھاری یا ایک پرکاہ سے زیادہ ہلکی ہو سکتی ہے ۔“ عوام کے لئے جان دینا تائی پہاڑ سے زیادہ بھاری ہے ، لیکن فاشستوں کے لئے کام کرنا اور استحصالیوں اور ظالموں کے لئے مرنا ایک پرکاہ سے بھی زیادہ ہلکا ہے ۔

ایضاً ۔

۱۸ - حب الوطنی اور بین الاقوامیت

کیا ایک کمیونسٹ جو بین الاقوامیت پسند ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ محب وطن بھی ہو سکتا ہے ؟ ہمارا خیال ہے کہ وہ نہ صرف ایسا ہو سکتا ہے بلکہ اسے ایسا ہونا بھی چاہیئے - حب الوطنی کا مخصوص مضمون تاریخی حالات سے متعین ہونا چاہیئے - جاپانی جارحین اور ہٹلر کی بھی اپنی "حب الوطنی" ہے اور ہماری بھی اپنی حب الوطنی ہے - کمیونسٹوں کو سختی سے جاپانی جارحین اور ہٹلر کی "حب الوطنی" کی مخالفت کرنی چاہیئے - ان کے ملکوں نے جو جنگیں شروع کر رکھی ہیں ان کے لحاظ سے جاپان اور جرمنی کے کمیونسٹ شکست پسند ہیں - ہر ممکن طریقے

سے جاپانی جارحین اور ہٹلر کی چھیڑی ہوئی جنگوں کی شکست کو وجود میں لانا جاپانی اور جرمن عوام کے مفاد میں ہے اور شکست جتنی زیادہ مکمل ہو اتنی ہی بہتر ہے - ...... کیونکہ جاپانی جارحین اور ہٹلر کی شروع کی ہوئی جنگیں نہ صرف دنیا کے عوام کو بلکہ خود ان کے اپنے ملکوں کے عوام کو بھی نقصان پہنچا رہی ہیں - بہر حال چین کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ جارحیت کا شکار ہے - اس لئے چینی کمیونسٹوں کو حب الوطنی کو بین الاقوامیت سے مربوط کرنا چاہیئے - ہم بیک وقت بین الاقوامیت پسند بھی ہیں اور محب وطن بھی اور ہمارا نعرہ یہ ہے کہ "مادر وطن کی حفاظت کرنے کے لئے جارحین کے خلاف جنگ کرو" - ہمارے لئے شکست پسندی ایک جرم ہے اور جنگ مزاحمت میں فتح حاصل کرنے کی کوشش کرنا ایک ایسا فرض ہے جس سے گریز ممکن نہیں - کیونکہ مادر وطن کے دفاع کے لئے

جنگ کر کے ھی ھم جارحین کو شکست دے سکتے ھیں اور قومی آزادی حاصل کر سکتے ھیں ۔ اور صرف قومی آزادی حاصل کر کے ھی پرولتاریه اور دوسرے محنت کش عوام کے لئے خود اپنی آزادی حاصل کرنا ممکن ھوگا ۔ چین کی فتح اور حمله آور سامراجیوں کی شکست سے دوسرے ملکوں کے عوام کو مدد ملیگی ۔ چنانچه قومی آزادی کی جنگوں میں حب الوطنی دراصل عملی بین الاقوامیت ھوتی ھے ۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

یه کس قسم کا جذبه ھے جو ایک غیر ملکی کو بے غرضی کے ساتھ چینی عوام کی آزادی کے مقصد کو اپنے ھی مقصد کی طرح اپنانے پر آماده کرتا ھے؟ یه بین الاقوامیت کا جذبه ھے ، کمیونزم کا جذبه ھے جس سے ھر چینی کمیونسٹ کو سیکھنا چاھیئے ۔ ......ھمارے لئے ضروری ھے که تمام سرمایه دار

ممالک کے پرولتاریه کے ساتھ ، یعنی جاپان ، برطانیه ، امریکه ، جرمنی ، اٹلی اور دوسرے تمام سرمایه دار ممالک کے پرولتاریه کے ساتھ اتحاد کریں ، کیونکه صرف اسی طریقے سے سامراج کا تخته الٹا جا سکتا ھے ، اپنی قوم اور عوام کو آزادی دلائی جا سکتی ھے اور دنیا کی دوسری اقوام اور عوام کو آزاد کرایا جا سکتا ھے ۔ یه ھے ھماری بین الاقوامیت ، ایسی بین الاقوامیت جس سے ھم تنگ نظر قوم پرستی اور تنگ نظر حب الوطنی دونوں کی مخالفت کرتے ھیں ۔

"نارمن بتھیون کی یاد میں" (۲۱/ دسمبر ۱۹۳۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

مکمل آزادی کے لئے جدوجهد میں مظلوم عوام سب سے پہلے خود اپنی جدوجهد پر بھروسه کرتے ھیں اور بعد میں بین الاقوامی امداد پر ۔ جو عوام خود اپنے انقلاب میں کامیاب ھو چکے ھیں ان کو ان عوام کی مدد کرنی چاھیئے جو ابھی تک اپنی

آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ھیں - یہ ھمارا بین الاقوامی فرض ھے -

افریقی دوستوں کی ملاقات میں بات چیت (۸/ اگست ۱۹۶۳ء) -

سوشلسٹ ممالک بالکل ھی نئی قسم کی ریاستیں ھیں جن میں استحصالی طبقوں کا تختہ الٹ دیا گیا ھے اور محنت کش عوام برسر اقتدار آ گئے ھیں - ان ملکوں کے درمیان تعلقات میں بین الاقوامیت کو حب الوطنی سے مربوط کرنے کے اصول پر عمل کیا جاتا ھے - ھم مشترکہ مفادات اور مشترکہ نصب العین کے رشتوں میں قریبی طور پر منسلک ھیں -

"عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی چالیسویں سالگرہ کی تقریب کے موقع پر سوویت یونین کی سپریم سوویت کے اجلاس میں تقریر" (۶/ نومبر ۱۹۵۷ء) -

سوشلسٹ کیمپ کے ملکوں کے عوام کو متحد ھو جانا چاھیئے، ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ

کے ملکوں کے عوام کو متحد ھو جانا چاھیئے، تمام براعظموں کے عوام کو متحد ھو جانا چاھیئے، تمام امن پسند ممالک کو متحد ھو جانا چاھیئے اور امریکی جارحیت، تسلط، مداخلت یا دھونس کے شکار تمام ملکوں کو متحد ھو جانا چاھیئے اور اس طرح جارحیت اور جنگ کی امریکی سامراجی پالیسیوں کی مخالفت کرنے اور عالمی امن کی حفاظت کرنے کے لئے ایک وسیع ترین متحدہ محاذ قائم کرنا چاھیئے -

"امریکی سامراج کے خلاف پانامہ کے عوام کی منصفانہ محب وطن جدوجہد کی حمایت میں بیان" (۱۲ / جنوری ۱۹۶۴ء) -

چیزیں ھمیشہ نشو و نما پاتی رھتی ھیں - ۱۹۱۱ء کے انقلاب کو صرف پینتالیس سال ھوئے ھیں لیکن چین کی صورت مکمل طور سے تبدیل ھو چکی ھے - مزید پینتالیس سال میں، یعنی ۲۰۰۱ء میں یا اکیسویں صدی کے شروع میں چین میں اور

بھی عظیم تبدیلیاں رونما ہو چکی ہونگی ۔ چین ایک طاقتور سوشلسٹ صنعتی ملک بن چکا ہوگا ۔اور اسے ایسا ہی ہونا چاہئیے ۔ چین چھانوے لاکھ مربع کلومیٹر کے رقبے اور ساٹھ کروڑ کی آبادی کا ملک ہے اور اسے انسانیت کی زیادہ بڑی خدمات انجام دینی چاہئیے تھیں ۔ گذشتہ ایک لمبے عرصے میں اس کی خدمات بہت ہی تھوڑی رہی ہیں ۔ اس کا ہمیں افسوس ہے ۔

لیکن ہمیں منکسرالمزاج ہونا چاہئیے۔ نہ صرف اس وقت ایسا ہونا چاہئیے بلکہ آج سے پینتالیس سال بعد بھی ۔ ہمیں ہمیشہ منکسرالمزاج رہنا چاہئیے ۔ ہم چینیوں کو اپنے بین الاقوامی تعلقات کے سلسلے میں عظیم طاقتی شوونزم سے مستقل مزاجی سے ، مکمل طور پر ، پوری طرح اور بالکل چھٹکارا پا لینا چاہئیے ۔

” ڈاکٹر سن یات سین کی یاد میں “
(نومبر ١٩٥٦ء) ۔

ہمیں کبھی بھی عظیم طاقتی شوونزم کا مغرور رویہ نہیں اپنانا چاہئیے اور اپنے انقلاب کی فتح اور اپنی تعمیر میں کچھ کامیابیوں کی وجہ سے خود پسند نہیں ہونا چاہئیے ۔ ہر ملک ، خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا اپنی اپنی اچھائیاں اور برائیاں رکھتا ہے ۔

” چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں قومی کانگریس میں افتتاحی تقریر“ (١٥/ ستمبر ١٩٥٦ء) ۔

۱۹ - انقلابی شجاعت

یہ فوج ایک ناقابل تسخیر جذبے کی حامل ہے اور تمام دشمنوں پر فتح پانے اور کبھی مغلوب نہ ہونے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے - خواہ کیسی ہی دقتیں اور تکلیفیں کیوں نہ ہوں ، جب تک ایک آدمی بھی باقی ہے وہ لڑتا رہیگا -

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)،
منتخب مضامین ، جلد سوم -

اپنے انداز جنگ کو پوری طرح بروئے کار لاؤ — لڑنے کی ہمت باندھو ، قربانی سے نہ ڈرو ، تھکان سے نہ گھبراؤ اورمسلسل لڑتے جاؤ (یعنی ایک مختصر

عرصے میں بغیر آرام کئے سلسلہ‌وار لڑائیاں لڑتے جاؤ) -

"موجودہ صورت حال اور ہمارے فرائض"
(۲۵/ دسمبر ۱۹۴۷ء)، منتخب مضامین ،
جلد چہارم -

ہم سے پہلے ہزاروں لاکھوں شہیدوں نے عوام کے مفادات کے لئے بہادری کے ساتھ اپنی جانیں دی ہیں - آئیے ، ہم ان کے پرچم کو بلند رکھیں اور ان کے خون سے گل رنگ راستے پر آگے بڑھیں !

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)،
منتخب مضامین ، جلد سوم -

عزم صمیم رکھو ، قربانی سے نہ ڈرو اور فتح حاصل کرنے کے لئے ہر مشکل پر قابو پاؤ -

"بیوقوف بوڑھا جس نے پہاڑوں کو ہٹادیا"
(۱۱/جون ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ،
جلد سوم -

...... شمالی مہم کی ترقی کے نازک لمحے میں کومن تانگ کے حکام نے "پارٹی کی تطہیر" اور

قتل عام کی جو غدارانہ اور عوام دشمن پالیسیاں اختیار کیں انہوں نے اس قومی متحدہ محاذ کو — کو من تانگ ، کمیونسٹ پارٹی اور عوام کے تمام حلقوں کے متحدہ محاذ کو جو چینی عوام کے مقصد آزادی کا اظہار تھا — اور اس کی تمام انقلابی پالیسیوں کو پارہ پارہ کر دیا ۔...... اس کے بعد سے اتحاد کی جگہ خانہ جنگی نے ، جمہوریت کی جگہ آمریت نے اور روشن چین کی جگہ تاریک چین نے لے لی ۔ لیکن چینی کمیونسٹ پارٹی اور چینی عوام نہ تو خوفزدہ ہوئے نہ ہی مغلوب اور نہ ہی صفحۂ ہستی سے مٹ سکے ۔ انہوں نے خود کو سنبھالا ، خون کو پونچھا ، اپنے شہید کامریڈوں کو سپرد خاک کیا اور پھر جنگ میں شریک ہو گئے ۔ انقلاب کے عظیم پرچم کو سربلند رکھتے ہوئے انہوں نے مسلح مزاحمت شروع کی اور چین کے ایک وسیع علاقے میں عوامی حکومتیں قائم کیں ، اصلاح اراضی کی ، ایک عوامی فوج — چینی سرخ فوج قائم

کی اور چینی عوام کی انقلابی قوتوں کو محفوظ کیا اور انہیں توسیع دی ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)،
منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

تم میں بہت سی خوبیاں ہیں اور تم نے بہت بڑی خدمات انجام دی ہیں ، لیکن تمہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ غرور سے کام نہ لو ۔ سب تمہاری عزت کرتے ہیں ، یہ بالکل بجا ہے ، لیکن یہ بات آسانی سے خود پسندی تک لے جاتی ہے ۔ اگر تم خود پسند ہو جاتے ہو ، تم منکسرالمزاج نہیں ہو اور اپنی کوششیں بند کر دیتے ہو اور اگر تم دوسروں کی عزت نہیں کرتے ، کارکنوں اور عوام کی عزت نہیں کرتے تو پھر تم ہیرو اور مثالی آدمی نہ رہو گے ۔ ماضی میں ایسے لوگ دیکھنے میں آئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ تم ان کے نقش قدم پر

نہیں چلو گے ۔

"ہمیں معاشی کام کرنا سیکھنا چاہیئے"
(۱۰/ جنوری ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین،
جلد سوم ۔

دشمن کا صفایا کرنے کی جدوجہد میں اور صنعتی اور زراعتی پیداوار کو بحال کرنے اور ترقی دینے کی جدوجہد میں تم نے بہت سی مشکلات اور مصائب پر قابو پا لیا ہے اور زبردست جرأت، عقلمندی اور پہل قدمی کا مظاہرہ کیا ہے ۔ تم پوری چینی قوم کے لئے مثالی نمونہ ہو، تمام شعبوں میں عوام کے مقصد کی فتح مندانہ پیش قدمی کی ریڑھ کی ہڈی ہو، عوامی حکومت کو سہارا دینے والے ستون اور عوامی حکومت کو عوام سے منسلک کرنے والے پل کی حیثیت رکھتے ہو ۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی
طرف سے قومی جنگی مجاهدوں اور مثالی
مزدوروں کے نمائندوں کے اجلاس کو مبارک
باد کا پیغام (۲۵ / ستمبر ۱۹۵۰ء)۔

چینی قوم دشمن سے اپنے آخری قطرۂ خون تک لڑنے کا جذبہ، اپنے کھوئے ہوئے علاقے اور قومی وقار کو اپنی ہی کوششوں سے دوبارہ حاصل کرنے کا عزم رکھتی ہے، اور قوموں کی برادری میں خود اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی قابلیت رکھتی ہے ۔

"جاپانی سامراج کے خلاف تدابیر"
(۲۷/دسمبر ۱۹۳۵ء)، منتخب مضامین،
جلد اول ۔

۲۰ ـ محنت اور کفایت شعاری سے ملک کی تعمیر

ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ہمارے تمام کارکن اور ہمارے تمام عوام ہمیشہ اس بات کو اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ ہمارا ملک ایک بڑا سوشلسٹ ملک ہے ، لیکن معاشی طور سے پسماندہ اور غریب ملک بھی ہے اور یہ ایک بڑا تضاد ہے ـ چین کو توانگر اور مضبوط بنانے کے لئے دسیوں سالوں کی کٹھن جدوجہد کی ضرورت ہے ، جس میں دوسری چیزوں کے علاوہ سخت کفایت شعاری پر عمل کرنے کی کوشش اور فضول خرچی کے خلاف جدوجہد ، یعنی محنت اور کفایت شعاری کے ذریعے اپنے ملک کی تعمیر کرنے کی

پالیسی پر عمل کرنا شامل ہوگا ـ

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷ / فروری ۱۹۵۷ء) ـ

فیکٹریوں اور دکانوں اور تمام ریاستی ملکیت کے اور امداد باہمی کے ، اور دوسرے تمام اداروں کو چلانے میں محنت اور کفایت شعاری سے کام لینا چاہیئے ـ محنت اور کفایت شعاری کے اصول کی پابندی ہر چیز میں کی جانی چاہیئے ـ کفایت کا یہ اصول سوشلسٹ معاشیات کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے ـ چین ایک بڑا ملک ہے ، لیکن یہ اب بھی بہت غریب ہے ـ چین کو خوشحال بنانے میں دسیوں سال لگینگے ـ اس کے بعد بھی ہمیں محنت اور کفایت شعاری کے اصول کی پابندی کرنی ہوگی ـ لیکن یہ آنے والے دسیوں سالوں میں ، حالیہ چند پنج سالہ منصوبوں کے دوران ہی ہے کہ ہمیں محنت اور کفایت شعاری کا خاص طور سے پرچار

کرنا چاهیئے اور کفایت پر خاص توجه دینی چاهیئے -

"انجمن امداد باهمی کو محنت اور کفایت شعاری سے چلانا" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) -

هم جهاں بهی هوں ، همیں اپنی افرادی قوت اور مادی وسائل کو انتهائی عزیز رکهنا چاهیئے اور هرگز کوتاه اندیشی سے کام نهیں لینا چاهیئے اور چیزوں کو ضائع کرنے اور فضول خرچی کرنے میں مبتلا نهیں هونا چاهیئے - هم جهاں بهی هوں ، همیں اپنے کام کے پهلے سال سے هی آئنده آنے والے بهت سے سالوں کو ذهن میں رکهنا چاهیئے ، طویل جنگ جیسے برقرار رکهنا هے ، جوابی حمله اور دشمن کو نکال دئے جانے کے بعد تعمیر نو کے کام کا خیال رکهنا چاهیئے - ایک طرف تو کبهی بهی اسراف بیجا اور فضول خرچی سے بچنا چاهیئے ، اور دوسری طرف سرگرمی سے پیداوار کو وسیع کرنا

چاهیئے - اس سے پهلے بعض مقامات میں لوگوں کو بهت تکلیف اٹهانی پڑی تهی ، کیونکه انهوں نے دور اندیشی سے کام نهیں لیا تها اور افرادی قوت اور مادی وسائل میں بچت اور پیداوار کی توسیع کی طرف توجه نهیں دی تهی - یه ایک سبق هے ، اب اس کی طرف توجه دینی چاهیئے -

"همیں معاشی کام کرنا سیکهنا چاهیئے" (۱۰/جنوری ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم -

زرعی پیداوار اور چهوٹے قصبوں میں صنعتی پیداوار کی بحالی اور ترقی کو تیز کرنے کی غرض سے جاگیردارانه نظام کے خاتمے کے لئے اپنی جدوجهد کے دوران همیں پیداوار اور معاش کے تمام کارآمد ذرائع کو محفوظ رکهنے کی پوری کوشش کرنی چاهیئے - کسی کے ان کو تباه کرنے یا ضائع کرنے کے خلاف سخت اقدامات کرنے چاهئیں ، کهانے پینے میں اسراف بیجا کی مخالفت

کرنی چاهیئے اور کفایت شعاری اور کم خرچی پر توجه دینی چاهیئے -

"شانسی-سوئی یوان آزاد علاقے میں کارکنوں کی کانفرنس میں تقریر" (یکم اپریل ۱۹۴۸ء)، منتخب مضامین، جلد چهارم -

همارى حکومت کے اخراجات میں کفایت شعاری کو رهنما اصول هونا چاهیئے - تمام سرکاری کارکنوں پر یه واضح کر دینا چاهیئے که رشوت ستانی اور فضول خرچی بهت بڑے جرائم هیں - رشوت ستانی اور فضول خرچی کے خلاف همارى مهموں کے پهلے هی کچھ اچھے نتائج حاصل هو چکے هیں ، لیکن مزید کوششوں کی ضرورت هے - همارے حساب دانی کے نظام کو جنگ اور انقلابی مقصد کے لئے اور همارى معاشی تعمیر کے لئے پائی پائی بچانے کے اصول کے تابع هونا چاهیئے -

"همارى معاشی پالیسی" (۲۳/جنوری ۱۹۳۴ء)، منتخب مضامین ، جلد اول -

حال هی میں همارے عملے کے بهت سے ارکان میں ایک خطرناک رجحان پیدا هو چلا هے — عوام کی خوشیوں اور مصائب میں حصه لینے سے احتراز برتنا ، ذاتی شهرت اور فائده حاصل کرنے کی فکر کرنا - یه بهت برا هے - اس پر قابو پانے کا ایک طریقه یه هے که پیداوار بڑهانے اور کفایت شعاری پر عمل کرنے کی همارى تحریک کے دوران اپنی تنظیموں کو ساده بنایا جائے اور کارکنوں کا نچلی سطحوں پر تبادله کیا جائے ، تاکه ان کی کافی تعداد پیداوار کے کام میں لگ جائے -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/فروری ۱۹۵۷ء) -

فوج نے خود اپنی کفالت کے لئے جو پیداواری کام کیا هے اس سے نه صرف فوج کے حالات زندگی بهتر هو گئے هیں اور عوام کا بوجھ هلکا هو گیا هے ، اور اس طرح فوج کو مزید وسعت دینا ممکن هو گیا

ہے ، بلکہ اس سے دوسرے بہت سے فوری ضمنی نتائج بھی حاصل ہوئے ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) افسروں اور سپاہیوں کے درمیان بہتر تعلقات ۔ پیداواری محنت میں افسر اور سپاہی ایک ساتھ حصہ لیتے ہیں اور بھائیوں کی طرح ہو گئے ہیں ۔

(۲) جسمانی محنت کی جانب بہتر رویہ ۔ ...... جب سے فوج نے خود اپنی کفالت کے لئے پیداوار شروع کی ہے ، محنت کی طرف رویہ بہتر ہو گیا ہے اور کام چوری کی بری عادت کی اصلاح کر لی گئی ہے ۔

(۳) قوی تر نظم و ضبط ۔ پیداوار میں محنت کا نظم و ضبط جنگ میں اور فوجی زندگی میں نظم و ضبط کو کمزور کرنے کی بجائے اسے مضبوط بناتا ہے ۔

(۴) فوج اور عوام کے درمیان بہتر تعلقات ۔ ایک دفعہ فوج جب خود اپنے لئے "خانہ داری" کا

کام شروع کر دیتی ہے تو عوام کی جائداد پر دست درازی کا واقعہ بہت کم یا کبھی نہیں ہوتا ۔ جب پیداوار میں فوج اور عوام محنت کا تبادلہ کرتے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تو ان کے درمیان دوستی مزید مضبوط ہو جاتی ہے ۔

(۵) فوج میں حکومت کے متعلق شکایت کم ہو جاتی ہے اور دونوں کے درمیان تعلقات بہتر ہو جاتے ہیں ۔

(۶) عوام کی عظیم پیداواری تحریک میں مہمیز ۔ ایک دفعہ فوج پیداوار میں مصروف ہوتی ہے تو حکومت اور دوسری تنظیموں کے لئے بھی ایسا ہی کرنے کی ضرورت زیادہ عیاں ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ جوش و خروش سے ایسا کرتی ہیں ۔ پھر یہ کہ پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے پورے عوام کی ہمہ گیر تحریک کی ضرورت بھی قدرتی طور پر زیادہ عیاں ہو

جاتی ھے اور اس پر بھی زیادہ جوش و خروش سے عمل ھوتا ھے ۔

"خود اپنی کفالت کے لئے فوج کی پیداوار میں شرکت اور طرز فکر اورطرز عمل کی اصلاح اور پیداوار کے لئے عظیم تحریکوں کی اھمیت" (۲۷ / اپریل ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

کچھ لوگ کہتے ھیں کہ اگر فوجی یونٹ پیداوار کے کام میں لگ جائیں تو وہ لڑنے یا تربیت حاصل کرنے کے قابل نہ رھینگے اور یہ کہ اگر حکومت اور دوسری تنظیمیں ایسا کریں تو وہ خود اپنا کام کرنے کے قابل نہ رھینگی ۔ یہ ایک غلط دلیل ھے ۔ حالیہ چند سالوں میں ھمارے سرحدی علاقوں کے فوجی یونٹوں نے بڑے پیمانے پر پیداواری محنت میں حصہ لیا ھے اور اپنے لئے کافی غذا اور لباس مہیا کیا ھے اور اس کے ساتھ ھی ساتھ اپنی تربیت اور سیاسی مطالعے اور پڑھنے لکھنے کے کورس پہلے سے کہیں زیادہ کامیابی سے چلائے ھیں اور اب فوج میں اور فوج اور عوام کے درمیان اتحاد پہلے سے کہیں زیادہ بہتر ھو گیا ھے ۔ پچھلے سال اگرچہ محاذ جنگ پر وسیع پیمانے کی پیداوار کی تحریک جاری تھی ، لیکن پھر بھی جنگ میں عظیم کامیابیاں حاصل ھوئی تھیں اور اس کے علاوہ ایک وسیع فوجی تربیتی تحریک بھی شروع کی گئی تھی ۔ اور پیداوار کی بدولت حکومت اور دوسری تنظیموں کے عملے کے ارکان ایک بہتر زندگی گزارتے ھیں اور زیادہ انہماک اور قابلیت کے ساتھ کام کرتے ھیں ۔ سرحدی علاقے اور محاذ جنگ دونوں جگہوں پر یہ ھی حالت ھے ۔

"ھمیں معاشی کام کرنا سیکھنا چاھیئے" (۱۰/جنوری ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین، جلد سوم ۔

۲۱ - خود انحصاری اور کٹھن جدوجہد

ہماری پالیسی کس بنیاد پر قائم ہونی چاہیئے؟ یہ ہماری اپنی طاقت پر قائم ہونی چاہیئے اور اس کا مطلب اپنی ہی کوششوں سے نئی زندگی حاصل کرنا ہے - ہم تنہا نہیں ہیں - سامراج کے مخالف دنیا کے تمام ممالک اور عوام ہمارے دوست ہیں - اس کے باوجود ہم اپنی ہی کوششوں سے نئی زندگی حاصل کرنے پر زور دیتے ہیں ، ہم ان قوتوں پر بھروسہ کرکے جنہیں ہم خود منظم کرتے ہیں ، تمام چینی اور غیر ملکی رجعت پسندوں کو شکست دے سکتے ہیں -

"جاپان کے خلاف جنگ مزاحمت میں فتح کے بعد کی صورت حال اور ہماری پالیسی" (۱۳/اگست ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

ہم خود انحصاری کے حق میں ہیں - ہم غیر ملکی امداد کی امید رکھتے ہیں لیکن اس پر تکیہ نہیں کر سکتے - ہم اپنی ہی کوششوں پر ، پوری فوج اور سارے عوام کی تخلیقی قوت پر بھروسہ کرتے ہیں -

"ہمیں معاشی کام کرنا سیکھنا چاہیئے" (۱۰ / جنوری ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین، جلد سوم -

ملک گیر فتح حاصل کرنا دس ہزار لی کے لمبے مارچ میں محض پہلا قدم ہے - ...... چینی انقلاب عظیم ہے لیکن انقلاب کے بعد کی راہ زیادہ لمبی ہوگی ، کام زیادہ عظیم اور زیادہ دشوار ہوگا- پارٹی میں اس بات کی وضاحت ابھی کر دینی چاہیئے - اپنے کام کے انداز میں منکسرالمزاج اور محتاط رہنے اور غرور اور جلد بازی سے پاک رہنے میں کامریڈوں کی لازمی مدد کی جانی چاہیئے - سادہ زندگی اور سخت جدوجہد کے انداز کو قائم رکھنے

میں بھی کامریڈوں کی لازمی مدد کی جانی چاہیئے -

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں مرکزی کمیٹی کے دوسرے مکمل اجلاس میں رپورٹ" (٥ / مارچ ١٩٤٩ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

ہمیں خوش قسمتی سے، سخت اور شدید جدوجہد کے بغیر ،پسینہ اور خون بہائے بغیر آسانی سے فتوحات حاصل کرنے کے تمام خیالات کو اپنے کارکنوں کے ذہنوں سے مکمل طور پر نکال دینا چاہیئے -

"شمال مشرق میں مضبوط اڈے کے علاقے قائم کرو" (٢٨ / دسمبر ١٩٤٥ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

عالمی ترقی کے حقائق اور تابندہ مستقبل کے بارے میں ہمیں عوام میں متواتر پروپیگنڈہ کرتے رہنا چاہیئے ، تاکہ ان میں فتح کے لئے اعتماد پیدا ہو - اس کے ساتھ ھی ہمیں عوام کو اور اپنے

کامریڈوں کو بتا دینا چاہیئے کہ ہماری راہ میں بہت سے پیچ و خم بھی ہونگے - انقلاب کی راہ میں ابھی تک بہت سی رکاوٹیں اور مشکلات ھیں - ہماری پارٹی کی ساتویں کانگریس نے یہ پیش بینی کر دی تھی کہ مشکلات بہت سی ہونگی ، کیونکہ ہم نے یہ ھی بہتر سمجھا تھا کہ مشکلات کی زیادہ پیش بینی کریں نہ کہ کم - کچھ کامریڈ مشکلات کے متعلق زیادہ سوچنا پسند نہیں کرتے - لیکن مشکلات بھی حقائق ھیں - ہمیں جتنی مشکلات ہوں اتنی ھی تسلیم کرنی چاہئیں اور ہمیں "عدم تسلیم کی پالیسی" نہیں اپنانی چاہیئے - ہمیں مشکلات تسلیم کرنی ، ان کا تجزیہ کرنا اور ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے - دنیا میں کوئی سیدھا راستہ نہیں ہوتا - ہمیں ایک پرپیچ و پرخم راہ پر چلنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور سستے داموں چیزیں حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے - یہ ہرگز تصور نہیں کرنا چاہیئے

که کسی دن صبح صبح تمام رجعت پسند خود بخود گھٹنے ٹیک دینگے - مختصراً مستقبل روشن ضرور ھے ، لیکن راسته پر پیچ و پرخم ھے - ھمارے آگے ابھی اور بہت سی مشکلات ھیں جن کو ھمیں ھرگز نظر انداز نہیں کرنا چاھیئے - تمام عوام کے ساتھ ایک مشترکه کوشش میں متحد ھوکر ھم یقیناً تمام مشکلات پر قابو پا سکتے ھیں اور فتح حاصل کر سکتے ھیں -

"چنگ کنگ مذاکرات کے بارے میں" (۱۷/اکتوبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

جو کوئی بھی محض روشن پہلو کو دیکھتا ھے لیکن مشکل پہلو کو نہیں دیکھتا ، وہ پارٹی کے فرائض کی تکمیل کے لئے موثر طور سے جدوجہد نہیں کر سکتا -

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم -

سماج کی دولت مزدور ، کسان اور محنت کش دانشور خود تخلیق کرتے ھیں - اگر وہ اپنی تقدیر خود اپنے ھاتھوں میں لے لیں ، ساتھ ھی ایک مارکسی لیننی راہ عمل کی پیروی کریں اور مسائل سے گریز کرنے کی بجائے ان کو حل کرنے کا ایک سرگرم رویه اختیار کریں ، تو دنیا میں کوئی بھی مشکل ایسی نہیں جس پر وہ قابو نه پا سکتے ھوں -

"سیکرٹری پیش قدمی کرتا ھے اور پارٹی کے تمام اراکین انجمن امداد باھمی کو چلانے میں مدد دیتے ھیں" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) -

پوری پارٹی کے کامریڈوں کو ان سب باتوں کا پوری طرح جائزہ لینا چاھیئے اور غیر متزلزل ارادے کے ساتھ اور منصوبه بند طریقے سے تمام مشکلات پر قابو پانے کے لئے تیار رھنا چاھیئے - رجعت پسند قوتوں کو اور ھمیں دونوں کو مشکلات درپیش ھیں - لیکن رجعت پسند قوتوں کی مشکلات ناقابل

عبور هیں ، کیونکه وه قریب المرگ قوتیں هیں اور کوئی مستقبل نہیں رکھتیں - هماری مشکلات پر قابو پایا جا سکتا هے ، کیونکه هم نئی ابھرتی هوئی قوتیں هیں اور ایک تابنده مستقبل رکھتے هیں -

"چینی انقلاب کے نئے فراز کا خیر مقدم کرو" (یکم فروری ۱۹۴۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

مشکل کے وقت همارے کامریڈوں کو اپنی کامیابیوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاهیئے ، روشن مستقبل پر نظر رکھنی چاهیئے اور جرأت پکڑنی چاهیئے -

"عوام کی خدمت کرو" (۸ / ستمبر ۱۹۴۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم -

نئی ابھرتی هوئی چیزوں کو اپنی ترقی کے دوران همیشه مشکلات اور هزیمتیں برداشت کرنی پڑتی هیں - یه خیال کرنا محض خوش فہمی هے

که سوشلزم کے مقصد کے راستے میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں اور اس میں مشکلات اور هزیمتوں یا زبردست کوششوں کے بغیر آسانی سے فتح حاصل هو سکتی هے -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/فروری ۱۹۵۷ء) -

بعض اوقات انقلابی جدوجهد میں مشکلات موافق حالات سے زیاده وزنی هوتی هیں اور اس وقت وه تضاد کا اصل پہلو هوتی هیں اور موافق حالات ثانوی پہلو هوتے هیں - لیکن انقلابی اپنی کوششوں سے رفته رفته ان مشکلات پر قابو پا سکتے هیں اور ایک نئی موافق صورت حال پیدا کر سکتے هیں - اس طرح ایک مشکل صورت حال موافق صورت حال کو جگه دے دیتی هے -

"تضاد" (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

کام کیا ہوتا ہے ؟ کام جدوجہد ہے ۔ ان جگہوں پر مشکلات اور مسائل ہوتے ہیں جن پر قابو پانے اور جن کو حل کرنے کے لئے ہماری ضرورت پڑتی ہے ۔ ہم وہاں ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے کام کرنے اور جدوجہد کرنے جاتے ہیں ۔ ایک اچھا کامریڈ وہ ہے جو اس جگہ جانے کا زیادہ مشتاق ہے جہاں مشکلات زیادہ ہیں ۔

"چنگ کنگ مذاکرات کے بارے میں" (۱۷ / اکتوبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

ایک قدیم چینی فرضی کہانی ہے جو "بیوقوف بوڑھا جس نے پہاڑوں کو ہٹا دیا" کے نام سے مشہور ہے ۔ یہ کہانی ایک بوڑھے آدمی کا حال بیان کرتی ہے جو بہت پہلے شمالی چین میں رہتا تھا اور جسے لوگ "شمالی پہاڑ کا بیوقوف بوڑھا" کہتے تھے ۔ اس کے گھر کا رخ جنوب کی طرف تھا اور اس کے دروازے کے سامنے دو بڑی چوٹیاں تائی

ہانگ اور وانگ او راستہ روکے کھڑی تھیں ۔ اس نے بڑے عزم کے ساتھ کدال سے ان پہاڑوں کو کھودنے میں اپنے بیٹوں کی رہنمائی کی ۔ ایک اور بوڑھے آدمی نے جو کہ "عقلمند بوڑھا" کہلاتا تھا انہیں دیکھا اور مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ "تم کس قدر بیوقوفی کا کام کر رہے ہو ! تم چند لوگوں کے لئے ان دو بڑے پہاڑوں کو کھودنا بالکل ناممکن ہے ۔" بیوقوف بوڑھے نے جواب دیا کہ "جب میں مر جاؤنگا تو میرے بیٹے اس کام کو جاری رکھینگے ۔ جب وہ مر جائینگے تو میرے پوتے ہونگے اور پھر ان کے بیٹے اور پوتے باقی رہ جائینگے اور اس طرح یہ لامتناہی سلسلہ چلتا رہیگا ۔ اور یہ پہاڑ جتنے اونچے ہیں اس سے زیادہ اونچے نہیں ہو سکتے اور جتنا ہم کھودیں اتنے ہی یہ نیچے ہو جائینگے ۔ ہم انہیں کیوں نہیں صاف کر سکتے ؟" عقلمند بوڑھے کے غلط نظریے کی تردید کرنے کے بعد اپنے یقین میں متزلزل ہوئے بغیر وہ ہر

روز کھدائی کرتا رہا ۔ اس پر خدا کو ترس آ گیا اور اس نے دو فرشتے نیچے بھیج دئے جو پہاڑوں کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لے گئے ۔ آج چینی عوام بھی دو بڑے بڑے پہاڑوں کے نیچے دبے ھوئے ھیں ۔ ایک سامراج ھے اور دوسرا جاگیرداری ۔ چینی کمیونسٹ پارٹی بہت پہلے ھی ان کو اکھاڑنے کا ارادہ کر چکی ھے ۔ ھمیں لازمی مستقل مزاج رہنا چاھیئے اور لگاتار کام کرتے رہنا چاھیئے اور ھم بھی خدا کے دل کو متاثر کرینگے ۔ ھمارا خدا سارے چینی عوام کے سوا کوئی اور نہیں ھے ۔ اگر وہ اٹھ کھڑے ھوں اور ھمارے ساتھ ملکر کھدائی کریں تو یہ دو پہاڑ کیسے صاف نہیں کئے جاسکتے ؟

"بیوقوف بوڑھا جس نے پہاڑوں کو ہٹا دیا" (۱۱ / جون ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

۲۲ ۔ انداز فکر اور طریقۂ کار

انسانیت کی تاریخ ضرورت کی قلمرو سے آزادی کی قلمرو تک ایک مسلسل ارتقا کی تاریخ ھے ۔ یہ عمل کبھی ختم نہ ھوگا ۔ کسی بھی سماج میں جس میں طبقات موجود ھیں طبقاتی کشمکش کبھی ختم نہ ھوگی ۔ غیر طبقاتی سماج میں نئے اور پرانے ، سچ اور جھوٹ کے درمیان کشمکش کبھی ختم نہ ھوگی ۔ پیداوار کے لئے جدوجہد اور سائنسی تجربے کے میدانوں میں انسانیت متواتر ترقی کرتی رھتی ھے اور فطرت بھی متواتر تبدیل ھوتی رھتی ھے ۔ یہ دونوں چیزیں کبھی ایک ھی معیار پر قائم نہیں رھتیں ۔ اس لئے انسان کو مسلسل تجربے کی تلخیص کرنی ھوتی ھے اور

متواتر انکشاف ، ایجاد ، تخلیق اور ترقی کرتی هوتی هے - جمود ، قنوطیت ، سکون اور آسوده خاطری کے تمام خیالات غلط هیں - یه اس وجه سے غلط هیں که یه نه تو پچھلے تقریباً دس لاکھ سالوں کے سماجی ارتقا کے تاریخی حقائق سے میل کھاتے هیں اور نه هی فطرت کے ان تاریخی حقائق سے میل کھاتے هیں جو همیں اس وقت تک معلوم هیں (یعنی وه فطرت جو اجرام فلکی ، کرهٔ ارض ، حیات اور فطرت کے دوسرے مظاهر کی تاریخ میں ظاهر هوئی هے) -

اس عبارت کا حواله "تیسری قومی عوامی کانگریس کے پهلے اجلاس میں حکومت کے کام کے بارے میں وزیر اعظم چواین لائی کی رپورٹ" میں دیا گیا هے ، "عوامی روزنامه" ، ۳۱/دسمبر ۱۹۶۴ء -

طبیعی سائنس آزادی کے لئے جدوجهد میں انسان کا ایک هتھیار هے - سماج میں آزادی حاصل

کرنے کے مقصد کے لئے سماج کو سمجھنے ، تبدیل کرنے اور سماجی انقلاب برپا کرنے کے لئے انسان کو سماجی سائنس استعمال کرنی چاهیئے - فطرت کی دنیا میں آزادی حاصل کرنے کے مقصد کے لئے فطرت کو سمجھنے ، تسخیر کرنے اور تبدیل کرنے کے لئے انسان کو طبیعی سائنس استعمال کرنی چاهیئے اور اس طرح اسے فطرت سے آزادی حاصل کرنی چاهیئے -

سرحدی علاقے کی طبیعی سائنس کی تحقیقاتی انجمن کے افتتاحی اجلاس میں تقریر (۵ / فروری ۱۹۴۰ء) -

مارکسی فلسفه کی جدلیاتی مادیت دو نمایاں خصوصیات رکھتی هے - ایک اس کی طبقاتی نوعیت هے : یه کھلے بندوں اعلان کرتی هے که جدلیاتی مادیت پرولتاریه کی خدمت کے لئے هے - دوسری اس کی عملیت هے : یه عمل پر نظریے کے انحصار پر زور دیتی هے ، اور یه اس بات پر زور

دیتی ھے کہ نظریہ عمل پر مبنی ھے اور مڑ کر عمل کی ھی خدمت کرتا ھے ۔

"عمل" (جولائی ۱۹۳۷ء) ، منتخب
مضامین ، جلد اول ۔

مارکسی فلسفہ سمجھتا ھے کہ زیادہ اھم مسئلہ معروضی دنیا کے قوانین کو سمجھنے اور اس طرح اس کی تشریح کرنے کے قابل ھونے میں پوشیدہ نہیں ھے ، بلکہ دنیا کو سر گرمی سے تبدیل کرنے کے لئے معروضی قوانین کے علم کا اطلاق کرنے میں ھے ۔

ایضاً ۔

صحیح خیالات کہاں سے آتے ھیں ؟ کیا وہ آسمان سے نازل ھوتے ھیں ؟ نہیں ۔ کیا وہ ذھن میں پیدائشی طور پر موجود ھوتے ھیں ؟ نہیں ۔ وہ سماجی عمل سے اور صرف اسی سے آتے ھیں ۔ وہ تین قسم کے سماجی عمل یعنی پیداوار کے لئے

جدوجہد ، طبقاتی کشمکش اور سائنسی تجربے سے آتے ھیں ۔

"صحیح خیالات کہاں سے آتے ھیں ؟"
(مئی ۱۹۶۳ء) ۔

یہ انسان کا سماجی وجود ھی ھے جو اس کی فکر کا تعین کرتا ھے ۔ ایک بار عوام ترقی یافتہ طبقے کی نمائندگی کرنے والے صحیح خیالات کو اپنی گرفت میں لے لیتے ھیں تو یہ خیالات ایک ایسی مادی قوت بن جاتے ھیں جو کہ سماج کو اور دنیا کو تبدیل کر دیتی ھے ۔

ایضاً ۔

انسان اپنے سماجی عمل میں مختلف قسم کی جدوجہد میں مصروف ھوتا ھے اور اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں دونوں سے گراں‌مایہ تجربہ حاصل کرتا ھے ۔ معروضی خارجی دنیا کے بےشمار مظاھر انسان کے ذھن میں اس کے پانچ اعضائے حس ، یعنی دیکھنے ، سننے ، سونگھنے ، چکھنے اور چھونے کے اعضا

کے ذریعے منعکس ہوتے ہیں۔ شروع میں علم ادراکی ہوتا ہے ۔ جب کافی ادراکی علم جمع ہو جاتا ہے تو تعقلی علم یعنی خیالات کی طرف زقند واقع ہوتی ہے ۔ وقوف میں ایک عمل یہ ہوتا ہے ۔ وقوف کے پورے عمل میں یہ پہلا مرحلہ ہے ، یعنی معروضی مادے سے موضوعی شعور تک ، وجود سے خیالات تک لے جانے والا مرحلہ ہے ۔ اس مرحلے پر ابھی تک یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آیا کسی کا شعور یا خیالات (بشمول نظریات ، پالیسیاں ، منصوبے ، اقدامات وغیرہ وغیرہ) معروضی خارجی دنیا کے قوانین کی صحیح طور سے عکاسی کرتے ہیں یا نہیں ، جس مرحلے میں ابھی تک یہ تصدیق کرنا ممکن نہیں ہے کہ آیا یہ صحیح ہیں یا نہیں ۔ عمل وقوف میں دوسرا مرحلہ اس کے بعد آتا ہے ، یعنی شعور سے پھر مادے کی طرف ، خیالات سے واپس وجود کی طرف لے جانے والا مرحلہ ، جس میں پہلے مرحلے میں حاصل کئے ہوئے علم

کا سماجی عمل پر اطلاق یہ تحقیق کرنے کے لئے کیا جاتا ہے کہ آیا یہ نظریات ، پالیسیاں ، منصوبے ، اقدامات وغیرہ وغیرہ متوقع کامیابی حاصل کرتے ہیں یا نہیں ۔ عام طور سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ جو کامیاب ہوتے ہیں صحیح ہوتے ہیں اور وہ جو ناکام ہوتے ہیں غلط ہوتے ہیں ، اور یہ بات فطرت کے ساتھ انسان کی جدوجہد کے لئے خاص طور سے صحیح ہے ۔ سماجی کشمکش میں ترقی یافتہ طبقے کی نمائندگی کرنے والی قوتیں بعض اوقات شکست کھا جاتی ہیں اس لئے نہیں کہ ان کے خیالات غلط ہیں بلکہ اس لئے کہ کشمکش میں مصروف قوتوں کے توازن میں وہ فی الحال اتنی طاقتور نہیں ہیں جتنی کہ رجعت پسندی کی قوتیں ۔ اس لئے وہ عارضی طور سے شکست کھا جاتی ہیں ، لیکن وہ یقیناً جلد یا بدیر فتحیاب ہونگی ۔ انسان کا علم عمل کی آزمائش سے ہو کر ایک اور زقند لیتا ہے ۔ یہ زقند پچھلی زقند سے

زیادہ اہم ہوتی ہے - کیونکہ صرف اسی زقند سے یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ وقوف کی پہلی زقند یعنی معروضی خارجی دنیا کی عکاسی کرنے کے دوران تشکیل کئے ہوئے خیالات ، نظریات ، پالیسیاں ، منصوبے، اقدامات وغیرہ وغیرہ صحیح ہیں یا غلط - صداقت کو پرکھنے کا اس کے سوا کوئی اور طریقہ نہیں ہے -

ایضاً -

اکثر صحیح علم مادے سے شعور تک پہنچنے اور پھر مادے کی طرف لوٹنے یعنی عمل سے علم تک پہنچنے اور پھر عمل کی طرف لوٹنے کے سلسلے کی بہت سی تکراروں کے بعد ہی حاصل کیا جا سکتا ہے - یہ ہے مارکسزم کا نظریۂ علم ، جدلیاتی مادیت کا نظریۂ علم -

ایضاً -

جو کوئی بھی کسی چیز کو جاننا چاہتا ہے اس چیز سے اتصال میں آنے ، یعنی اس چیز کے

ماحول میں رہنے (عمل کرنے) کے علاوہ اس کے پاس ایسا کرنے کا کوئی اور طریقہ نہیں - ...... اگر آپ علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو حقیقت کو تبدیل کرنے کے عمل میں لازمی حصہ لینا ہوگا - اگر آپ ناشپاتی کا ذائقہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اسے لازمی خود ہی کھا کر ناشپاتی کو تبدیل کرنا ہوگا - ...... اگر آپ انقلاب کا نظریہ اور اس کے طریقے جاننا چاہتے ہیں ، تو آپ کو لازمی انقلاب میں حصہ لینا ہوگا- تمام حقیقی علم براہ راست تجربے سے شروع ہوتا ہے -

"عمل" (جولائی ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

علم عمل سے شروع ہوتا ہے ، اور نظری علم جو عمل سے حاصل کیا جاتا ہے ، اسے پھر عمل کی طرف لوٹنا ہوتا ہے - علم کا عملی کام اپنے آپ کو نہ صرف ادراکی علم سے تعقلی علم کی جانب

عملی زقند میں ظاہر کرتا ہے ، بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسے خود کو تعقلی علم سے انقلابی عمل کی جانب زقند میں ظاہر کرنا چاہیئے ۔

ایضاً ۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ جب آپ کوئی کام کرتے ہیں ، تو جب تک آپ اس کے حقیقی حالات ، اس کی نوعیت اور دوسری چیزوں سے اس کے تعلقات نہ سمجھتے ہوں تو آپ اس چیز کے قوانین کا علم حاصل نہیں کر سکینگے یا یہ نہیں جان سکینگے کہ اسے کس طرح کیا جائے یا اسے اچھی طرح کرنے کے قابل نہ ہو سکینگے ۔

”چین کی انقلابی جنگ میں حکمت عملی کے مسائل“ (دسمبر ۱۹۳۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

اگر ایک شخص اپنے کام میں کامیاب ہونا چاہتا ہے ، یعنی متوقع نتائج حاصل کرنا چاہتا

ہے تو اسے اپنے خیالات کو لازمی معروضی خارجی دنیا کے قوانین کی مطابقت میں لانا چاہیئے ۔ اگر یہ خیالات معروضی خارجی دنیا کے قوانین کے مطابق نہیں ہیں تو وہ اپنے عمل میں ناکام رہیگا۔ ناکامی کے بعد وہ اپنے اسباق اخذ کرتا ہے ، اپنے خیالات کو خارجی دنیا کے قوانین کے مطابق بنانے کے لئے ان کی اصلاح کرتا ہے اور اس طرح وہ ناکامی کو کامیابی میں تبدیل کر سکتا ہے ۔ ” ناکامی کامیابی کی ماں ہے “ اور ”ٹھوکریں کھا کر عقل آتی ہے“ ۔ ان ضرب الامثال کا مطلب یہی ہے ۔

”عمل“ (جولائی ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

ہم مارکسی ہیں ، اور مارکسزم سکھاتا ہے کہ ہمیں کسی مسئلے سے نبٹنے میں معروضی حقائق سے شروعات کرنی چاہیئے ، نہ کہ مجرد تعریفوں سے اور ہمیں انہی حقائق کے تجزیے سے

اپنے رہنما اصول ، پالیسیاں اور اقدامات اخذ کرنے چاہئیں -

"ین آن میں ادب و فن کی مجلس مذاکرہ میں تقریر" (مئی ۱۹۴۲ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم -

کام کرنے کا سب سے بنیادی طریقہ جسے تمام کمیونسٹوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے یہ ہے کہ ہم اپنی عملی پالیسیوں کا تعین حقیقی حالات کے مطابق کریں - جب ہم اپنی غلطیوں کے اسباب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام غلطیاں اس وجہ سے سرزد ہوئی تھیں کہ ہم ایک مخصوص وقت اور مقام کی حقیقی صورت حال سے منحرف ہو گئے تھے اور ہم نے اپنی عملی پالیسیوں کا موضوعی طور پر تعین کیا تھا -

"شانسی - سوئی یوان آزاد علاقے میں کارکنوں کی کانفرنس میں تقریر" (یکم اپریل ۱۹۴۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

تصوریت اور مابعدالطبیعیات دنیا میں آسان ترین چیزیں ہیں ، کیونکہ ان کو ماننے والے لوگ معروضی حقیقت کو بنیاد بنائے بغیر یا بات کو معروضی حقیقت کی کسوٹی پر پرکھے بغیر جتنی زیادہ بکواس چاہیں کر سکتے ہیں - دوسری طرف مادیت اور جدلیات کے لئے کوشش درکار ہے - ان کو معروضی حقیقت پر مبنی ہونا اور پرکھا جانا ضروری ہے - اگر کوئی شخص کوشش نہیں کرتا تو اس کے تصوریت اور مابعدالطبیعیات کی طرف پھسل جانے کا امکان ہوتا ہے -

"ہوفنگ انقلاب دشمن ٹولی کے بارے میں مواد" کا تعارفی نوٹ (مئی ۱۹۵۵ء)-

جب ہم کسی چیز کو دیکھیں اس کی اصلیت کی تفتیش کرنی چاہیئے اور اس کی ظاہری صورت کو محض نقیب در سمجھنا چاہیئے اور ایک بار ہم اس در کو پار کر جائیں تو ہمیں اس چیز کی اصلیت پر دسترس حاصل کرنی چاہیئے - تجزیہ کرنے کا

یہی قابل اعتماد اور سائنسی طریقہ ہے ۔

" صرف ایک چنگاری گیاہستان کی آگ شروع کر سکتی ہے" (۵/ جنوری ۱۹۳۰ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

کسی چیز کے ارتقا کا بنیادی سبب خارجی نہیں بلکہ داخلی ہوتا ہے ، یہ اس چیز کے داخلی تضاد میں پنہاں ہوتا ہے ۔ یہ داخلی تضاد ہر ایک چیز میں موجود ہوتا ہے ، چنانچہ اس کی حرکت اور ارتقا کا موجب ہوتا ہے ۔ ہر چیز کا داخلی تضاد اس کے ارتقا کا بنیادی سبب ہوتا ہے، جبکہ دوسری چیزوں کے ساتھ اس کے باہمی روابط و اثرات ثانوی اسباب کی حیثیت رکھتے ہیں ۔

"تضاد" (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

مادی جدلیات کی رو سے خارجی اسباب تبدیلی کی شرط کی حیثیت رکھتے ہیں اور داخلی اسباب تبدیلی کی بنیاد ہوتے ہیں ، اور خارجی اسباب داخلی

اسباب کے ذریعے عمل پذیر ہوتے ہیں ۔ ایک موزوں درجۂ حرارت پر انڈا چوزے میں تبدیل ہو جاتا ہے ، مگر کوئی درجۂ حرارت کسی پتھر کو چوزے میں تبدیل نہیں کر سکتا ، اس وجہ سے کہ ان میں سے ہر ایک کی بنیاد مختلف ہے ۔

ایضاً ۔

مارکسی فلسفہ کہتا ہے کہ وحدت اضداد کا قانون کائنات کا بنیادی قانون ہے ۔ یہ قانون کائنات میں ہر جگہ کارفرما ہوتا ہے ، خواہ وہ عالم فطرت ہو ، انسانی معاشرہ ہو یا آدمی کی فکر ہو ۔ ہر تضاد کی ضدین کے درمیان بیک وقت وحدت بھی ہوتی ہے اور کشمکش بھی اور یہی وہ چیز ہے جو اشیا کی حرکت اور تبدیلی کا باعث ہے ۔ ہر جگہ تضادات موجود ہوتے ہیں ، مگر وہ مختلف اشیا کی مختلف نوعیت کے اعتبار سے مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں ۔ کسی مخصوص مظہر یا چیز میں وحدت اضداد مشروط ، عارضی اور عبوری ہوتی ہے

اور اسی وجہ سے اضافی ہوتی ہے مگر اضداد کی کشمکش مطلق ہوتی ہے ۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷ / فروری ۱۹۵۷ء) ۔

تجزیاتی طریقہ جدلیاتی طریقہ ہوتا ہے ۔ تجزیے سے ہماری مراد اشیا کے تضادات کا تجزیہ کرنا ہوتا ہے ۔ اور صحیح تجزیہ حیات کی گہری واقفیت حاصل کئے بغیر اور متعلقہ تضادات کو حقیقی طور پر سمجھے بغیر ناممکن ہوتا ہے ۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈہ کے کام سے متعلقہ قومی کانفرنس میں تقریر" (۱۲/مارچ ۱۹۵۷ء) ۔

ٹھوس حالات کا ٹھوس تجزیہ بقول لینن "مارکسزم میں سب سے بنیادی چیز ، مارکسزم کی زندہ روح" کی حیثیت رکھتا ہے ۔ تجزیاتی انداز فکر کی کمی کی وجہ سے ہمارے بہت سے کامریڈ پیچیدہ معاملات کی گہرائی تک پہنچنا ، ان کا بار

بار تجزیہ اور مطالعہ کرنا نہیں چاہتے ، بلکہ ایسے سیدھے سادے نتائج اخذ کرنا پسند کرتے ہیں جو یا تو بالکل مثبت ہوتے ہیں یا بالکل منفی۔ ...... آج کے بعد سے ہمیں ایسی حالت سے چھٹکارا پا لینا چاہیئے ۔

"ہمارا مطالعہ اور موجودہ صورت حال" (۱۲ / اپریل ۱۹۴۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

یہ کامریڈ جس طریقے سے مسائل پر نظر ڈالتے ہیں وہ غلط ہے ۔ وہ بنیادی یا اصل پہلوؤں پر نظر نہیں ڈالتے بلکہ غیر بنیادی یا غیراصل پہلوؤں پر زور دیتے ہیں ۔ یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ان غیر بنیادی اور غیراصل پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اور ان سے ایک ایک کرکے نبٹنا چاہیئے ۔ مگر ان کو بنیادی یا اصل پہلو نہیں سمجھنا چاہیئے ورنہ ہم اپنی سمت کھو بیٹھینگے ۔

"زرعی امداد باہمی کے سوال کے بارے میں" (۳۱ / جولائی ۱۹۵۵ء) ۔

اس دنیا میں چیزیں بڑی پیچیدہ ھیں اور ان کا تعین بہت سے عناصر کرتے ھیں - ھمیں مسائل پر صرف ایک پہلو سے نہیں بلکه مختلف پہلوؤں سے نظر ڈالنی چاھیئے -

"چنگ کنگ مذاکرات کے بارے میں" (۱۷ / اکتوبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

صرف وھی لوگ جو مسائل پر موضوعی ، یکطرفه اور سطحی طور پر نظر ڈالتے ھیں جائے وقوع پر پہنچنے کے فوراً ھی بعد ماحول کو معلوم کئے بغیر ، چیزوں کا ان کی کلیت (ان کی تاریخ اور ان کی مجموعی موجودہ حالت) کے اعتبار سے اندازہ کئے بغیر اور چیزوں کی اصلیت (ان کی نوعیت اور ایک چیز کے دوسری چیز سے داخلی تعلقات) تک پہنچے بغیر خود پسندی سے کام لے کر احکام یا ھدایات جاری کرینگے - ایسے لوگوں کا ٹھوکر

کھانا اور گرنا لازمی ھے -

"عمل" (جولائی ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

کسی مسئلے کا مطالعه کرنے میں ھمیں موضوعیت ، یکطرفیت اور سطحیت سے بچنا چاھیئے - موضوعیت کا مطلب مسائل پر معروضیت پسندانه انداز سے نظر نہیں ڈالنا ، یعنی مسائل پر نظر ڈالنے میں مادیت پسندانه نقطهٔ نظر سے کام نہیں لینا ھوتا ھے - میں نے اپنے مضمون "عمل" میں اس مسئلے سے بحث کی ھے - یکطرفیت کا مطلب مسائل پر ھر اعتبار سے نہیں نظر ڈالنا ھوتا ھے - ...... یا یوں کہه لیجئے که صرف جزو کو دیکھنا مگر کل کو نہیں دیکھنا اور درختوں کو دیکھنا مگر جنگل کو نہیں دیکھنا - اس طرح تو کسی تضاد کے حل کا طریقه نکالنا غیر ممکن ھے اور انقلاب کے کاموں کو انجام دینا ، دئے ھوئے کاموں کو اچھی طرح مکمل کرنا یا اندرون پارٹی نظریاتی

کشمکش کو صحیح طور سے آگے چلانا غیر ممکن ھے - جب سن او زو نے فوجی سائنس سے بحث کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ "دشمن کو جان جاؤ اور اپنے آپ کو جان لو اور پھر تم کسی شکست کے خطرے کے بغیر سینکڑوں معرکے سر کر سکتے ھو -" تو وہ جنگ میں دونوں فریقین کا ذکر کر رہے تھے - تھانگ خاندان کے وے چنگ نے بھی یہ کہہ کر یکطرفیت کی غلطی کا اندازہ کر لیا تھا کہ "دونوں فریقین کی باتیں سنو تو تمہارے اندر عقل آ جائیگی - اگر صرف ایک ھی فریق کی سنو تو گمراہ ھو جاؤگے -" مگر ھمارے کامریڈ مسائل پر اکثر یکطرفہ طور پر نظر ڈالتے ھیں ، چنانچہ اس کے نتیجے میں اکثر ان کا رکاوٹوں سے پالا پڑتا ھے - ......

لینن نے کہا ھے :

...... کسی چیز کو حقیقی معنوں میں جاننے کے لئے یہ ضروری ھے کہ ھم اس کے تمام پہلوؤں ، تمام رشتوں اور "وسائل" کا

احاطہ اور مطالعہ کریں - یہ مقصد ھم کبھی مکمل طور پر حاصل نہیں کر سکینگے ، پھر بھی جامعیت کے تقاضے کے تحت غلطیوں اور کٹرپن سے بچا جا سکتا ھے -

ھمیں ان کے الفاظ یاد رکھنے چاھئیں - سطحیت کا مطلب نہ تو کسی تضاد کی خصوصیات کا اس کی جامعیت کے اعتبار سے نہ اس کے ھر ایک پہلو کی خصوصیات کا اندازہ کرنا ھے - اس کا مطلب کسی چیز کی بڑی گہرائی کے ساتھ چھان بین کرنے اور اس کے تضاد کی خصوصیات کا بڑی باریکی سے مطالعہ کرنے کی ضرورت سے انکار کرنا ھے ، بلکہ اس کے برعکس اس کا مطلب صرف دور سے دیکھنے یا ظاھری خطوط کی ایک سرسری سی جھلک دیکھنے کے فوراً بعد تضاد کو حل کرنے (سوال کا جواب دینے ، قضیہ طے کرنے ، کام سے نبٹنے یا کسی فوجی نقل و حرکت کی رہبری کرنے) کی کوشش کرنے لگ جانا ھے - اس طریقۂ کار سے لازماً گڑبڑی پیدا

هو گی - ...... یکطرفیت اور سطحیت دونوں موضوعیت کے هی روپ هیں - اس لئے که تمام معروضی چیزیں دراصل ایک دوسرے سے منسلک اور داخلی قوانین کی تابع هوتی هیں ، مگر چیزوں کی ان کے حقیقی روپ میں عکاسی کرنے کے کام کا بیڑا اٹھانے کے بجائے کچھ لوگ محض چیزوں پر یکطرفه یا سطحی طور پر هی نظر ڈالتے هیں اور نه تو ان کے باهمی روابط کو جانتے هیں نه ان کے داخلی قوانین کو ، چنانچه ان کا طریقه موضوعیت پسندانه هوتا هے -

"تضاد" (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

یکطرفیت کا مطلب مطلق انداز میں سوچنا یعنی مسائل کے سلسلے میں مابعدالطبیعیاتی انداز فکر رکھنا هوتا هے - اپنے کام کا جائزہ لینے میں هر چیز کو یا تو کلی طور پر مثبت یا کلی طور پر منفی قرار دینے کا مطلب یکطرفیت هے - ...... هر چیز

کو مثبت سمجھنے کا مطلب صرف اس کے حسن کو دیکھنا اور عیب کو نہیں دیکھنا ، صرف تعریف کو روا رکھنا اور تنقید کو روا نہیں رکھنا هے - ایسی باتیں کرنا حقائق سے میل نہیں کھاتا جن سے یه معلوم هوتا هو که همارا کام هر اعتبار سے اچھا هے - یه کہنا صحیح نہیں که سب کچھ اچھا هی اچھا هے ، اب بھی کمزوریاں اور غلطیاں باقی هیں - مگر نه یه کہنا هی صحیح هے که سب کچھ برا هی برا هے اور یه بھی حقائق سے میل نہیں کھاتا - یہاں پر آکر تجزیه کرنے کی ضرورت هو جاتی هے - هر چیز کی نفی کرنے کا مطلب کوئی تجزیه کئے بغیر یه سوچنا هے که کوئی کام بھی اچھی طرح نہیں کیا گیا هے اور سوشلسٹ تعمیر کا عظیم کام ، وہ عظیم جدوجہد جس میں کروڑوں لوگ حصه لے رهے هیں — غرضیکه یه سب فضول چیزیں هیں جو ذرا بھی ستائش کے قابل نہیں - اگرچه وہ بہت سارے لوگ جو اس قسم کے خیالات رکھتے هیں

ان کے اور ان لوگوں کے درمیان جو سوشلسٹ نظام سے دشمنی رکھتے ھیں فرق ھے ، پھر بھی یہ خیالات انتہائی غلط اور ضرررساں ھیں اور ان سے لوگوں کی صرف ھمت ھی ٹوٹ سکتی ھے ۔ یہ غلط ھے کہ ھمارے کام کا جائزہ یا تو اس نقطۂ نظر سے لیا جائے کہ ھر چیز مثبت ھے یا اس نقطۂ نظر سے کہ ھر چیز منفی ھے ۔

” چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈہ کے کام سے متعلقہ قومی کانفرنس میں تقریر“ (۱۲ / مارچ ۱۹۵۷ء) ۔

کسی مسئلے پر غور کرتے وقت ھر مارکسی کو نہ صرف جزویات پر بلکہ کل پر بھی نظر رکھنی چاھیئے ۔ کنویں کے اندر بیٹھا ھوا مینڈک یہ کہتا ھے کہ ”آسمان کنویں کے منہ سے زیادہ بڑا نہیں ۔“ یہ درست نہیں ، کیونکہ آسمان صرف کنویں کے منہ کے برابر نہیں ۔ اگر وہ یہ کہتا کہ ”آسمان کا ایک حصہ کنویں کے منہ کے برابر ھے“ ، تو یہ

صحیح ھوتا کیونکہ یہ بات حقائق سے میل کھاتی ھے ۔

” جاپانی سامراج کے خلاف تدابیر“ (۲۷ / دسمبر ۱۹۳۵ء)، منتخب مضامین، جلد اول ۔

ھمیں مسائل کو ھر چہار طرف سے دیکھنا سیکھ لینا چاھیئے ، یعنی چیزوں کے الٹے اورسیدھے دونوں پہلوؤں پر نظر ڈالنی چاھیئے ۔ مخصوص حالات میں بری چیز کے اچھے نتائج نکل سکتے ھیں اور اچھی چیز کے بھی برے نتائج نکل سکتے ھیں ۔

” عوام کے درمیان تضادات کوصحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں “(۲۷ / فروری ۱۹۵۷ء) ۔

ھم یہ تسلیم کرتے ھیں کہ تاریخ کے عام ارتقا میں مادہ ذھن کا اور سماجی وجود سماجی شعور کا تعین کرتا ھے ، لیکن اس کے ساتھ ھم

مادے پر ذهن کے ، سماجی وجود پر سماجی شعور کے اور معاشی بنیاد پر اوپری ڈھانچے کے ردعمل کو بھی تسلیم کرتے هیں اور ایسا ضرور کرنا چاهیئے - یه چیز مادیت کے خلاف نهیں بلکه اس کے برعکس یه میکانکی مادیت سے بچ جاتی هے اور جدلیاتی مادیت پر مضبوطی سے قائم رهتی هے -

" تضاد " (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

فتح حاصل کرنے کی کوشش میں ، جو لوگ جنگ کی رهنمائی کرتے هیں وه معروضی حالات کی عائد کرده قیود سے تجاوز نهیں کر سکتے ، تاهم انهی قیود کے اندر ره کر وه فتح حاصل کرنے کی کوشش میں قوت آفریں کردار ادا کر سکتے هیں اور انهیں ضرور ایسا کرنا چاهیئے - جنگ میں کمانڈروں کے لئے عمل کے اسٹیج کی بنیاد معروضی حالات کے امکانات پر هونی چاهیئے ، لیکن اسی اسٹیج پر وه بهت سے ایسے ڈراموں کی هدایت کاری

کر سکتے هیں جو آواز اور رنگ ، طاقت اور شان و شوکت سے بھر پور هوں -

" تطویلی جنگ " (مئی ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

لوگوں کو اپنی فکر بدلے هوئے حالات کے سانچے میں ڈھال لینی چاهیئے - ظاهر هے که اس کا مطلب یه نهیں که آدمی هوائی قلعے بنانے یا ایسے عمل کے منصوبے بنانے شروع کر دے جن کی اجازت معروضی صورت حال نه دیتی هو ، یا ناممکن کام کی طرف کوشاں هو جائے - پھر بھی آج مسئله یه هے که دائیں بازو کی قدامت پسندانه فکر اب بھی بهت سے میدانوں میں گڑبڑی پیدا کر رهی هے اور ان میدانوں کے کام کو معروضی صورت حال کے ارتقا کے ساتھ آگے بڑھانے میں رکاوٹ ڈال رهی هے - اس وقت مسئله یه هے که بهت سے لوگ ان کاموں کی تکمیل کو ناممکن سمجھتے هیں

جن کو اگر وہ کوشش کریں تو انجام دے سکتے ہیں۔

"چین کے دیہاتوں میں سوشلزم کا تموج" کا دیباچہ (۲۷ / دسمبر ۱۹۵۵ء) ۔

ہمیں ہمیشہ اپنے دماغ کو استعمال کرنا چاہیئے اور ہر بات پر اچھی طرح غور و خوض کرنا چاہیئے ۔ ایک کہاوت ہے کہ "اپنے دماغ پر زور ڈالو ، تو تمہیں ضرور کوئی نہ کوئی تدبیر سوجھ جائیگی ۔" دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ غور و فکر سے عقل آتی ہے ۔ ایسے اندھے پن سے جو ہماری پارٹی میں بڑی حد تک موجود ہے چھٹکارا پانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم غور و خوض کرنے کا پرچار کریں ، تجزیے کا طریقہ سیکھ لیں اور تجزیے کی عادت ڈال لیں ۔

"ہمارا مطالعہ اور موجودہ صورت حال" (۱۲ / اپریل ۱۹۴۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

اگر کسی عمل میں بہت سے تضادات موجود ہوں تو ان میں سے یقیناً ایک اصل تضاد ہوتا ہے جو رہنما اور فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے ، جبکہ باقی ثانوی اور ذیلی حیثیت رکھتے ہیں ۔ چنانچہ کسی عمل کا مطالعہ کرتے وقت اگر وہ پیچیدہ عمل درپیش ہو جس میں دو یا اس سے زیادہ تضادات پائے جاتے ہوں تو ہمیں اس کے اصل تضاد کا پتہ چلانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے ۔ ایک بار یہ اصل تضاد گرفت میں آ گیا تو سارے مسائل فوراً اور آسانی سے حل ہو سکتے ہیں ۔

"تضاد" (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

دو متضاد پہلوؤں میں سے ایک کا اصل اور دوسرے کا ثانوی ہونا ضروری ہوتا ہے ۔ اصل پہلو وہ ہوتا ہے جو اس تضاد میں رہنما کردار ادا کرتا ہے ۔ کسی چیز کی نوعیت کا تعین خاص کر تضاد کے اصل پہلو سے ہوتا ہے ، یعنی اس

پہلو سے جس نے غالب مقام حاصل کر لیا ہو۔

تاہم یہ صورت حال ایک سطح پر قائم نہیں رہتی۔ ہر تضاد کے اصل اور غیر اصل پہلو ایک دوسرے میں تبدیل ہوتے ہیں اور اسی کے مطابق چیز کی نوعیت بھی بدل جاتی ہے۔

ایضاً۔

صرف فرائض کا تقرر ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ہمیں ان کی تکمیل کے طریقوں کا مسئلہ بھی حل کرنا چاہیئے۔ اگر ہمارا فرض کوئی دریا پار کرنا ہے تو ہم اسے پل یا کشتی کے بغیر پار نہیں کر سکتے۔ جب تک پل یا کشتی کا مسئلہ حل نہیں کر لیا جاتا، دریا پار کرنے کی بات کرنا فضول ہے۔ جب تک طریقے کا مسئلہ حل نہیں کر لیا جاتا، فرض کی بات کرنا بےمعنی ہے۔

"عوام کی فلاح و بہبود کا خیال رکھو، کام کے طریقوں پر توجہ دو" (۲۷ / جنوری ۱۹۳۴ء)، منتخب مضامین، جلد اول۔

کسی بھی کام میں اگر عام اور ہمہ گیر اپیل جاری نہیں کی جائے تو عوام کو حرکت میں نہیں لایا جا سکتا۔ لیکن اگر رہنما افراد اپنے آپ کو عام اپیل تک ہی محدود رکھتے ہیں — اگر وہ بذات خود بعض تنظیموں میں جاکر اس کام کو جس کے لئے اپیل کی گئی ہے، گہرائی کے ساتھ اور ٹھوس طریقے سے عمل میں نہیں لاتے، کسی ایک جگہ پر سد راہ کو توڑ کر آگے نہیں نکلتے، تجربہ حاصل نہیں کرتے اور پھر اس تجربے کو دوسرے یونٹوں کی رہنمائی کے لئے کام میں نہیں لاتے — تو ان کے پاس اپنی عام اپیل کی صحت کی جانچ کرنے یا اس کے مضمون کو پرمایہ بنانے کا کوئی طریقہ نہیں رہیگا اور اس بات کا خطرہ رہیگا کہ اس اپیل سے کچھ بھی حاصل نہ ہو۔

"قیادت کے طریقوں سے متعلق کچھ سوالات" (یکم جون ۱۹۴۳ء)، منتخب مضامین، جلد سوم۔

کسی بھی رھنما شخص کو تمام یونٹوں کے نام عام ھدایت جاری کرنے کا اس وقت تک اختیار نہیں جب تک وہ مخصوص ماتحت یونٹوں کے مخصوص افراد اور واقعات سے ٹھوس تجربہ حاصل نہیں کر لیتا ۔ اس طریقے کو ھر جگہ رواج دینا چاھیئے تاکہ ھر سطح کے رھنما کارکن اس طریقے کا اطلاق کرنا سیکھ جائیں ۔

ایضاً ۔

کسی بھی مخصوص جگہ پر بہت سے مرکزی کام بیک وقت نہیں ھو سکتے ۔ کسی مخصوص وقت پر صرف ایک ھی مرکزی کام ھو سکتا ھے جس سے منسلک اھمیت کے لحاظ سے دوسرے اور تیسرے درجے کے دیگر کام ھو سکتے ھیں ۔ چنانچہ کسی علاقے کے عمومی ذمہ دار شخص کو وھاں کی جدوجہد کی تاریخ اور اس کے حالات مدنظر رکھنے چاھئیں اور مختلف کاموں کو مناسب

طور پر نظم دینا چاھیئے ۔ اسے اپنی منصوبہ بندی کے بغیر اعلیٰ تر تنظیم سے آنے والی ھر ھدایت پر جوں کا توں عمل کرکے بےشمار "مرکزی کام" کھڑے نہیں کرنے چاھئیں اور اس طرح افراتفری اور بےترتیبی کی صورت حال پیدا نہیں کرنی چاھیئے ۔ نہ کسی اعلیٰ تر تنظیم کو یہ چاھیئے کہ وہ ادنیٰ تر تنظیم کو بیک وقت بہت سے کام یہ جتائے بغیر سونپ دے کہ کون سا کام بالاضافت اھم ھے اور کون سا کام بالاضافت فوری ھے یا یہ کہ کون سا کام مرکزی ھے، کیونکہ اس سے یہ ھوگا کہ ادنیٰ تر تنظیمیں اپنے کام کے سلسلے میں جو اقدامات کرنے والی ھیں ان میں گڑبڑی پیدا ھو جائیگی اور اس طرح کوئی قطعی نتیجہ برآمد نہیں ھو سکیگا ۔ قیادت کے فن کا ایک جزو یہ ھے کہ ھر مخصوص علاقے کے تاریخی حالات اور موجودہ صورت حال کی روشنی میں پوری صورت حال زیر نظر رکھی جائے اور اسی مناسبت

سے منصوبہ بنایا جائے ، ہر زمانے کے لئے کام کے مرکز ثقل کا اور اس کی ترتیب کا صحیح طور پر تعین کیا جائے، اس فیصلے پر استقلال کے ساتھ عمل کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ قطعی نتائج برآمد ہوں ۔

ایضاً ۔

اس کو [پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے علاقائی یا ذیلی علاقائی بیورو کو] ہمیشہ کام کی رفتار پر گہری نظر رکھنی چاہیئے ، تجربے کا تبادلہ کرنا چاہیئے اور غلطیوں کی اصلاح کرنی چاہیئے ۔ اسے عام معائنہ اور غلطیوں کی عام اصلاح کے لئے جائزہ لینے والی میٹنگیں بلانے میں مہینوں، آدھے سال یا ایک سال تک انتظار نہیں کرنا چاہیئے ۔ انتظار کرنے سے بھاری نقصان ہوتا ہے ، جبکہ غلطیوں کی بروقت اصلاح کر لینے سے نقصان کم ہو جاتا ہے ۔

"صنعت و تجارت کے متعلق پالیسی"
(۲۷ / فروری ۱۹۴۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

مسائل کو حل کرنے کی کوشش سے پہلے ان کے جمع ہونے اور بےشمار مشکلات کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کریں ۔ رہنماؤں کو تحریک سے آگے چلنا چاہیئے ، نہ کہ پیچھے ۔

"موسمی بنیاد پر ٹھیکہ" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) ۔

ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے پرجوش مگر پرسکون ذہنی حالت قائم رکھنا اور مستعدی مگر نظم و ضبط کے ساتھ کام کرنا ۔

"چین کی انقلابی جنگ میں حکمت عملی کے مسائل " (دسمبر ۱۹۳۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

۲۳ - تحقیق اور مطالعہ

عملی کام میں مصروف ہر شخص کو نیچے کی سطحوں کے حالات کی تحقیق کرنی چاہیئے - اس قسم کی تحقیق خاص کر ان لوگوں کے لئے ضروری ہے جو نظریہ تو جانتے ہیں مگر حقیقی حالات سے واقف نہیں ، ورنہ یہ ہوگا کہ وہ نظریے کو عمل سے مربوط نہیں کر سکینگے - اگرچہ میرے اس قول کو کہ "تحقیق کے بغیر کسی کو بولنے کا حق نہیں پہنچتا" ، "تنگ نظر تجربیت" کا نام دے کر اس کا مذاق اڑایا گیا ہے ، مگر آج تک میں یہ قول پیش کرنے پر متاسف نہیں ہوں - متاسف ہونا تو در کنار ، میں تو اب بھی اس بات پر قائم ہوں کہ تحقیق کئے بغیر کسی کو بولنے

کا کوئی حق پہنچ ہی نہیں سکتا - ایسے بہت سے لوگ ہیں جو "سرکاری سواری سے اترتے ہی" چیخ و پکار شروع کر دیتے ہیں ، دھواں دھار رائیں پیش کرنے لگتے ہیں ، کبھی اس چیز پر تنقید کرتے ہیں کبھی اس چیز کی مذمت کرتے ہیں مگر درحقیقت ان میں سے دس میں دسوں کو ناکامی اٹھانی پڑتی ہے - اس لئے کہ اس قسم کی رائیں یا تنقیدیں جو مکمل تحقیق پر مبنی نہیں ہوتیں جاہلانہ بکواس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتیں - ہماری پارٹی کو ان "شاہی ایلچیوں" کے ہاتھوں لاتعداد بار نقصان اٹھانا پڑا ہے جو کبھی یہاں ، کبھی وہاں غرضیکہ ہر جگہ پھیرے لگاتے رہتے ہیں - اسٹالن نے صحیح کہا ہے کہ "اگر نظریے کو انقلابی عمل سے منسلک نہیں کیا گیا تو یہ بےمقصد ہو کر رہ جاتا ہے -" اور انہوں نے آگے چل کر یہ بھی درست کہا ہے کہ "عمل اس وقت تک اندھیرے میں ٹٹولتا پھریگا جب تک

اس کے راستے کو انقلابی نظریہ روشن نہ کرے ۔"
اس "اہل عمل" کے سوا جو اندھیرے میں ٹٹولتا پھرتا ہو اور جس میں فراست اور دور بینی کی کمی ہو کسی اور پر "تنگ نظر تجربیت پسند" کا ٹھپا نہیں لگانا چاہیئے ۔

"'دیہی تحقیقات' کا پیش لفظ اور اختتامیہ" (مارچ اور اپریل ۱۹۴۱ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

اس قسم کا رویہ اختیار کرنے کا مطلب حقائق سے صداقت کی جستجو کرنا ہے ۔ "حقائق" وہ تمام چیزیں ہیں جو معروضی طور پر موجود ہیں ، "صداقت" کا مطلب ہے ان معروضی چیزوں کے داخلی تعلقات ، یعنی ان پر عمل دخل رکھنے والے قوانین اور "جستجو کرنے" کا مطلب مطالعہ کرنا ہے ۔ ہمیں ملک ، صوبے ، کاؤنٹی یا ضلع کے اندر و باہر کے حقیقی حالات سے ابتدا کرنی چاہیئے اور ان سے ہمارے عمل کی رہنمائی کے لئے ایسے قوانین

اخذ کرنے چاہئیں جو ان میں پیدائشی طور پر موجود ہوں ، نہ کہ خیالی ہوں ، یعنی ہمیں اپنے اردگرد پیش آنے والے واقعات کے داخلی تعلقات کا پتہ چلانا چاہیئے ۔ اور ایسا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم بھروسہ موضوعی خیال پر نہیں ، عارضی جوش و خروش پر نہیں ، بےجان کتابوں پر نہیں بلکہ ان حقائق پر کریں جو معروضی طور پر موجود ہوں ، ہمیں مواد کو پوری طرح اپنا لینا چاہیئے اور مارکسزم لینن ازم کے عام اصولوں کی رہنمائی میں اس سے صحیح نتائج اخذ کرنے چاہئیں ۔

"ہمارے مطالعے کی اصلاح" (مئی ۱۹۴۱ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

"آنکھوں پر پٹی باندھ کر گوریے پکڑنا" ، "اندھے کا مچھلیاں ٹٹولنا" ، بےدلی اور لاپروائی سے کام لینا ، دھواں دھار باتیں کرنا ، کسی چیز کی ذرا سی شدبد حاصل ہونے پر اکتفا کرنا — یہ ہے وہ انتہائی خراب طرز عمل جس کا رواج اب بھی

ہماری پارٹی کے بہت سے کامریڈوں میں پایا جاتا ہے - یہ ایسا طرز عمل ہے جو مارکسزم لینن ازم کے بنیادی جذبے کے سراسر خلاف ہے - مارکس ، اینگلس ، لینن اور اسٹالن نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ یہ ضروری ہے کہ حالات کا دیانت داری کے ساتھ مطالعہ کیا جائے اور شروعات معروضی حقیقت سے کی جائے نہ کہ موضوعی خواہشات سے ، مگر ہمارے بہت سے کامریڈ اس صداقت کی براہ راست خلاف ورزی کرکے عمل کرتے ہیں -

ایضاً -

آپ کسی مسئلے کو حل نہیں کر سکتے ؟ خیر ، نیچے جاکر اس مسئلے کے موجودہ حقائق اور اس کی تاریخ کی تحقیق کیجئے ! جب آپ اس مسئلے کی پوری طرح تحقیق کر چکینگے تو آپ کو اسے حل کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہو جائیگا - نتائج ہمیشہ تحقیق کے بعد ہی نکالے جا سکتے ہیں ، اس سے پہلے نہیں - صرف گاؤدی ہی ایسا ہوتا ہے جو

کوئی تحقیق کئے بغیر اپنے آپ یا کسی گروپ کے ساتھ ملکر "حل نکالنے" یا "تدبیر نکالنے" کے لئے دماغ لڑاتا ہے - یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اس سے نہ تو کوئی موثر حل نکل سکتا ہے نہ کوئی اچھی تدبیر ہی نکل سکتی ہے -

"کتاب پرستی کی مخالفت کرو" (مئی ۱۹۳۰ء) -

تحقیق حمل کے طویل دنوں کی طرح ہوتی ہے اور کسی مسئلے کا حل ولادت کے دن کی طرح ہوتا ہے - کسی مسئلے کی تحقیق کرنا دراصل اس کو حل کرنا ہی ہوتا ہے -

ایضاً -

[مارکسی لیننی زاویہٴ نظر سے] آدمی مارکسزم لینن ازم کے نظریے اور طریقے کو اپنے ارد گرد کے ماحول کی باضابطہ اور مکمل تحقیق اور مطالعے کے لئے استعمال کرتا ہے - وہ محض جوش و خروش سے

هی کام نہیں لیتا بلکه جیسا که اسٹالن نے کہا هے ، انقلابی جذبے کو عملیت سے مربوط کر دیتا هے -

"همارے مطالعے کی اصلاح" (مئی ۱۹۴۱ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم -

حالات کا پته چلانے کا واحد طریقه یه هے که سماجی تحقیق کی جائے ، یعنی حقیقی زندگی میں هر سماجی طبقے کے حالات کی تحقیق کی جائے - کام کی رهنمائی کرنے والے ذمه‌دار لوگوں کے لئے حالات معلوم کرنے کا بنیادی طریقه یه هے که منصوبے کے مطابق چند ایک شہروں اور گاؤں پر توجه مرکوز کی جائے اور مارکسزم کے بنیادی نقطهٔ نظر یعنی طبقاتی تجزیے کے طریقے سے کام لیتے هوئے پوری طرح متعدد تحقیقیں کی جائیں -

" 'دیہی تحقیقات ' کا پیش لفظ اور اختتامیه" (مارچ اور اپریل ۱۹۴۱ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم -

تحقیقاتی میٹنگ زیاده بڑی نہیں هونی چاهیئے ،

اس کے لئے تین سے پانچ یا سات آٹھ آدمی کافی هیں - اس کے لئے کافی وقت دینا چاهیئے اور تحقیقات کا خاکه ضرور تیار کر لینا چاهیئے - پھر یه که ذاتی طور پر سوالات پوچھنے چاهئیں ، نوٹ لینا چاهیئے اور میٹنگ میں موجود لوگوں سے صلاح و مشوره کرنا چاهیئے - چنانچه پرجوش جذبے ، نیچے پر نظر ڈالنے کے عزم اور علم حاصل کرنے کی تشنگی کے بغیر اور تصنع کا بدصورت لباده اتارے اور راضی برضا شاگرد بنے بغیر کوئی شخص یقیناً تحقیقات نہیں کر سکتا یا اچھی طرح نہیں کرسکتا -

ایضاً -

کسی کمانڈر کا لڑائی کا صحیح نقشه اس کے صحیح فیصلوں سے پیدا هوتا هے ، اس کے صحیح فیصلے اس کے صحیح اندازوں سے پیدا هوتے هیں اور اس کے صحیح اندازے مکمل اور ضروری مخبری اور مخبری سے حاصل کرده مختلف قسم کے مواد کو جوڑ کر ان پر غور و خوض کرنے سے

پیدا ہوتے ہیں ۔ وہ مخبری کے تمام ممکنہ اور ضروری طریقے استعمال کرتا ہے اور دشمن کی صورت حال کے متعلق جمع کردہ تمام معلومات پر یوں غور کرتا ہے کہ بیکار چیزیں رد کر دیتا ہے اور ضروری چیزوں کا انتخاب کر لیتا ہے ، جھوٹ کو چھوڑ دیتا ہے اور سچ کو قبول کر لیتا ہے ، ایک اطلاع سے دوسری اطلاع تک اور ظاہر سے باطن کی طرف قدم بڑھاتا ہے ، پھر وہ خود اپنی طرف کے حالات پر غور کرتا ہے اور فریقین اور ان کے باہمی تعلقات کا مطالعہ کرتا ہے اور اس طرح اپنے اندازے قائم کرتا ہے ، ارادے باندھتا ہے اور اپنے منصوبے بناتا ہے ۔ یہ ہے صورت حال کا علم حاصل کرنے کا مکمل عمل جس سے ہر فوجی ماہر اپنی جنگی حکمت عملی ، مہم بندی یا معرکہ آرائی کا منصوبہ بنانے سے قبل گزرتا ہے ۔

"چین کی انقلابی جنگ میں حکمت عملی کے مسائل" (دسمبر ۱۹۳۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

۲۴ ۔ غلط خیالات کی اصلاح

اگر ہم اپنے کام میں زبردست کامیابیاں بھی حاصل کر لیں تو بھی کوئی وجہ نہیں کہ ہم متکبر اور خود پسند ہو جائیں ۔ انکساری سے آدمی کو آگے بڑھنے میں مدد ملتی ہے ، جبکہ غرور سے آدمی پیچھے رہ جاتا ہے ۔ یہ ایسی صداقت ہے جسے ہمیں ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیئے ۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں قومی کانگریس میں افتتاحی تقریر" (۱۵ / ستمبر ۱۹۵۶ء) ۔

فتح حاصل ہو جانے پر پارٹی کے اندر بعض قسم کی مزاجی کیفیتیں پیدا ہو سکتی ہیں ۔ مثلاً تکبر ، خود ساختہ ہیرو کی سی شیخی ، سکون اور

ترقی کرنے پر نارضامندی ، عیش و عشرت کی چاہ اور مسلسل سخت زندگی سے بیزاری - فتح حاصل ہو جانے پر عوام ہمارے احسانمند ہونگے اور بورژوا طبقہ ہماری خوشامد کے لئے آگے آئیگا - یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دشمن ہمیں مسلح قوت کے زور سے زیر نہیں کر سکتا - مگر بورژوا طبقے کی چاپلوسی سے ہماری صفوں کے ضعیف العزم لوگ زیر ہو سکتے ہیں - کچھ ایسے کمیونسٹ ہو سکتے ہیں جو بندوقیں لئے ہوئے دشمنوں سے تو زیر نہیں ہوئے اور ان دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے باعث ہیرو کہلانے کے مستحق ٹھہرے ، مگر جو شکر چڑھی ہوئی گولیوں کی تاب نہیں لا سکتے ، وہ شکر چڑھی ہوئی گولیوں سے مات کھا جائینگے - ہمیں اس قسم کی صورت حال سے بچنا چاہیئے -

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں مرکزی کمیٹی کے دوسرے مکمل اجلاس میں رپورٹ" (۵ / مارچ ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کے ساتھ اگر ہم آنکھیں بند کرکے اور غیر شعوری طور پر چمٹے رہے تو وہ بوجھ بن سکتی ہیں اور رکاوٹیں پیدا کر سکتی ہیں - آئیے ، ہم کچھ مثالوں سے اسے واضح کریں - غلطیاں کرنے پر آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ چاہے کچھ بھی ہو آپ کو ان سے چھٹکارا نہیں اور اس طرح آپ میں کم ہمتی پیدا ہو جاتی ہے ؛ اگر آپ نے غلطیاں نہیں کی ہیں تو آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ آپ خطاؤں سے پاک ہیں اور اس طرح آپ میں غرور پیدا ہو جاتا ہے - کام میں کامیابی حاصل نہ ہونے سے قنوطیت اور یاسیت پیدا ہو سکتی ہے ، جبکہ کامیابی غرور و نخوت کو جنم دے سکتی ہے - ایک ایسا کامریڈ جس کا جدوجہد کے سلسلے میں لمبا ریکارڈ نہیں اسی بنا پر ذمہ داریوں سے بھاگ سکتا ہے ، جبکہ ایک کہنہ مشق اپنے جدوجہد کے لمبے ریکارڈ کی بنا پر خود رائے ہو سکتا ہے - مزدور اور کسان کامریڈ

اپنے اچھے طبقاتی تعلق کے غرور میں آکر دانشوروں کو گھٹیا سمجھ سکتے ھیں ، جبکہ دانشور قدرے علم یافتہ ھونے کی بنا پر مزدور اور کسان کامریڈوں کو حقیر سمجھ سکتے ھیں ۔ کسی بھی خصوصی فن کو بطور سرمایہ استعمال کیا جا سکتا ھے اور اس بنا پر تکبر اور دوسروں کے لئے حقارت پیدا ھو سکتی ھے ۔ یہاں تک کہ آدمی کی عمر بھی گھمنڈ کا سبب بن سکتی ھے ۔ نوجوان اپنی ذھانت اور صلاحیت کی بنا پر بوڑھوں کو حقیر سمجھ سکتے ھیں اور بوڑھے اپنے گراں مایہ تجربے کی بنا پر نوجوانوں کو نیچے سمجھ سکتے ھیں ۔ اس قسم کی تمام چیزوں کے بارے میں اگر شعور نہ ھو تو یہ رکاوٹ یا بوجھ بن سکتی ھیں ۔

"ھمارا مطالعہ اور موجودہ صورت حال" (۱۲ / اپریل ۱۹۴۴ء)، منتخب مضامین، جلد سوم ۔

فوج میں کام کرنے والے کچھ کامریڈوں کو

غرور کی عادت پڑگئی ھے اور وہ سپاھیوں ، عوام ، حکومت اور پارٹی کے ساتھ اپنے رویے میں سخت گیر ھو گئے ھیں ۔ وہ ھمیشہ مقامی کام کرنے والے کامریڈوں پر تو الزام دھرتے ھیں مگر اپنے اوپر کبھی نہیں ، وہ ھمیشہ اپنے کارناموں پر تو نظر رکھتے ھیں مگر اپنی کوتاھیوں پر کبھی نہیں ، اور وہ ھمیشہ چاپلوسی کو تو پسند کرتے ھیں مگر تنقید کو کبھی نہیں ۔ ...... فوج کو ان معائب کا ازالہ کرنے کی کوشش کرنی چاھیئے ۔

"منظم ھو جاؤ!" (۲۹/ نومبر ۱۹۴۳ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

سخت کام ھمارے سامنے رکھے ھوئے ایک بوجھ کی مانند ھے جو ھمیں للکار کر اسے اٹھانے کی دعوت دیتا ھے ۔ کچھ بوجھ ھلکے ھوتے ھیں اور کچھ بھاری ۔ کچھ لوگ ھلکے کو زیادہ پسند کرتے ھیں اور بھاری سے پہلو تہی کرتے ھیں ، بھاری بوجھ تو دوسروں پر ڈال دیتے ھیں اور اپنے

آپ کے لئے ہلکے بوجھ چن لیتے ھیں - یہ کوئی اچھا رویہ نہیں - بعض کامریڈ اس سے مختلف ہوتے ھیں ، وہ آرام و سہولت دوسروں کے لئے چھوڑ دیتے ھیں اور بھاری بوجھ اپنے اوپر ڈال لیتے ھیں ، وہ مصیبتیں برداشت کرنے میں سب سے آگے ہوتے ھیں اور آسائشوں سے لطف اندوز ہونے میں سب سے پیچھے - وہ اچھے کامریڈ ہوتے ھیں - ہم سب لوگوں کو ان کے کمیونسٹ جذبے سے سیکھنا چاھیئے -

"چنگ کنگ مذاکرات کے بارے میں" (۱۷/ اکتوبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

ایسے لوگوں کی تعداد کم نہیں ھے جو اپنے کام میں غیر ذمہ داری برتتے ھیں ، ہلکے کام کو زیادہ پسند کرتے ھیں اور بھاری کام سے پہلو تہی کرتے ھیں ، بھاری بوجھ تو دوسروں پر ڈال دیتے ھیں اور اپنے آپ کے لئے ہلکے بوجھ چن لیتے ھیں - وہ ہر موقع پر دوسروں سے پہلے اپنی فکر کرتے

ھیں - جب وہ کوئی چھوٹا سا کارنامہ بھی انجام دیتے ھیں تو غرور سے پھول جاتے ھیں اور اس ڈر سے ڈینگ مارتے پھرتے ھیں کہ کہیں دوسروں کو اس کا علم نہ ہو جائے - ان کے دلوں میں کامریڈوں اور عوام کے لئے ذرا بھی گرمجوشی نہیں ہوتی بلکہ وہ سرد مہری ، بےپروائی اور بےحسی سے کام لیتے ھیں - درحقیقت ایسے لوگوں کو کمیونسٹ نہیں کہا جا سکتا یا کم از کم سچے کمیونسٹوں میں شمار نہیں کیا جا سکتا -

" نارمن بتھیون کی یاد میں " (۲۱/ دسمبر ۱۹۳۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

جو لوگ اس قسم کی "آزادی" کے دعویدار ہوتے ھیں وہ اکثر "پہلے میں" کے نظریے سے چمٹے رہتے ھیں اور فرد اور پارٹی کے رشتے کے سوال پر عام طور سے غلطی پر ہوتے ھیں - اگرچہ

زبان سے وہ پارٹی کی عزت کرنے کا دکھاوا کرتے ھیں ، مگر عمل میں وہ اپنے آپ کو اولین اھمیت دیتے ھیں اور پارٹی کو ثانوی - یہ لوگ آخر کس چیز کے پیچھے سرگرداں رھتے ھیں ؟ وہ شہرت اور عہدے کے طالب ھوتے ھیں اور نام کمانا چاھتے ھیں - جہاں کہیں بھی ان کے ذمے کسی شعبے کا کام دیا جاتا ھے وھاں وہ اپنی "آزادی" کا دعویٰ کرنے لگ جاتے ھیں - اس مقصد کے تحت وہ کچھ لوگوں کو اپنا بنا لیتے ھیں ، دوسروں کو خارج کر دیتے ھیں اور کامریڈوں میں لاف زنی، خوشامد اور لگائی بجھائی پر اتر آتے ھیں اور اس طرح بورژوائی سیاسی پارٹیوں کا عامیانہ طرز عمل کمیونسٹ پارٹی میں داخل کر لیتے ھیں - یہ ان کی بددیانتی ھی ھوتی ھے جو انہیں تکلیفیں پہنچاتی ھے - میرا خیال ھے کہ ھمیں دیانت‌داری سے کام کرنا چاھیئے کیونکہ دیانت‌دارانہ رویے کے بغیر اس دنیا میں کوئی بھی کام پورا کرنا قطعی

غیر ممکن ھے -

"پارٹی کے طرز عمل کی اصلاح کرو"
(یکم فروری ۱۹۴۲ء) ، منتخب مضامین ،
جلد سوم -

کمیونسٹوں کو جزو کے تقاضوں کو کل کے تقاضوں کے ماتحت رکھنے کا اصول سمجھ لینا چاھیئے - اگر کوئی تجویز جزوی صورت حال کے لئے قابل عمل نظر آتی ھو لیکن کلی صورت حال کے لئے نہیں ، تو جزو کو کل کے لئے جگہ چھوڑ دینی چاھیئے - اس کے برعکس اگر وہ تجویز جزوی صورت حال کے لئے قابل عمل نہیں مگر کلی صورت حال کے پیش نظر قابل عمل ھو تو پھر بھی جزو کو کل کے لئے جگہ چھوڑ دینی چاھیئے - اس کو کہتے ھیں کلی صورت حال کو زیر نظر رکھنا -

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی
کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ،
منتخب مضامین ، جلد دوم -

عیش پرستی - سرخ فوج میں ایسے بھی بہت سے لوگ ھیں جن کی انفرادیت کا اظہار عیش پرستی کی صورت میں ھوتا ھے - ان کی ھمیشہ یہ خواھش ھوتی ھے کہ ان کا دستہ بڑے شہروں میں پہنچ جائے - وہ وھاں کام کرنے کے لئے نہیں جانا چاھتے بلکہ عیش کرنے کے لئے - انہیں ان سرخ علاقوں میں کام کرنا قطعی پسند نہیں جہاں زندگی بڑی کٹھن ھے -

"پارٹی کے اندر غلط خیالات کی اصلاح کرنے کے بارے میں" (دسمبر ۱۹۲۹ء)، منتخب مضامین ، جلد اول -

ھمیں خود غرضانہ شعبہ پرستی کے رجحان کی مخالفت کرنی چاھیئے جس کے تحت صرف اپنے یونٹ کے مفادات کی دیکھ بھال دوسرے یونٹوں کے مفادات کو نظر انداز کرکے کی جاتی ھے - جو شخص دوسروں کی مشکلوں سے تجاھل برتتا ھے ، ضرورت پڑنے پر اپنے کارکنوں کو دوسرے یونٹوں

میں بھیجنے سے انکار کرتا ھے یا صرف کم اچھے کارکنوں کو جانے کی اجازت دیتا ھے ، "پڑوسی کی زمین کو اپنے پانی کے نکاس کے لئے استعمال کرتا ھے" اور دوسرے شعبوں ، علاقوں یا لوگوں کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتا — ایسا شخص خود غرض شعبہ پرست ھوتا ھے جس میں کمیونزم کا جذبہ بالکل مفقود ھو چکا ھے - کل کا خیال نہیں رکھنا اور دوسرے شعبوں ، علاقوں اور لوگوں سے مکمل بے اعتنائی برتنا ایک خود غرض شعبہ پرست کی خصوصیات ھوتی ھیں - ھمیں چاھیئے کہ ایسے لوگوں کو یہ سمجھانے کے لئے تعلیم دینے کی اپنی کوششیں تیز تر کر دیں کہ خود غرضانہ شعبہ پرستی ایک فرقہ پرستانہ رجحان ھے جسے اگر بڑھنے دیا گیا تو بڑا ھی خطرناک ثابت ھوگا -

"پارٹی کے طرزعمل کی اصلاح کرو" (یکم فروری ۱۹۴۲ء)، منتخب مضامین، جلد سوم -

آزاد خیالی کا اظہار مختلف صورتوں میں ھوتا ھے ۔

کسی شخص کے واضح طور پر غلطی کرنے کے باوجود امن و امان اور دوستی کی خاطر معاملات کو چلنے دینا اور بااصول مباحثے سے اجتناب کرنا اس وجہ سے کہ وہ پرانی جان پہچان کا ھے، ھم وطن ھے، ھم سبق ھے ، قریبی دوست ھے ، محبوب ھے ، پرانا ساتھی ھے یا پرانا ماتحت ھے ۔ یا معاملے کو مکمل طور پر حل کرنے کے بجائے اس کو سرسری طور پر چھیڑنا تاکہ اچھے تعلقات بنے رھیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ تنظیم اور فرد دونوں کو نقصان پہنچتا ھے ۔ یہ ھے آزاد خیالی کی پہلی قسم ۔

تنظیم کے سامنے اپنے مشورے سر گرمی کے ساتھ پیش کرنے کے بجائے پیٹھ پیچھے غیر ذمہ دارانہ تنقید کرنا ۔ لوگوں کے منہ پر تو کچھ نہیں کہنا مگر ان کے پیٹھ پیچھے برا بھلا کہنا یا میٹنگ میں تو کچھ نہیں کہنا مگر بعد میں بکواس کرنا ۔ اجتماعی زندگی کے اصولوں کی ذرا بھی قدر نہیں

کرنا بلکہ اپنے میلان پر چلتے رھنا ۔ یہ ھے دوسری قسم ۔

جن معاملات سے کسی کا اپنا ذاتی تعلق نہ ھو تو ان کو جاری رھنے دینا ، غلطی کو اچھی طرح جانتے ھوئے بھی کم سے کم بولنا ، دنیاوی طور سے عقلمند بننا اور اپنا دامن بچائے رکھنا اور محض الزام سے بچنے کی فکر کرنا ۔ یہ ھے تیسری قسم ۔

احکامات نہ ماننا بلکہ اپنی ھی آراء کو اتم سمجھنا ۔ تنظیم سے خصوصی توجہ کا مطالبہ کرنا مگر اس کے نظم و ضبط کو مسترد کر دینا ۔ یہ ھے چوتھی قسم ۔

اتحاد یا ترقی کی خاطر یا کام کے ٹھیک طرح سے انجام دئے جانے کے لئے غلط خیالات کا مقابلہ کرنے اور ان پر بحث مباحثہ کرنے کے بجائے ذاتی حملہ کرنا ، جھگڑے کھڑے کرنا ، ذاتی دشمنی نکالنا یا انتقام لینے کی کوشش کرنا ۔ یہ ھے

پانچویں قسم -

غلط رائیں سن کر بھی ان کی تردید نہ کرنا ، یہاں تک کہ انقلاب دشمن باتیں سن کر بھی ان کی اطلاع نہ دینا بلکہ اس کے بجائے انہیں خاموشی سے برداشت کرنا جیسے کہ کچھ ہوا ھی نہیں تھا - یہ ھے چھٹی قسم -

لوگوں میں رہ کر بھی پروپیگنڈہ نہیں کرنا اور تحریک نہیں چلانا یا میٹنگوں میں تقریر نہیں کرنا یا ان میں تحقیقات نہیں کرنا اور پوچھ گچھ نہیں کرنا بلکہ اس کے بجائے ان کی بھلائی کا ذرا بھی خیال نہیں رکھنا اور ان سے بےاعتنائی برتنا ، یہ بھول جانا کہ وہ کمیونسٹ ھے اور اس طرح کی حرکتیں کرنا جیسے وہ کوئی عام غیر کمیونسٹ ھو - یہ ھے ساتویں قسم -

کسی کو عوام کے مفادات کو نقصان پہنچاتے ہوئے دیکھنے کے باوجود غصے میں نہ آنا یا اس کو ایسا کرنے سے باز نہیں رکھنا یا نہیں روکنا

یا اسے نہیں سمجھانا بلکہ اسے اپنی حرکتیں جاری رکھنے دینا - یہ ھے آٹھویں قسم -

کسی مقررہ منصوبے یا سمت کے بغیر بےدلی کے ساتھ کام کرنا ، سرسری طور پر کام کرنا اور لشتم پشتم کام چلانا — ”کوئی شخص جب تک یہ سادھو بنا رہیگا گھنٹی تو بجاتا ھی رہیگا“- یہ ھے نویں قسم -

اپنے آپ کو یوں سمجھنا جیسے اس نے انقلاب کی زبردست خدمت کی ھو ، اپنے آپ کو کہنہ مشق سمجھتے ہوئے اکڑ کر چلنا ، معمولی کام کو درخور اعتنا نہ سمجھنا جبکہ بڑے کاموں کے بالکل اھل نہ ھونا ، کام میں لاپروا ھونا اور مطالعے میں سستی دکھانا - یہ ھے دسویں قسم -

اپنی غلطیوں سے آگاہ ھوتے ہوئے بھی ان کی اصلاح کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرنا اور اپنے آپ کے بارے میں آزاد خیالی کا رویہ اختیار کرنا -

یہ ھے گیارھویں قسم ۔

"آزاد خیالی کا مقابلہ کرو" (۷/ستمبر ۱۹۳۷ء)، منتخب مضامین، جلد دوم ۔

آزاد خیالی انقلابی اجتماعی تنظیم کے لئے انتہائی ضرر رساں ھوتی ھے ۔ یہ زنگ کی طرح ھوتی ھے جو اتحاد کو کھا جاتی ھے ، بھائی چارے کو کمزور بنا دیتی ھے ، کام میں بےحسی کا باعث بنتی ھے ، اور تفرقہ پیدا کرتی ھے ۔ یہ انقلابی صفوں کو مضبوط تنظیم اور سخت نظم و ضبط سے محروم کر دیتی ھے ، پالیسیوں کی مکمل عمل پذیری میں رخنہ ڈالتی ھے اور پارٹی تنظیموں کو عوام سے جن کی رہنمائی پارٹی کرتی ھے جدا کر دیتی ھے ۔ یہ ایک انتہائی خراب رجحان ھوتا ھے ۔

ایضاً ۔

آزاد خیال لوگ مارکسزم کے اصولوں کو مجرد

عقیدہ سمجھتے ھیں ۔ وہ مارکسزم کے حامی تو ھوتے ھیں مگر اس پر عمل کرنے یا پوری طرح عمل کرنے پر تیار نہیں ھوتے ، وہ اپنی آزاد خیالی کی جگہ مارکسزم کو دینے پر تیار نہیں ھوتے ۔ ان لوگوں میں مارکسزم ھوتا تو ھے مگر ساتھ ھی ان میں آزاد خیالی بھی ھوتی ھے — وہ مارکسزم کی باتیں تو کرتے ھیں مگر عمل آزاد خیالی پر کرتے ھیں ، وہ دوسروں پر مارکسزم کا اطلاق کرتے ھیں مگر اپنے اوپر آزاد خیالی کا ۔ ان کے اسٹاک میں دونوں قسم کا مال ھوتا ھے اور ھر ایک کا اپنا استعمال ھوتا ھے ۔ کچھ لوگوں کے ذھن اسی طرح کام کرتے ھیں ۔

ایضاً ۔

عوامی ریاست عوام کی حفاظت کرتی ھے ۔ جب عوام اس قسم کی ریاست حاصل کر لیتے ھیں تب ھی جا کر وہ ملک گیر پیمانے پر اور ھر شخص کے اشتراک سے جمہوری طریقوں سے اپنے آپ کو

تعلیم دے سکتے ہیں اور اپنی اصلاح کر سکتے ہیں اور ملکی اور غیر ملکی رجعت پسندوں کے اثرات کو (جو اب بھی بہت گہرے ہیں ، ایک طویل عرصے تک باقی رہینگے اور جلد ختم نہیں کئے جا سکتے) زائل کر سکتے ہیں ، ان بری عادتوں اور برے خیالات سے نجات پا سکتے ہیں جو پرانے سماج میں پیدا ہو گئے تھے ، رجعت پسندوں کے بتائے گئے غلط راستے پر چلنے سے انکار کر سکتے ہیں اور آگے بڑھنا — یعنی سوشلسٹ اور کمیونسٹ سماج کی طرف آگے بڑھنا — جاری رکھ سکتے ہیں -

"عوامی جمہوری آمریت" (۳۰ / جون ۱۹۴۹ء)، منتخب مضامین ، جلد چہارم -

کسی شخص کے لئے تھوڑا سا اچھا کام کر لینا مشکل نہیں ہوتا - جو چیز مشکل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام عمر اچھا کام کرتے رہنا اور کبھی کوئی برا کام نہ کرنا ، عوام ، نوجوانوں اور انقلاب کے مفادات کے لئے مستقلاً کام کرتے رہنا ، اور

سالہاسال تک کٹھن جدوجہد جاری رکھنا - یہ ہے سب سے زیادہ مشکل کام !

"کامریڈ او یو چانگ کی ساٹھویں سالگرہ پر پیغام مبارکباد" (۱۵ / جنوری ۱۹۴۰ء) -

۲۵ - اتحاد

همارے ملک کا اتحاد ، همارے عوام کا اتحاد اور هماری مختلف قومیتوں کا اتحاد — یه هیں همارے مقصد کی یقینی کامیابی کی بنیادی ضمانتیں ۔

”عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں“ (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) ۔

کمیونسٹ پارٹی کے اتحاد کے ذریعے هی یه ممکن هو سکتا هے که پورے طبقے اور پوری قوم کا اتحاد حاصل هو ، اور پورے طبقے اور پوری قوم کے اتحاد کے ذریعے هی یه ممکن هو سکتا هے که دشمن کو شکست دی جائے اور قومی اور جمهوری

انقلاب کو پایۂ تکمیل تک پهنچایا جائے ۔

”جاپان دشمن قومی متحده محاذ کے لئے کروڑوں عوام کی حمایت کے حصول میں جدوجهد کرو“ (۷/ مئی ۱۹۳۷ء)، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

هم تنظیم اور نظم و ضبط کے جمهوری مرکزیت پسندانه اصولوں کی بنیاد پر اپنی پارٹی کی تمام قوتوں کو مضبوطی کے ساتھ متحد کرینگے ۔ هم هر کامریڈ سے اتحاد قائم کرینگے بشرطیکه وه پارٹی کے پروگرام ، دستور اور فیصلوں کی تعمیل کرے ۔

”مخلوط حکومت“ (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

عوام کے درمیان تضادات کو حل کرنے کے اس جمهوری طریقے کا لب لباب ۱۹۴۲ء میں هم نے ”اتحاد ، تنقید ، اتحاد“ کے فارمولے کی شکل میں پیش کیا تها ۔ اگر تفصیل سے کها جائے ، تو اس کا مطلب یه هوا که اتحاد کی خواهش سے

شروعات کی جائے ، تنقید یا جدوجہد کے ذریعے تضادات حل کئے جائیں اور اس طرح ایک نئی بنیاد پر ایک نیا اتحاد حاصل کیا جائے ۔ ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ عوام کے درمیان تضادات کو حل کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے ۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) ۔

ہماری فوج نے خود اپنی صفوں کے اندر اور اپنی صفوں کے باہر کے لوگوں کے ساتھ قابل ذکر اتحاد حاصل کر لیا ہے ۔ داخلی طور پر افسروں اور سپاہیوں کے درمیان ، اعلیٰ اور ادنیٰ درجوں کے درمیان ، اور فوجی کام ، سیاسی کام اور عقبی سروس کے کام کے درمیان اتحاد پایا جاتا ہے اور خارجی طور پر فوج اور عوام کے درمیان ، فوج اور حکومتی تنظیموں کے درمیان ، اور ہماری فوج اور دوست فوجوں کے درمیان اتحاد پایا جاتا ہے ۔ جو چیز

اس اتحاد کو نقصان پہنچائے اس پر قابو پانا ضروری ہے ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

۲۶ - نظم و ضبط

عوام کی صفوں میں جمھوریت اور مرکزیت ، آزادی اور نظم و ضبط لازم و ملزوم ھیں - یه ایک ھی چیز کی دو نقیضین ھیں جو ایک دوسرے کی متضاد بھی ھیں اور ایک دوسرے سے متحد بھی ھیں اور ھمیں ان میں سے ایک کی نفی کرکے دوسرے پر یکطرفه طور پر زور نھیں دینا چاھیئے - عوام کی صفوں میں ھم نه تو آزادی کے بغیر کام چلا سکتے ھیں نه نظم و ضبط کے ، ھم نه تو جمھوریت کے بغیر کام چلا سکتے ھیں نه مرکزیت کے - جمھوریت اور مرکزیت کی اور آزادی اور نظم و ضبط کی یه وحدت ھی ھماری جمھوری مرکزیت کا نام ھے - اس نظام کے تحت عوام کو وسیع

جمھوریت اور آزادی حاصل ھوتی ھے مگر اس کے ساتھ انھیں اپنے آپ کو سوشلسٹ نظم و ضبط کے حدود کے اندر رکھنا پڑتا ھے -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں"(۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) -

ھمیں پھر ایک بار پارٹی کے اس نظم و ضبط کا اعلان کر دینا چاھیئے که :

(۱) فرد تنظیم کے تابع ھے ؛
(۲) اقلیت اکثریت کے تابع ھے ؛
(۳) ادنیٰ مرتبه اعلیٰ مرتبے کے تابع ھے ؛
(۴) ساری رکنیت مرکزی کمیٹی کے تابع ھے -

جو کوئی بھی نظم و ضبط کی ان دفعات کی خلاف ورزی کرتا ھے وہ پارٹی کے اتحاد کو توڑتا ھے -

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء)، منتخب مضامین ، جلد دوم -

پارٹی کے نظم و ضبط کا ایک تقاضا یہ ہے کہ اقلیت کو اکثریت کے تابع ہونا چاهیئے ۔ اگر اقلیت کی رائے مسترد کر دی گئی ہو تو اسے اکثریت کے منظور کئے ہوئے فیصلے کی تائید کرنی چاهیئے ۔ اگر ضرورت پڑے تو وہ اس بات کو دو بارہ غور کے لئے دوسری میٹنگ میں پیش کر سکتی ہے مگر اس کے سوا اسے کسی بھی طرح اس فیصلے کے خلاف کام نہیں کرنا چاهیئے ۔

"پارٹی کے اندر غلط خیالات کی اصلاح کرنے کے بارے میں" (دسمبر ۱۹۲۹ء)، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

نظم و ضبط کے تین بڑے قواعد مندرجۂ ذیل ہیں :

(۱) اپنے تمام اعمال میں احکام کی تعمیل کرو ؛
(۲) لوگوں سے ایک سوئی بھی یا دھاگے کا ایک ٹکڑا بھی نہ لو ؛
(۳) ہر مقبوضہ چیز اوپر دے دو ۔

توجہ طلب آٹھ نکات مندرجۂ ذیل ہیں :

(۱) نرمی سے باتیں کرو ؛
(۲) مناسب قیمت پر چیز خریدو یا بیچو ؛
(۳) جو چیز قرض کے طور پر لو اسے واپس کر دو ؛
(۴) جس چیز کو تم سے نقصان پہنچے اس کا معاوضہ ادا کرو ؛
(۵) لوگوں کو نہ مارو ، نہ گالیاں دو ؛
(۶) فصلوں کو نقصان نہ پہنچاؤ ؛
(۷) عورتوں کے ساتھ مت کھل کھیلو ؛
(۸) قیدیوں کے ساتھ برا سلوک نہ کرو ۔

"نظم و ضبط کے تین بڑے قواعد اور توجہ طلب آٹھ نکات کا اجرائے ثانی ۔ چین کی عوامی فوج آزادی کے جنرل ہیڈکوارٹرز کا ہدایت نامہ" (۱۰/اکتوبر ۱۹۴۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

انہیں [ہماری فوج کے تمام افسروں اور سپاہیوں کو] چاہیئے کہ اپنا احساس نظم و ضبط بلند کریں ، احکام کی سختی سے تعمیل کریں ، ہماری پالیسیوں پر عمل کریں ، نظم و ضبط کے تین بڑے قواعد اور توجہ طلب آٹھ نکات کی پابندی کریں تاکہ فوج اور عوام میں ، فوج اور حکومت میں ، افسروں اور سپاہیوں میں اور پوری فوج میں اتحاد پیدا ہو ، اور نظم و ضبط کی شمہ بھر بھی خلاف ورزی نہ ہونے دیں ۔

"چینی عوامی فوج آزادی کا منشور"
(اکتوبر ۱۹۴۷ء) ، منتخب مضامین،
جلد چہارم ۔

۲۷ ۔ تنقید اور خود تنقیدی

کمیونسٹ پارٹی تنقید سے نہیں ڈرتی کیونکہ ہم مارکسی ہیں ، صداقت ہمارے ساتھ ہے اور بنیادی عوام ، یعنی مزدور اور کسان ہمارے ساتھ ہیں ۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈہ کے
کام سے متعلقہ قومی کانفرنس میں تقریر"
(۱۲ / مارچ ۱۹۵۷ء) ۔

پکے مادیت پسند نڈر ہوتے ہیں ، ہمیں امید ہے کہ ہمارے تمام رفیق جہد اپنی ذمہ‌داریاں بلند ہمتی کے ساتھ سنبھال لینگے اور تمام مشکلات پر قابو پالینگے ، ناکامیوں یا پھبتیوں سے نہ ڈرینگے ، نہ ہم کمیونسٹوں پر تنقید کرنے اور ہمیں اپنے مشورے دینے سے ڈرینگے ۔ "جو شخص

ہزار زخم کھانے پر موت سے نہیں ڈرتا وہ شہنشاہ کو گھوڑے سے اتارنے کی ہمت کرتا ہے" — یہ ہے وہ بے باک جذبہ جس کی ضرورت سوشلزم اور کمیونزم کی تعمیر کرنے کی ہماری جدوجہد کو ہے۔

ایضاً۔

ہمارے پاس تنقید اور خود تنقیدی کا مارکسی لیننی ہتھیار ہے۔ ہم برے طرز عمل سے چھٹکارا پا سکتے ہیں اور اچھے طرز عمل کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں مرکزی کمیٹی کے دوسرے مکمل اجلاس میں رپورٹ" (۵ / مارچ ۱۹۴۹ء)، منتخب مضامین، جلد چہارم۔

دیانت‌دارانہ خود تنقید کرنا ایک اور نمایاں علامت ہے جو ہماری پارٹی کو دوسری تمام سیاسی پارٹیوں سے ممیز کرتی ہے۔ جیسا کہ ہم کہتے ہیں، ہمیں کمرے کی پابندی سے صفائی

کرنی چاہیئے، اگر صفائی نہ کی جائے تو گرد جمع ہو جائیگی اور ہمیں اپنا منہ پابندی سے دھونا چاہیئے، اگر نہ دھوئیں تو وہ گندہ ہو جائیگا۔ ہمارے کامریڈوں کے ذہنوں اور ہماری پارٹی کے کام میں بھی گرد جمع ہو سکتی ہے اور اسے بھی صاف کرنے اور دھونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ "بہتا پانی کبھی باسی نہیں ہوتا اور دروازے کے قلابے میں کبھی کیڑے نہیں لگتے" کی جو کہاوت ہے اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ مسلسل حرکت سے جراثیم اور دوسرے نامیاتی اجسام کی یورش رک جاتی ہے۔ اپنے کام کا پابندی سے معائنہ کرنا اور اس سلسلے میں ایک جمہوری طرز عمل کو فروغ دینا، نہ تو تنقید سے ڈرنا نہ خود تنقیدی سے اور ان اچھے مقبول عام چینی مقولوں سے کام لینا کہ "جو کچھ تم جانتے ہو سب کہہ دو اور دل میں کچھ رکھے بغیر کہہ دو"، "کہنے والے پر الزام نہ لگاؤ، بلکہ اس کی کہی ہوئی

باتوں کو انتباہ سمجھو" اور "اگر تم نے غلطیاں کی ھیں تو ان کی اصلاح کر لو اور اگر نہیں کی ھیں تو ان سے بچے رھو" — ھمارے لئے یہی وہ واحد موثر طریقه ھے جس سے ھمارے کامریڈوں کے ذھنوں کو اور ھماری پارٹی کے جسم کو تمام اقسام کے سیاسی گرد و غبار اور جراثیم کی یورش سے محفوظ رکھا جا سکتا ھے ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

پارٹی کے اندر مختلف قسم کے خیالات کے درمیان مقابله اور کشمکش ھمیشه پیدا ھوتی رھتی ھے ، اس سے پارٹی کے اندر سماج کے طبقات کے درمیان تضادات اور نئی اور پرانی چیزوں کے درمیان تضادات کی عکاسی ھوتی ھے ۔ اگر پارٹی کے اندر تضادات نه ھوں اور ان کو حل کرنے کے لئے نظریاتی کشمکشیں نه ھوں تو پارٹی کی زندگی

ختم ھو جائیگی ۔

"تضاد" (اگست ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

ھم سرگرم نظریاتی کشمکش کے حامی ھیں کیونکه یه ھماری جدوجھد کے حق میں پارٹی اور انقلابی تنظیموں کے اندر اتحاد کو یقینی بنانے کے ایک ھتھیار کی حیثیت رکھتی ھے ۔ ھر کمیونسٹ اور انقلابی کو یه ھتھیار سنبھالنا چاھیئے ۔

مگر آزاد خیالی نظریاتی کشمکش کو مسترد کر دیتی ھے اور غیر اصولی امن کی حامی ھے اور اس طرح ایک زوال پذیر عامیانه رویے کو جنم دیتی ھے اور پارٹی اور انقلابی تنظیموں کے بعض یونٹوں اور افراد میں سیاسی انحطاط پیدا کر دیتی ھے ۔

"آزاد خیالی کا مقابله کرو" (۷/ستمبر ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

موضوعیت پسندی ، فرقه پرستی اور پارٹی کی غیر متبدل تحریروں کا مقابله کرنے کے دوران ھمیں

دو مقاصد زیر نظر رکھنے چاهئیں : پهلا یه که "آئنده غلطیوں سے بچنے کے لئے پچھلی غلطیوں سے سبق حاصل کرو"، اور دوسرا یه که "مریض کو بچانے کے لئے اس کی بیماری کا علاج کرو"۔ کسی کے احساسات کی پروا کئے بغیر ماضی کی غلطیوں کا پرده چاک کر ضرور دینا چاهیئے، ماضی میں جو خرابیاں پیدا هوئی تهیں ان کا سائنسی انداز سے تجزیه کرنا اور ان پر تنقید کرنا ضروری هے تاکه مستقبل میں کام احتیاط سے اور بهتر طور پر کیا جا سکے۔ "آئنده غلطیوں سے بچنے کے لئے پچھلی غلطیوں سے سبق حاصل کرو" کا مطلب یهی هے۔ مگر غلطیوں کو بےنقاب کرنے اور کمیوں پر تنقید کرنے سے همارا مقصد کسی بیماری کا علاج کرنے والے ڈاکٹر کے مقصد کی طرح محض مریض کو بچانا هوتا هے نه که علاج کرکے اسے مار ڈالنا۔ جو شخص التهاب زائده میں مبتلا هو اس کا زائده اگر سرجن کاٹ کر نکال دے تو وه بچ

جاتا هے۔ جب تک ایک شخص جس نے غلطیاں کی هیں علاج کے ڈر سے اپنی بیماری نهیں چھپاتا یا لاعلاج هونے تک اپنی غلطیوں پر اڑا نهیں رهتا، جب تک وه دیانت داری اور خلوص کے ساتھ اپنے علاج اور اصلاح کا خواهشمند رهتا هے همیں اس کا خیر مقدم کرنا چاهیئے اور اس کی بیماری کا علاج کرنا چاهیئے تاکه وه ایک اچھا کامریڈ بن سکے۔ اگر هم محض آپے سے باهر هو گئے اور اس پر جھپٹ پڑے تو هم کبھی کامیاب نهیں هو سکتے۔ کسی نظریاتی یا سیاسی بیماری کا علاج کرنے میں همیں کبھی بد مزاجی اور جلد بازی سے کام نهیں لینا چاهیئے بلکه "مریض کو بچانے کے لئے اس کی بیماری کا علاج کرنے" کا رویه اختیار کرنا چاهیئے جو که صحیح اور موثر طریقه هے۔

"پارٹی کے طرزعمل کی اصلاح کرو"
(یکم فروری ۱۹۴۲ء)، منتخب مضامین،
جلد سوم۔

اندرون پارٹی تنقید کے سلسلے میں ایک اور بات جس کا ذکر کرنا ضروری ھے وہ یہ ھے کہ بعض کامریڈ تنقید کرتے وقت بڑے مسائل کو نظر انداز کر دیتے ھیں اور اپنی توجہ چھوٹے مسائل تک محدود رکھتے ھیں ۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ تنقید کا اصل فرض سیاسی اور تنظیمی غلطیاں بتانا ہوتا ھے ۔ جہاں تک ذاتی نقائص کا تعلق ھے ، جب تک ان کا تعلق سیاسی اور تنظیمی غلطیوں سے نہ ھو اس وقت تک ان پر زیادہ تنقید کی ضرورت نہیں ، ورنہ متعلقہ کامریڈ اس الجھن میں پڑ جائینگے کہ وہ کیا کریں ۔ مزید یہ کہ ایک بار اس قسم کی تنقید چل نکلی تو اس بات کا زبردست خطرہ رہتا ھے کہ پارٹی کے اندر توجہ محض چھوٹی چھوٹی کمیوں پر مرکوز ھو کر رہ جائیگی اور ہر شخص بزدلی اور حد سے زیادہ احتیاط سے کام

لیگا اور پارٹی کے سیاسی فرائض کو فراموش کر دیگا ۔

"پارٹی کے اندر غلط خیالات کی اصلاح کرنے کے بارے میں" (دسمبر ۱۹۲۹ء)، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

اندرون پارٹی تنقید میں موضوعیت اور استبدادیت سے اور تنقید کو عامیانہ بنانے سے بچنا چاھیئے ، بیانات حقائق پر مبنی ھونے چاھئیں اور تنقید میں سیاسی پہلو پر توجہ دینی چاھیئے ۔

ایضاً ۔

اندرون پارٹی تنقید پارٹی تنظیم کو استحکام دینے اور اس کی مجاھدانہ صلاحیت کو تقویت پہنچانے کا ایک ھتھیار ھے ۔ لیکن سرخ فوج کی پارٹی تنظیم میں تنقید ھمیشہ ایسی نہیں ھوتی اور بعض اوقات ذاتی حملے میں تبدیل ھو جاتی ھے ۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف افراد کو بلکہ پارٹی تنظیم کو بھی نقصان پہنچتا ھے ۔ یہ ادنیٰ بورژوائی انفرادیت کا اظہار ھے ۔ اصلاح کا طریقہ یہ ھے

که پارٹی ممبروں کو یه سمجھایا جائے که تنقید کا مقصد طبقاتی کشمکش میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے پارٹی کی مجاهدانه صلاحیت بڑھانا هے اور یه که اسے ذاتی حملے کا ذریعه نہیں بنانا چاهیئے ۔

ایضاً ۔

اگر همارے اندر خامیاں هیں تو هم ان کے بتائے جانے یا ان پر تنقید کئے جانے سے خائف نہیں هیں ، کیونکه هم عوام کے خادم هیں ۔ هر شخص خواه وه کوئی بھی هو هماری خامیاں بتا سکتا هے ۔ اگر وه درست کہه رها هے تو هم ان کی اصلاح کر لینگے ۔ اگر اس کی تجویز سے عوام کو فائده پہنچتا هے تو هم اس پر عمل کرینگے ۔

"عوام کی خدمت کرو" (۸ / ستمبر ۱۹۴۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

هم چینی کمیونسٹ جو اپنے تمام اعمال کو چینی عوام کی کثیر ترین تعداد کے اعلیٰ ترین مفادات پر مبنی رکھتے هیں اپنے مقصد کے برحق

هونے پر پورا یقین رکھتے هیں ، کسی ذاتی قربانی سے قدم پیچھے نہیں هٹاتے اور اس مقصد کے لئے همه وقت اپنی جانیں قربان کر دینے پر تیار رهتے هیں ، تو کیا هم ایسے کسی خیال ، نقطۂ نظر ، رائے یا طریقے کو مسترد کرنے پر غیر رضامند هو سکتے هیں جو عوام کے تقاضوں سے میل نہیں کھاتے ؟ کیا هم سیاسی گرد و غبار اور جراثیم کو یه اجازت دینے پر تیار هونگے که وه همارے صاف چہروں کو میلا کر دیں یا همارے تندرست جسم کو گھلا ڈالیں ؟ بے شمار انقلابی شهداءنے عوام کے مفادات کے لئے اپنی جانیں قربان کر دی هیں اور هم ذی حیات ان کو یاد کرکے غمگین هو جاتے هیں ، تو کیا ایسا کوئی ذاتی مفاد هو سکتا هے جسے هم قربانی نہیں دے سکیں یا ایسی کوئی غلطی هو سکتی هے جسے هم ترک نه کر سکیں؟

"مخلوط حکومت" (۲۴ / اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

ہمیں کسی کامیابی پر آسودہ خاطر قطعی نہیں ہونا چاہیئے ۔ ہمیں اپنی آسودہ خاطری کا سدباب کرنا چاہیئے اور اپنی کوتاہیوں پر مسلسل تنقید کرنی چاہیئے — ٹھیک اسی طرح جس طرح ہم روزانہ گرد و غبار دور کرنے اور صفائی ستھرائی کے لئے منہ ہاتھ دھوتے ہیں یا فرش پر جھاڑو دیتے ہیں ۔

"منظم ہوجاؤ !" (۲۹/نومبر ۱۹۴۳ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

جہاں تک تنقید کا تعلق ہے ، اسے بروقت کرو۔ صرف واقعہ ہو جانے کے بعد تنقید کرنے کی عادت نہ ڈالو۔

"زرعی امداد باھمی کے سوال کے بارے میں" (۳۱ / جولائی ۱۹۵۵ء) ۔

غلطیوں اور ناکامیوں سے سبق حاصل کرکے ہم پہلے سے زیادہ عقلمند ہو گئے ہیں اور اپنے امور سے بہتر طور پر نبٹنے لگے ہیں ۔ کسی بھی سیاسی

پارٹی یا شخص کا غلطیوں سے بچنا محال ہے مگر ہمارا مطالبہ ہے کہ کم سے کم غلطیاں کی جائیں ۔ ایک بار اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس کی اصلاح کر لینی چاہیئے اور جتنی جلدی اور پوری طرح اصلاح کر لی جائے اتنی ہی بہتر ہے ۔

"عوامی جمہوری آمریت" (۳۰ / جون ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

۲۸ - کمیونسٹ

ایک کمیونسٹ کے اندر کشادہ ذھنی ھونی چاھیئے اور اسے مخلص اور مستعد ھونا چاھیئے ، اسے انقلاب کے مفادات کو اپنی ھی زندگی سمجھنی چاھیئے اور اپنے ذاتی مفادات کو انقلاب کے مفادات کے تابع رکھنا چاھیئے - اسے ھر وقت اور ھر جگه صحیح اصول پر ثابت قدمی سے کاربند رھنا چاھیئے اور تمام غلط خیالات اور افعال کے خلاف انتھک جدوجھد کرنی چاھیئے تاکه پارٹی کی اجتماعی زندگی کو استحکام حاصل ھو اور پارٹی اور عوام کے تعلقات کو تقویت پھنچے - اسے کسی فرد سے زیادہ پارٹی اور عوام کا خیال رکھنا چاھیئے اور اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال

رکھنا چاھیئے - صرف اسی صورت میں اسے کمیونسٹ شمار کیا جا سکتا ھے -

”آزاد خیالی کا مقابله کرو“ (۷/ ستمبر ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

ھر کامریڈ کے ذھن میں یه بات بٹھا دینی چاھیئے که کمیونسٹ کے تمام اقوال و افعال کو جانچنے کے لئے سب سے بلند معیار یه ھے که آیا وہ عوام کی غالب اکثریت کے اعلیٰ ترین مفادات سے ھم آھنگ ھیں یا نھیں اور ان کو عوام کی غالب اکثریت کی حمایت حاصل ھے یا نھیں -

”مخلوط حکومت“ (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم -

ایک کمیونسٹ کو کسی بھی وقت اور کسی بھی جگه اپنے ذاتی مفادات کو اولین حیثیت نھیں دینی چاھیئے بلکه ان کو قوم اور عوام کے مفادات کے تابع رکھنا چاھیئے - چنانچه خود

غرضی ، کاهلی ، بداطواری اور شهرت کی جستجو وغیره ایسی چیزیں هیں جو انتهائی قابل حقارت هیں ، جب که بےلوثی ، سرگرمی سے کام کرنا ، پبلک کام کے لئے اپنے آپ کو دل و جان سے وقف کر دینا اور خاموشی کے ساتھ جانفشانی سے کام کرنا — یه ایسی چیزیں هیں جو عزت کے قابل هیں ۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء)، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

کمیونسٹوں کو همیشه صداقت کی پاسداری کے لئے تیار رهنا چاهیئے، کیونکه کوئی بھی صداقت عوام کے مفادات سے مطابقت رکھتی هے ؛ کمیونسٹوں کو همیشه اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنے کے لئے تیار رهنا چاهیئے ، کیونکه کوئی بھی غلطی عوام کے مفادات کے خلاف هوتی هے ۔

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

کمیونسٹوں کو همیشه چیزوں کے اسباب و وجوه کی چھان بین کرنی چاهیئے ، اپنی عقل سے کام لینا چاهیئے اور اس بات پر اچھی طرح غور کرنا چاهیئے که یه چیزیں حقیقت سے مطابقت رکھتی هیں یا نهیں اور واقعی صحیح بنیادوں پر قائم هیں یا نهیں ۔ انهیں کسی بھی صورت میں آنکھیں بند کرکے پیروی نهیں کرنی چاهیئے اور غلامانه ذهنیت کی همت افزائی نهیں کرنی چاهیئے ۔

"پارٹی کے طرزعمل کی اصلاح کرو" (یکم فروری ۱۹۴۲ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

همیں کامریڈوں کو اس بات کی طرف راغب کرانا چاهیئے که وه کلی مفادات کو پیش نظر رکھیں ۔ هر پارٹی ممبر کو ، کام کی هر شاخ کو، هر قول کو اور هر فعل کو پوری پارٹی کے مفادات سے ابتدا کرنی چاهیئے ، اس اصول کی خلاف ورزی کرنے کی قطعاً اجازت نهیں دی جا سکتی ۔

ایضاً ۔

کمیونسٹوں کو باعمل بننے کے ساتھ ساتھ دور اندیش ہونے کی مثال قائم کرنی چاہیئے - اس لئے کہ باعمل بن کر ہی وہ مقررہ فرائض انجام دے سکتے ہیں اور دور اندیشی سے ہی وہ پیش قدمی کرتے وقت صحیح سمت نہیں کھوئینگے -

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

کمیونسٹوں کو انتہائی دور اندیشی ، جذبۂ اشہاد سے خوب معمور ، انتہائی پر عزم اور صورت حال کا اندازہ لگانے میں کم سے کم متعصب ہونا چاہیئے اور انہیں عوام کی اکثریت پر بھروسہ کرنا اور ان کی حمایت حاصل کرنی چاہیئے -

" جاپان کی مزاحمت کے دوران چینی کمیونسٹ پارٹی کے فرائض" (۳ / مئی ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

کمیونسٹوں کو حصول علم کے سلسلے میں

مثال قائم کرنی چاہیئے ، انہیں ہمہ وقت عوام کے معلم اور اسی کے ساتھ ان کے شاگرد بھی بننے چاہئیں -

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

عوامی تحریکوں میں کام کرنے والے ہر کمیونسٹ کو عوام کا دوست بننا چاہیئے نہ کہ ان کا حاکم ہونا چاہیئے ، انہیں عوام کا انتھک معلم بننا چاہیئے نہ کہ نوکرشاہی سیاستدان -

ایضاً -

کمیونسٹوں کو کبھی اپنے آپ کو عوام کی اکثریت سے علیحدہ نہیں کرنا چاہیئے ، نہ عوام کی اکثریت کو نظر انداز کرکے الگ تھلگ اور جلد بازی سے آگے بڑھنے میں محض چند ترقی پسند دستوں کی رہنمائی کرنی چاہیئے ، بلکہ انہیں ترقی پسند عناصر اور عوام کی اکثریت کے درمیان

قریبی رشتے قائم کرنے پر توجہ دینی چاھیئے ۔ اسی کو کہتے ھیں اکثریت کا خیال رکھنا ۔

ایضاً ۔

ھم کمیونسٹ بیج کی طرح ھوتے ھیں اور عوام زمین کی طرح ۔ جہاں کہیں بھی ھم جائیں ھمیں عوام سے اتحاد قائم کرنا ، ان میں جڑ پکڑنا اور پھولنا پھلنا چاھیئے ۔

"چنگ کنگ مذاکرات کے بارے میں" (۱۷ / اکتوبر ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد چہارم ۔

ھم کمیونسٹوں کو اس قابل ضرور بننا چاھیئے کہ ھر معاملے میں اپنے آپ کو عوام سے مربوط کریں ۔ اگر ھمارے پارٹی ممبران ساری عمر بند کمرے میں بیٹھے رہ کر گزاریں اور طوفان سے ٹکر لینے اور دنیا کا مقابلہ کرنے کے لئے کبھی باھر ھی نہ نکلیں تو چینی عوام کو ان سے کیا فائدہ ھوگا ؟ رتی بھر بھی نہیں ، اور ھمیں ایسے لوگوں کو

پارٹی ممبران رکھنے کی ضرورت بھی نہیں ۔ ھم کمیونسٹوں کو طوفان سے ٹکر لینا اور دنیا کا مقابلہ کرنا چاھیئے ۔ یہ طوفان عوامی جدوجہد کا زبردست طوفان ھے اور یہ دنیا عوامی جدوجہد کی عظیم دنیا ھے ۔

"منظم ھو جاؤ !" (۲۹ / نومبر ۱۹۴۳ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

کمیونسٹوں کا ھر اول اور مثالی کردار زبردست اھمیت رکھتا ھے ۔ آٹھویں روٹ اور نئی چوتھی افواج میں کمیونسٹوں کو بہادری سے لڑنے ، احکام کی تعمیل کرنے ، نظم و ضبط کی پابندی کرنے ، سیاسی کام کرنے اور اندرونی اتحاد و استحکام کو فروغ دینے میں مثال قائم کرنی چاھیئے ۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

کمیونسٹ کو کبھی خود رائے یا جابر ہرگز نہیں ہونا چاہیئے ، اسے ایسا ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ ہر کام میں اچھا ہے جب کہ دوسرے لوگ کسی کام میں بھی اچھے نہیں ۔ اسے کبھی اپنے آپ کو اپنے چھوٹے سے کمرے کی چہار دیواری کے اندر بند نہیں رکھنا چاہیئے ، یا اپنے منه میاں مٹھو بننے اور شیخی بگھارنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے ، نہ ھی تحکم سے کام لینا چاہیئے ۔

"شینسی ۔ کانسو ۔ ننگشا سرحدی علاقے کے نمائندوں کی اسمبلی میں تقریر" (۲۱ / نومبر ۱۹۴۱ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

کمیونسٹوں کو غیر پارٹی افراد کے خیالات غور سے سننے چاہئیں اور انہیں اظہار خیال کا موقع دینا چاہیئے ۔ اگر وہ ٹھیک کہہ رہے ہوں تو ہمیں اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے اور ہمیں ان کی

خوبیوں سے سیکھنا چاہیئے ۔ اور اگر وہ غلط کہہ رہے ہوں تو ہمیں ان کو پوری بات کہنے دینی چاہیئے اور پھر صبر و تحمل کے ساتھ ان کو بات سمجھانی چاہیئے ۔

ایضاً ۔

جن لوگوں نے اپنے کام میں غلطیاں کی ہیں ، ان کے لئے کمیونسٹوں کو سمجھانے بجھانے کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ وہ اپنے آپ میں تبدیلی لا سکیں اور غلطیوں کو رد کرکے نئے سرے سے آغاز کر سکیں ، نہ کہ انہیں خارج کر دینے کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے ، بجز اس صورت کے کہ وہ ناقابل اصلاح ہوں ۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو سیاسی اعتبار سے پسماندہ ہیں ، کمیونسٹوں کو انہیں حقیر

سمجھنا یا ان سے نفرت کرنی نہیں چاھیئے ، بلکہ ان کے ساتھ دوستی کرنی چاھیئے ، ان سے اتحاد کرنا ، ان کو قائل کرنا اور آگے بڑھنے میں ان کی ھمت افزائی کرنی چاھیئے -

ایضاً -

۲۹ - کارکن

اس بات کی ضمانت دینے کے لئے کہ ھماری پارٹی اور ملک اپنا رنگ نہیں بدلے ، ھمیں نہ صرف صحیح راہ عمل اور صحیح پالیسیاں چاھئیں ، بلکہ یہ بھی چاھیئے کہ ایسے لاکھوں کروڑوں جانشینوں کی تربیت و پرورش کریں جو پرولتاری انقلاب کے مقصد کو جاری رکھینگے -

آخری تجزیے میں پرولتاریہ کے انقلابی مقصد کے لئے جانشینوں کو تربیت دینے کا جو سوال ھے وہ یہ ھے کہ آیا ایسے لوگ باقی رھینگے یا نہیں جو پرولتاری انقلابیوں کی پرانی نسل کے شروع کئے ھوئے مارکسی لیننی انقلابی مقصد کو جاری رکھینگے ، آیا ھماری پارٹی اور ریاست کی قیادت

پرولتاری انقلابیوں کے ہاتھوں میں رہیگی یا نہیں ، آیا ہمارے جانشین مارکسزم لینن‌ازم کی مقرر کردہ صحیح راہ پر آگے بڑھنا جاری رکھینگے یا نہیں ، یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لیجئیے کہ آیا ہم چین میں خروشچوف کی ترمیم پسندی کے ظہور کو کامیابی سے روک سکتے ہیں یا نہیں - مختصر یہ کہ یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے جو ہماری پارٹی اور ہمارے ملک کے لئے زندگی اور موت سے تعلق رکھتا ہے - یہ پرولتاری انقلابی مقصد کے لئے آئندہ سو ، ہزار بلکہ دس ہزار سال تک ایک بنیادی اہمیت کا سوال ہے - سوویت یونین میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کو بنیاد بنا کر سامراجی پیش‌گو اپنی " پرامن ارتقا " کی امیدیں چینی پارٹی کی تیسری یا چوتھی نسل سے لگائے ہوئے ہیں - ہمیں ان سامراجی پیشین گوئیوں کو بالکل پاش پاش کر دینا چاہیئے - ہمیں اپنی اعلیٰ ترین تنظیموں سے لے کر بالکل بنیادی

تنظیموں تک ہر جگہ انقلابی مقصد کے جانشینوں کی تربیت و پرورش پر لگاتار توجہ دینی چاہیئے -

پرولتاریہ کے انقلابی مقصد کے شایان شان جانشین بننے کے تقاضے کیا کیا ہیں ؟

انہیں حقیقی مارکسی لیننی بننا چاہیئے نہ کہ خروشچوف کی طرح کے ترمیم پسند جنہوں نے مارکسزم لینن‌ازم کا لبادہ پہن رکھا ہے -

انہیں ایسے انقلابی بننا چاہیئے جو چین اور ساری دنیا کے عوام کی غالب اکثریت کی دل و جان سے خدمت کر سکیں ، نہ کہ خروشچوف کی طرح کے آدمی جو خود اپنے ملک کے مراعات یافتہ بورژوا حلقے کے مٹھی بھر افراد اور غیر ملکی سامراج اور رجعت پسندی دونوں کے مفادات کے خدمت گزار ہیں -

انہیں ایسے پرولتاری سیاستدان بننا چاہیئے جو غالب اکثریت کے ساتھ اتحاد کرنے اور کام کرنے کے اہل ہوں - انہیں نہ صرف ایسے لوگوں سے

اتحاد کرنا چاهیئے جو ان سے اتفاق کرتے هوں ، بلکه ان کو ایسے لوگوں سے بهی اتحاد کرنے کے قابل هونا چاهیئے جو ان سے اتفاق نهیں کرتے هوں ، یہاں تک که ان لوگوں سے بهی اتحاد کرنے کے قابل هونا چاهیئے جنهوں نے پہلے تو ان کی مخالفت کی تهی اور اس کے بعد سے عمل کے دوران وه غلط ثابت هو چکے هیں - تاهم انهیں خروشچوف جیسے جاه پرستوں اور سازشیوں سے خاص طور پر خبردار رهنا چاهیئے اور ایسے بدکردار عناصر کو کسی بهی سطح پر پارٹی اور ریاست کی قیادت پر غاصبانه قبضه کرنے سے روکنا چاهیئے -

انهیں پارٹی کی جمهوری مرکزیت پر عمل کرنے میں مثالی عامل بننا چاهیئے ، "عوام سے ، عوام کی جانب" کے اصول پر مبنی طریقهٔ قیادت میں مهارت پیدا کرنی چاهیئے اور جمهوری طرز عمل کو فروغ دینا چاهیئے اور عوام کی بات سننے کے قابل هونا چاهیئے - انهیں خروشچوف کی طرح

کے مطلق العنان نهیں بننا چاهیئے اور پارٹی کی جمهوری مرکزیت کی خلاف ورزی کرنی، کامریڈوں پر اچانک حمله کرنا یا من مانے اور آمرانه طور پر کام کرنا نهیں چاهیئے -

انهیں انکساری اور احتیاط سے کام لینا چاهیئے اور تکبر اور جلد بازی سے بچنا چاهیئے - انهیں خود تنقیدی کے جذبے سے سرشار هونا چاهیئے اور اپنے کام میں خامیوں اور غلطیوں کی اصلاح کرنے کی همت رکهنی چاهیئے - انهیں خروشچوف کی طرح اپنی تمام غلطیوں پر پرده ڈالنا نهیں چاهیئے اور ساری چیزوں کا سهرا اپنے سر باندهنا اور سارا الزام دوسروں پر دهرنا نهیں چاهیئے -

پرولتاریه کے انقلابی مقصد کے جانشین عوامی جدوجهد کے دوران پیدا هوتے هیں اور انقلاب کے زبردست طوفان سے هو کر پختگی حاصل کرتے هیں - عوامی جدوجهد کے طویل عرصے میں کارکنوں کی آزمائش کرنا اور ان کا اندازه کرنا ، جانشینوں

کا انتخاب کرنا اور ان کو تربیت دینا ضروری ہے۔

اس عبارت کا حوالہ "خروشچوف کا نقلی کمیونزم اور دنیا کے لئے اس کا تاریخی سبق" میں دیا گیا ہے، "عوامی روزنامہ"، ۱۴ / جولائی ۱۹۶۴ء۔

ہماری پارٹی تنظیمیں سارے ملک میں پھیلا دینی چاہئیں اور ہمیں پرمقصد طور پر لاکھوں کارکنوں اور سینکڑوں بہترین عوامی رہنماؤں کو تربیت دینی چاہیئے۔ وہ ایسے کارکن اور رہنما ہونے چاہئیں جو مارکسزم لینن ازم پر دسترس رکھتے ہوں، سیاسی طور پر دور اندیش ہوں، کام میں مستعد ہوں، جذبۂ اشہاد سے بھرپور ہوں، خود سے مسائل سے نبٹنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، مشکلات کے سامنے ثابت قدم ہوں اور قوم، طبقے اور پارٹی کی خدمت کرنے میں وفادار اور دیانتدار ہوں۔ یہی وہ کارکن اور رہنما ہیں جن پر رکنیت

اور عوام کے ساتھ رشتے کے لئے پارٹی بھروسہ کرتی ہے اور عوام کے لئے انہی کی مضبوط قیادت ہے جس پر بھروسہ کرکے پارٹی اپنے دشمن کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ ایسے کارکنوں اور رہنماؤں کو خود غرضی، انفرادیت پسندانہ شجاعت، خود نمائی، تساہلی، بے عملی اور متکبرانہ فرقہ پرستی سے پاک ہونا چاہیئے اور انہیں بے لوث قومی اور طبقاتی ہیرو بننا چاہیئے۔ یہ ہیں وہ صفات اورطرز عمل جن کا مالک ہماری پارٹی کے ممبروں، کارکنوں اور رہنماؤں کو ہونا چاہیئے۔

"جاپان دشمن قومی متحدہ محاذ کے لئے کروڑوں عوام کی حمایت کے حصول میں جدوجہد کرو" (۷/ مئی ۱۹۳۷ء)، منتخب مضامین، جلد اول۔

ایک بار جب سیاسی راہ عمل کا تعین ہو جاتا ہے تو کارکن ایک فیصلہ کن عنصر بن جاتے ہیں۔ لہذا یہ ہمارا مجاہدانہ فرض ہے کہ ہم منصوبہ

بند طریقے سے بڑی تعداد میں نئے کارکنوں کو تربیت دیں -

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

کمیونسٹ پارٹی کو اپنی کارکنوں کی پالیسی کے سلسلے میں جو کسوٹی استعمال کرنی چاھیئے وہ یہ ھے کہ آیا کارکن پارٹی کی راہ عمل پر عمل کرنے میں مستقیم ھے یا نہیں ، پارٹی کے نظم و ضبط کی پابندی کرتا ھے یا نہیں ، عوام سے قریبی تعلق رکھتا ھے یا نہیں ، خود سے اپنا کام پورا کرنے کا اھل ھے یا نہیں اور سرگرم ، محنتی اور بے غرض ھے یا نہیں - اسی کو کہتے ھیں "لوگوں کا تقرر ان کی اھلیت کے مطابق کرنا" -

ایضاً -

یہ ضروری ھے کہ اجتماعی پیداواری محنت میں کارکنوں کی شرکت کا نظام برقرار رکھا جائے -

ھماری پارٹی اور ریاست کے کارکن عام محنت کش ھیں ، نہ کہ وہ عوام کی پیٹھ پر سواری کرنے والے فرمانروا ھیں - اجتماعی پیداواری محنت میں حصہ لے کر ھمارے کارکن محنت کش عوام سے وسیع ، مستقل اور قریبی رشتے استوار رکھتے ھیں - سوشلسٹ نظام کے لئے یہ ایک بنیادی اھمیت کا بڑا اقدام ھے ، اس سے نوکرشاھی کا تدارک کرنے اور ترمیم پسندی اور اذعانیت کا سدباب کرنے میں مدد ملتی ھے -

اس عبارت کا حوالہ "خروشچوف کا نقلی کمیونزم اور دنیا کے لئے اس کا تاریخی سبق" میں دیا گیا ھے ، "عوامی روزنامہ" ، ۱۴ / جولائی ۱۹۶۴ء -

ھمیں کارکنوں کا اندازہ کرنے کا طریقہ معلوم ھونا چاھیئے - ھمیں کسی کارکن کی زندگی کے ایک مختصر سے عرصے یا محض ایک واقعے تک اپنا اندازہ محدود نہیں رکھنا چاھیئے ، بلکہ

مجموعی طور پر اس کی زندگی اور کام کو مدنظر رکھنا چاهیئے - کارکنوں کا اندازہ کرنے کا یہی اصل طریقه هے -

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

همیں کارکنوں سے اچھی طرح کام لینے کا طریقه معلوم هونا چاهیئے - آخری تجزیے میں قیادت دو خاص ذمهداریوں پر مشتمل هوتی هے : تدابیر نکالنا اور کارکنوں سے اچھی طرح کام لینا - منصوبے بنانا ، فیصلے کرنا اور احکام و هدایات جاری کرنا وغیرہ وغیرہ — یه تمام چیزیں "تدابیر نکالنے" کے زمرے میں آتی هیں - تدابیر کو عمل میں لانے کے لئے همیں چاهیئے که هم کارکنوں میں یکجهتی پیدا کریں اور عمل کرنے میں ان کی همت افزائی کریں - یه چیز "کارکنوں سے اچھی طرح کام

لینے" کے زمرے میں آتی هے -

ایضاً -

همیں کارکنوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کا طریقه معلوم هونا چاهیئے - اس کے لئے کئی طریقے هیں -

پہلا یه که ان کی رهنمائی کی جائے - اس کا مطلب یه نکلتا هے که انهیں اپنا کام آزادی سے کرنے دیا جائے تاکه ان میں ذمهداری سنبھالنے کی همت پیدا هو ، اور اسی کے ساتھ ان کو بروقت هدایتیں دی جائیں تاکه پارٹی کی سیاسی راہ عمل کی روشنی میں وہ اپنی قوت پہل سے پوری طرح کام لے سکیں -

دوسرا یه که ان کی سطح بلند کی جائے - اس کا مطلب یه هے که انهیں مطالعه کرنے کا موقع دے کر تعلیم دی جائے ، تاکه وہ اپنی نظریاتی سوجھ بوجھ اور اپنی صلاحیت کار میں اضافه کر سکیں -

تیسرا یہ کہ ان کے کام کی جانچ پڑتال کی جائے اور تجربہ جمع کرنے ، کارنامے انجام دیتے رہنے اور غلطیوں کی اصلاح کرنے میں ان کی مدد کی جائے - جانچ پڑتال کئے بغیر کام حوالے کر دینا اور صرف شدید غلطیاں کئے جانے کے بعد دھیان دینا — یہ کارکنوں کی دیکھ بھال کرنے کا طریقہ نہیں -

چوتھا یہ کہ عام طور پر ان کارکنوں کے سلسلے میں سمجھانے بجھانے کا طریقہ کام میں لایا جائے جنھوں نے غلطیاں کی ھیں اور غلطیوں کی اصلاح کرنے میں ان کی مدد کی جائے - جدوجہد کا طریقہ صرف ان لوگوں تک محدود رکھا جائے جنھوں نے شدید غلطیاں کی ھوں اور پھر بھی قیادت قبول کرنے سے انکار کرتے ھوں - یہاں پر صبر و تحمل سے کام لینا ضروری ھے ؛ لوگوں پر بغیر سوچے سمجھے "موقع پرستی" کا لیبل لگانا یا ان کے خلاف

بغیر سوچے سمجھے "جدوجہد شروع کرنا" غلط ھوگا -

پانچواں یہ کہ مشکلات کو دور کرنے میں ان کی مدد کی جائے - جب کارکن بیماری ، تنگ دستی یا گھر پر یا دوسری پریشانیوں کی وجہ سے مشکلات میں گھر جائیں تو ھمیں یقینی طور پر ان کی ھر ممکن طرح سے دیکھ بھال کرنی چاھیئے -

یہی کارکنوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کا طریقہ ھے -

ایضاً -

قیادتی گروپ کے ایسے ذمہ‌دار ارکان جو حقیقی طور پر متحد اور عوام سے منسلک ھوں محض عوامی جدوجہد کے دوران ھی رفتہ رفتہ سامنے آسکتے ھیں ، نہ کہ اس عمل سے علیحدہ رہ کر - بیشتر حالات میں کسی عظیم جدوجہد کے دوران قیادتی گروپ کے ذمہ‌دار ارکان کو ابتدائی ،

درمیانے اور آخری مرحلوں میں بالکل غیر متبدل نہیں رہنا چاہیئے اور نہ وہ ایسا ہو سکتے ہیں ۔ جو سرگرم عناصر جدوجہد کے دوران سامنے آئے ہوں ان کو مسلسل قیادتی گروپ کے ان سابقہ ذمہ دار ارکان کی جگہ لینے میں تقویت پہنچانی چاہیئے جو مقابلتاً کم تر درجے کے ثابت ہوئے ہیں یا جو زوال پذیر ہو چکے ہیں ۔

"قیادت کے طریقوں سے متعلق کچھ سوالات" (یکم جون ۱۹۴۳ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

اگر ہماری پارٹی کے پاس بڑی تعداد میں ایسے نئے کارکن نہ ہوں جو پرانے کارکنوں کے ساتھ اتحاد و تعاون سے کام کریں تو ہمارا مقصد ٹھپ ہو جائیگا ۔ لہذا تمام پرانے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ انتہائی گرمجوشی سے نئے کارکنوں کا خیر مقدم کریں اور ان کا خیال رکھیں ۔ یہ صحیح ہے کہ نئے کارکنوں میں کمیاں ہوتی ہیں ۔ وہ

انقلاب میں لمبے عرصے تک شریک نہیں رہے ہیں اور ان میں تجربے کی کمی ہوتی ہے اور ان میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں، جو ناگزیر طور پر پرانے سماج کے ناپسندیدہ نظریے کے باقی ماندہ اثرات ، یعنی ادنیٰ بورژوائی انفرادیت پرستی کے نظریے کے بچے کھچے اثرات اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں ۔ مگر یہ کمیاں تعلیم اور انقلاب میں پختگی کے ذریعے رفتہ رفتہ دور کی جا سکتی ہیں ۔ نئے کارکنوں میں جو خوبی ہوتی ہے وہ بقول اسٹالن یہ ہوتی ہے وہ ہر نئی چیز کے بارے میں بےحد حساس واقع ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ان میں اعلیٰ درجے کا جوش و خروش اور پہل قدمی پائی جاتی ہے — اور یہی وہ خوبیاں ہوتی ہیں جن کی کمی بعض پرانے کارکنوں میں ہوتی ہے ۔ کارکنوں کو خواہ وہ نئے ہوں یا پرانے ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیئے ، ایک دوسرے سے سیکھنا چاہیئے اور ایک دوسرے کے محاسن سے سیکھ کر اپنی کمزوریوں پر قابو پانا

چاهیئے ، تاکه وه مشترکه مقصد کے لئے فرد واحد کی طرح متحد هو سکیں اور فرقه پرستی کے رجحانات سے بچ سکیں ۔

" پارٹی کے طرز عمل کی اصلاح کرو"
(یکم فروری ١٩٤٢ء) ، منتخب
مضامین ، جلد سوم ۔

همیں اپنی توجه پارٹی کے کارکنوں کے ساتھ ساتھ غیر پارٹی کارکنوں پر بھی رکھنی چاهیئے ۔ پارٹی سے باهر ایسے بہت سے قابلیت کے مالک لوگ هیں جنهیں همیں نظر انداز نہیں کرنا چاهیئے ۔ هر کمیونسٹ کا یه فرض هے که وه اپنے آپ کو تنہائی پسندی اور تکبر سے نجات دلائے اور غیر پارٹی کارکنوں کے ساتھ مل کر اچھی طرح کام کرے ، ان کی مخلصانه طور پر مدد کرے ، ان کے ساتھ گرمجوشی کا اور رفیقانه سلوک کرے اور جاپان کی مزاحمت کرنے اور ملک کی تعمیر نو کرنے

کے عظیم مقصد میں ان کی پہل قدمی سے کام لے ۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ١٩٣٨ء) ،
منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

۳۰ - نوجوان

دنیا تمہاری ہے اور ہماری بھی ، لیکن آخری تجزیے میں یہ تمہاری ہی ہے - تم نوجوان لوگ جو طاقت و توانائی سے بھر پور ہو ، زندگی کے شباب پر ہو اور صبح آٹھ یا نو بجے کے سورج کی مانند ہو - ہماری امیدیں تم سے وابستہ ہیں -

....

دنیا تمہارے ہاتھوں میں ہے - چین کا مستقبل تمہارے ہاتھوں میں ہے -

ماسکو میں چینی طلبا اور تربیت پانے والوں کی ملاقات میں تقریر (۱۷ / نومبر ۱۹۵۷ء) -

ہمیں اپنے تمام نوجوانوں کو یہ بات سمجھنے میں مدد دینی چاہیئے کہ ہمارا ملک اب بھی

بہت غریب ہے ، ہم اس صورت حال کو ایک مختصر سے وقت میں بنیادی طور پر بدل نہیں سکتے اور صرف ہماری نوجوان نسل اور ہمارے تمام عوام کی متحدہ کوششوں کے ذریعے خود اپنے ہاتھوں سے کام کرکے ہی چین کو کئی دہ سالوں کے عرصے میں مضبوط اور خوشحال بنایا جا سکتا ہے - ہمارے سوشلسٹ نظام کے قیام نے ہمارے نصب العین کے مستقبل کی طرف رہنمائی کرنے والی ایک راہ کھول دی ہے ، مگر اس نصب العین کو حقیقت میں بدل ڈالنے کے لئے محنت سے کام کرنے کی ضرورت ہے -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷/ فروری ۱۹۵۷ء) -

سیاسی اور سماجی تجربے کی کمی کے سبب بہت سے نوجوان پرانے اور نئے چین کے درمیان فرق کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور ان کے لئے ان

صعوبتوں کا پوری طرح اندازہ لگانا آسان نہیں جو ہمارے عوام نے اپنے آپ کو سامراجیوں اور کو من تانگ رجعت پسندوں کے ظلم و تشدد سے آزاد کرانے کی جدوجہد میں اٹھائی ھیں یا ایک خوشحال سوشلسٹ سماج قائم کرنے سے پہلے جتنے طویل عرصے تک کٹھن کام کرنے کی ضرورت ھوتی ھے اس کا اندازہ کرنا بھی ان کے لئے آسان نہیں - اسی لئے یہ ضروری ھے کہ ھم عوام میں مستقلاً جاندار اور موثر سیاسی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں اور انہیں ھمیشہ ان مشکلات کے بارے میں حقیقت سے آگاہ کرتے رھیں جو کھڑی ھوتی رھتی ھیں اور ان سے صلاح و مشورہ کرتے رھیں کہ ان مشکلات پر کیسے قابو پایا جائے -

ایضاً -

نوجوان لوگ سارے معاشرے کی انتہائی سرگرم اور حیاتی قوت ھوتے ھیں - وہ حصول علم کے انتہائی شائق اور اپنی فکر میں کم سے کم قدامت

پسند ھوتے ھیں - سوشلزم کے عہد میں تو یہ بات خاص طور پر صادق آتی ھے - ھمیں امید ھے کہ مختلف جگہوں پر مقامی پارٹی تنظیمیں انجمن نوجوانان کی تنظیموں کی مدد کرینگی اور ان کے ساتھ مل کر کام کرینگی اور خاص طور پر ھمارے نوجوانوں کی قوت کو پوری طرح بروئے کار لانے کے مسئلے پر سوچ بچار کرینگی - پارٹی تنظیموں کو یہ نہیں چاھیئے کہ انہیں دوسرے لوگوں کی طرح سمجھیں اور ان کی مخصوص خصوصیات نظر انداز کریں - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نوجوان لوگوں کو عمر رسیدہ اور دوسرے بالغوں سے سیکھنا چاھیئے اور جہاں تک ممکن ھو سکے ان کے اتفاق رائے سے ھر قسم کی مفید سرگرمیوں میں حصہ لینا چاھیئے -

"چنگشان کاؤنٹی کے سن پنگ قصبے کی زرعی پیداوار کی انجمن امداد باھمی نمبر ۹ کا نوجوان ھراول دستہ" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) -

همیں کسی نوجوان کے انقلابی ھونے یا نہ ھونے کا اندازہ کیسے لگانا چاھیئے ؟ ھم کس طرح یہ بتا سکتے ھیں ؟ اس کی صرف ایک ھی کسوٹی ھو سکتی ھے ، وہ یہ کہ آیا وہ اپنے آپ کو مزدوروں اور کسانوں سے جوڑنے پر رضامند ھے یا نہیں اور وہ عملی طور پر ایسا کرتا بھی ھے یا نہیں ۔ اگر وہ یہ کرنے پر تیار ھے اور ایسا کرتا بھی ھے تو وہ انقلابی ھے ، ورنہ وہ غیر انقلابی ھے یا انقلاب دشمن ۔ اگر آج اس نے اپنے آپ کو مزدوروں اور کسانوں سے جوڑ رکھا ھے تو آج وہ انقلابی ھے ، اگر کل وہ ایسا کرنا بند کر دیتا ھے یا پلٹا کھا کر عام لوگوں پر ظلم ڈھانے لگتا ھے تو وہ غیر انقلابی یا انقلاب دشمن بن جاتا ھے ۔

”نوجوان تحریک کا تعین سمت“ (۴ / مئی ۱۹۳۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

دانشور لوگ جب تک عوامی انقلابی جدوجہد میں دل و جان سے شریک نہیں ھوتے یا عوام کے

مفادات کی خدمت کرنے اور ان کے ساتھ مل جانے کی ٹھان نہیں لیتے اس وقت تک وہ اکثر موضوعیت پسند اور انفرادیت پسند ھونے پر مائل ھوتے ھیں، اپنی فکر میں بےعمل اور اپنے عمل میں مذبذب رھتے ھیں ۔ لہذا اگرچہ چین کے انقلابی دانشور ھراول کا پارٹ ادا کر سکتے ھیں یا عوام کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے ایک کڑی کا کام انجام دے سکتے ھیں ، پھر بھی یہ بات نہیں ھو سکتی کہ ان میں سے ھر ایک آخری وقت تک انقلابی رھیگا ۔ کچھ تو نازک لمحوں پر انقلابی صفوں سے کھسک لینگے اور بےعملی کا رویہ اختیار کرینگے اور چند ایک انقلاب کے دشمن بھی بن جائینگے ۔ دانشور لوگ صرف طویل عرصے کی عوامی جدوجہد میں ھی اپنی کمزوریوں پر قابو پا سکتے ھیں ۔

”چینی انقلاب اور چینی کمیونسٹ پارٹی“ (دسمبر ۱۹۳۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

انجمن نوجوانان کو پارٹی کے مرکزی کام میں اس کے ساتھ تال میل قائم کرنے کے علاوہ نوجوانوں کی مخصوص خصوصیات سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے اپنا کام بھی کرنا چاهیئے - نئے چین کو اپنے نوجوانوں کا خیال کرنا چاهیئے اور نوجوان نسل کی نشو و نما پر توجه دینی چاهیئے - نوجوانوں کو پڑھنا لکھنا اور کام کرنا تو هے ، مگر وه اپنی جسمانی نشو و نما کے زمانے سے گزر رهے هیں - چنانچه ان کے کام اور پڑھنے لکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے ذرائع تفریح ، کھیل کود اور آرام پر بھی پوری توجه دینی چاهیئے -

انجمن نوجوانان کی دوسری قومی کانگریس کی مجلس صدارت کے استقبالیه میں تقریر (۳۰ / جون ۱۹۵۳ء) -

۳۱ - عورتیں

چین میں مرد پر عام طور سے تین قسم کے نظام اقتدار [سیاسی اقتدار ، قبائلی اقتدار اور مذهبی اقتدار] کا تسلط هے ، ...... جهاں تک عورتوں کا تعلق هے ، ان پر ان تین قسم کے نظام اقتدار کا تسلط هونے کے علاوه مردوں کا (شوهر کے اقتدار کا) بھی تسلط هے - یه چار قسم کے اقتدار — یعنی سیاسی اقتدار ، قبائلی اقتدار ، مذهبی اقتدار اور شوهر کا اقتدار — پورے جاگیردارانه سر قبیلی نظریے اور نظام کی نمائندگی کرتے هیں اور یه چار موٹے رسے هیں جن سے چینی عوام خاص طور پر کسان بندھے هوئے هیں - کسانوں نے دیهاتوں میں زمینداروں کے سیاسی اقتدار کا تخته کس طرح الٹ دیا هے اس کا ذکر

اوپر کیا جا چکا ہے ۔ زمینداروں کا سیاسی اقتدار تمام دوسرے نظام ہائے اقتدار کی ریڑھ کی ہڈی ہے ۔ اسے الٹ دینے پر قبائلی اقتدار ، مذہبی اقتدار اور شوہر کا اقتدار یہ سارے کا سارا لڑکھڑانے لگتا ہے ۔ ...... جہاں تک شوہر کے اقتدار کا تعلق ہے ، یہ غریب کسانوں میں ہمیشہ سے اس بنا پر کمزور رہا ہے کہ معاشی ضرورت کے باعث ان کی عورتوں کو امیر طبقوں کی عورتوں کے مقابلے میں زیادہ جسمانی محنت کرنی پڑتی ہے اور اس طرح خاندانی معاملات میں ان کا زیادہ عمل دخل اور انہیں فیصلے کا زیادہ اختیار ہوتا ہے ۔ حالیہ سالوں میں دیہی معیشت کے روز بروز دیوالیہ ہونے کے باعث عورتوں پر مردوں کے غلبے کی بنیاد تباہ ہو گئی ہے ۔ کسان تحریک کے پروان چڑھنے کے ساتھ ہی بہت سی جگہوں کی عورتوں نے اب دیہی عورتوں کی انجمنیں منظم کرنی شروع کر دی ہیں ؛ انہیں اب سر اٹھانے کا

موقع ملا ہے اور شوہر کا اقتدار روز بروز ڈگمگاتا جا رہا ہے ۔ مختصر یہ کہ سارا جاگیردارانہ سرقبیلی نظریہ اور نظام کسانوں کے اقتدار میں اضافے کے ساتھ لڑکھڑا رہا ہے ۔

"ہونان کی کسان تحریک کے بارے میں تحقیقاتی رپورٹ" (مارچ ۱۹۲۷ء)، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

عورتوں کا معاشی اور سیاسی رتبہ بلند کرنے کے لئے متحد ہو جاؤ اور پیداواری کام اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لو ۔

رسالہ " نئے چین کی عورتیں" کے لئے نقش قلم ، جو اس کے پہلے شمارے میں شائع ہوا ، ۲۰ / جولائی ۱۹۴۹ء ۔

نوجوانوں ، عورتوں اور بچوں کے مفادات کا تحفظ کرو — تعلیم نہ پا سکنے والے غریب نوجوانوں کی مدد کرو ، نوجوانوں اور عورتوں کو منظم ہونے میں مدد دو تاکہ وہ جاپان کے خلاف جنگ مزاحمت اور سماجی ترقی کے لئے تمام مفید کاموں

میں برابری کی بنیاد پر حصہ لے سکیں ، آزادی ازدواج اور مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کو یقینی بناؤ اور نوجوانوں اور بچوں کو مفید تعلیم دو ؛ ......

"مخلوط حکومت" (۲۴/اپریل ۱۹۴۵ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

زرعی پیداوار میں ھمارا سب سے بنیادی فرض یہ ھے کہ قوت محنت کے استعمال کو منظم طریقے پر ترتیب دی جائے اور کھیتی باڑی کے کام میں حصہ لینے کے لئے عورتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔

"ھماری معاشی پالیسی" (۲۳ / جنوری ۱۹۳۴ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

ایک عظیم سوشلسٹ سماج کی تعمیر کرنے کے لئے یہ بات انتہائی اھمیت رکھتی ھے کہ عورتوں کو پیداواری سرگرمیوں میں حصہ لینے پر ابھارا جائے ۔ پیداوار کے کام میں مردوں اور عورتوں کو

ایک سے کام کے لئے ایک سا معاوضہ دیا جائے ۔ ان دو جنسوں کے درمیان حقیقی مساوات صرف تمام سماج میں سوشلسٹ تبدیلی کے دوران ھی حاصل ھو سکتی ھے ۔

"عورتیں محنت کے محاذ پر گامزن ھو گئی ھیں" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) ۔

زرعی امداد باھمی کی تکمیل کے بعد سے بہت سی امداد باھمی کی انجمنوں کو قوت محنت کی کمی محسوس ھو رھی ھے ۔ یہ ضروری ھو گیا ھے کہ عورتوں کو جو پہلے کھیتی باڑی کا کام نہیں کرتی تھیں محنت کے محاذ پر اپنی جگہ سنبھالنے پر ابھارا جائے ۔ ...... چین کی عورتیں افرادی قوت کا ایک زبردست ذخیرہ ھیں ۔ ایک عظیم سوشلسٹ ملک کی تعمیر کی جدوجہد میں اس ذخیرے سے کام لینا چاھیئے ۔

"عورتوں کو پیداوار میں شریک ھونے پر ابھار کر قوت محنت کی کمی پوری کرنا" کا تعارفی نوٹ (۱۹۵۵ء) ۔

هر عورت جو محنت کی اهلیت رکھتی هے اسے اس قابل بناؤ که وه ایک سے کام کے لئے ایک سے معاوضے کے اصول کے تحت محنت کے محاذ پر اپنی جگه سنبهال لے - یه کام جس قدر جلد ممکن هو انجام دیا جانا چاهیئے -

"شنگ تائی کاؤنٹی میں زرعی امداد باهمی کی تحریک میں عورتوں کے کام کے دائرے کو وسیع کرنے کے بارے میں جمهوری عورتوں کی انجمن کا منصوبه" کا تعارفی نوٹ (١٩٥٥ء) -

٣٢ - ثقافت و فن

آج کی دنیا میں تمام ثقافت یا تمام ادب و فن مخصوص طبقوں کی ملکیت هوتا هے اور مخصوص سیاسی راه عمل سے منسلک هوتا هے - حقیقت میں فن برائے فن ، طبقات سے بالاتر فن اور ایسے فن کے نام کی کوئی چیز نهیں جو سیاست سے علیحده یا آزاد هو - پرولتاری ادب و فن پورے پرولتاری انقلابی مقصد کا ایک جزو هوتا هے بقول لینن وه پوری انقلابی مشین کے دندانوں اور پیچوں کی طرح هوتا هے -

"ین آن میں ادب و فن کی مجلس مذاکره میں تقریر" (مئی ١٩٤٢ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم -

انقلابی ثقافت عوام کے لئے ایک طاقتور انقلابی هتهیار هے - یه انقلاب کی آمد سے پہلے اس کے لئے نظریاتی طور پر تیاری کرتی هے اور انقلاب کے دوران عمومی انقلابی محاذ پر ایک اهم بلکه ضروری مورچه بن جاتی هے -

"نئی جمہوریت" (جنوری ۱۹۴۰ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

همارا تمام ادب و فن عوام کے لئے هے اور سب سے پہلے مزدوروں ، کسانوں اور سپاهیوں کے لئے - اس کی تخلیق مزدوروں ، کسانوں اور سپاهیوں کے لئے هوتی هے اور یه ان هی کے استعمال کے لئے هے -

"ین آن میں ادب و فن کی مجلس مذاکره میں تقریر" (مئی ۱۹۴۲ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم -

همارے ادبی و فنی کارکنوں کو یه فرض ضرور پورا کرنا چاهیئے اور اپنا موقف ضرور بدلنا

چاهیئے - اور انهیں مزدوروں ، کسانوں اور سپاهیوں کے بیچ اور عملی جدوجهد کی گهرائی میں جانے کے عمل کے ذریعے اور مارکسزم اور سماج کا مطالعه کرنے کے عمل کے ذریعے رفته رفته اپنے قدم ضرور مزدوروں ، کسانوں اور سپاهیوں کی طرف اور پرولتاریه کی طرف بڑهانے چاهئیں - صرف اسی صورت میں همیں ایسا ادب و فن مل سکتا هے جو صحیح معنوں میں مزدوروں ، کسانوں اور سپاهیوں کے لئے هو اور صحیح معنوں میں پرولتاری ادب و فن هو -

ایضاً -

[همارا مقصد] اس بات کو یقینی بنانا هے که ادب و فن پوری انقلابی مشین میں موزوں پرزے کی طرح ٹهیک سے بیٹھ جائے، وه عوام کو متحد کرنے اور تعلیم دینے کے ایک موثر ذریعے اور دشمن پر حمله کرنے اور اس کو تباه کر دینے کے ایک طاقتور هتهیار کے

طور پر کام دے اور اس سے عوام کو دشمن کا ایک دل ہو کر مقابلہ کرنے میں مدد ملے ۔

ایضاً ۔

ادبی و فنی تنقید نگاری کے دو معیار ہوتے ہیں — سیاسی اور فنی ۔ ......

سیاسی معیار بھی اپنی جگہ ہے اور فنی معیار بھی ، ان دونوں کے درمیان کیا رشتہ ہوتا ہے ؟ سیاست کو فن کے برابر گردانا نہیں جا سکتا ، نہ کسی عام عالمی نقطۂ نظر کو کسی فنی تخلیق و تنقید کے طریقے کے برابر لا کر کھڑا کیا جا سکتا ہے ۔ ہم نہ صرف اس بات کی نفی کرتے ہیں کہ کوئی مجرد اور بالکل غیر متبدل سیاسی معیار ہوتا ہے ، بلکہ اس کی بھی کہ کوئی مجرد اور بالکل غیر متبدل فنی معیار ہوتا ہے ؛ ہر طبقاتی سماج میں ہر طبقے کا اپنا سیاسی اور فنی معیار ہوتا ہے ۔ مگر تمام طبقاتی سماجوں میں تمام طبقے ہمیشہ سیاسی معیار کو اولین مقام دیتے ہیں اور فنی معیار

کو ثانوی ۔ ...... ہم جو چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سیاست اور فن میں اتحاد ہو ، ماہیت اور شکل میں اتحاد ہو ، انقلابی سیاسی ماہیت اور فنی شکل کے انتہائی ممکنہ کمال میں اتحاد ہو۔ جن فنی تخلیقات میں فنی خوبی کی کمی ہوتی ہے وہ پر اثر نہیں ہوتیں ، خواہ وہ سیاسی اعتبار سے کتنی ہی زیادہ ترقی پسندانہ کیوں نہ ہوں ۔ لہذا ہم غلط سیاسی نقطۂ نظر والی فنی تخلیقات کی مخالفت کرتے ہیں اور ”پوسٹر بازی اور نعرہ بازی“ کے رجحان کی بھی مخالفت کرتے ہیں جو سیاسی نقطۂ نظر سے تو صحیح ہوتا ہے ، مگر اس میں فنی قوت کا فقدان ہوتا ہے ۔ ادب و فن کے مسائل پر ہمیں ان دونوں محاذوں پر جدوجہد کرنی چاہیئے ۔

ایضاً ۔

سو پھولوں کو کھلنے دینے اور سو مکاتب فکر کو بحث مباحثہ کرنے دینے کی پالیسی ہمارے ملک میں فنون اور علوم سائنس کو فروغ دینے اور

ایک پھلتی پھولتی سوشلسٹ ثقافت کو پروان چڑھانے کی پالیسی ہے - فن کے میدان میں مختلف شکل اور طرز کو آزادی سے ترقی کرنی چاہیئے اور سائنس کے میدان میں مختلف مکاتب کو آزادی کے ساتھ ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرنی چاہیئے - ہمارا خیال ہے کہ فن اور سائنس کی ترقی کے لئے یہ بات نقصان دہ ہے کہ کسی ایک مخصوص طرز فن یا مکتب فکر کو مسلط کرنے اور دوسرے پر قدغن لگانے کے لئے انتظامی اقدامات کئے جائیں - فنون اور علوم سائنس میں صحیح اور غلط کے مسائل کا تصفیہ فنی اور سائنسی حلقوں میں آزادانہ بحث مباحثے اور ان میدانوں میں عملی کام کے ذریعے کیا جانا چاہیئے - ان کو سرسری انداز سے طے نہیں کرنا چاہیئے -

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷ / فروری ۱۹۵۷ء) -

ثقافت کے بغیر فوج ایک کوڑھ مغز فوج ہوتی ہے اور کوڑھ مغز فوج دشمن کو شکست نہیں دے سکتی -

"ثقافتی کام میں متحدہ محاذ" (۳۰/۱ اکتوبر ۱۹۴۴ء)، منتخب مضامین ، جلد سوم-

۳۳ - مطالعه

ایک پسمانده زرعی چین کو ایک ترقی یافته صنعتی ملک میں تبدیل کرنے میں هم بڑے کٹھن کاموں سے دو چار هیں اور همارا تجربه کافی نهیں - لهذا همیں علم حاصل کرنے میں مهارت هونی چاهیئے -

”چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں قومی کانگریس میں افتتاحی تقریر“(۱۵/ستمبر ۱۹۵۶ء) -

حالات میں همه وقت تبدیلیاں هو رهی هیں اور اپنے خیالات کو نئے حالات کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے آدمی کو مطالعه کرنا ضروری هے - جو لوگ مارکسزم پر زیاده دسترس رکھتے هیں

اور اپنے پرولتاری موقف پر مقابلتاً مضبوطی سے قائم هیں، انهیں بھی مطالعه کرتے رهنا هے اور نئی چیزوں کو قبول کرنا اور نئے مسائل کا مطالعه کرنا هے -

”چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈه کے کام سے متعلقه قومی کانفرنس میں تقریر“ (۱۲ / مارچ ۱۹۵۷ء) -

هم جو نهیں جانتے تھے اس کو سیکھ سکتے هیں - هم نه صرف پرانی دنیا تباه کرنے میں ماهر هیں بلکه هم نئی دنیا تعمیر کرنے میں بھی مهارت رکھتے هیں -

”چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں مرکزی کمیٹی کے دوسرے مکمل اجلاس میں رپورٹ“ (۵ / مارچ ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چهارم -

دوسروں سے سیکھنے کے سلسلے میں اس وقت دو مختلف رویے هیں - ایک تو اذعانیت پسندانه رویه هے که هر چیز کو ایک جگه سے لے جا کر دوسری جگه بٹھایا جائے ، خواه وه چیز همارے

ملک کے حالات سے مطابقت رکھتی ہو یا نہیں ۔

یہ اچھا رویہ نہیں ۔ دوسرا رویہ یہ ہے کہ ہم اپنی عقل سے کام لیں اور وہ چیزیں سیکھیں جو ہمارے ملک کے حالات سے مطابقت رکھتی ہوں ، یعنی ہر اس تجربے کو اپنائیں جو ہمارے لئے مفید ہو۔ یہی وہ رویہ ہے جسے ہمیں اختیار کرنا چاہیئے ۔

"عوام کے درمیان تضادات کو صحیح طور سے حل کرنے کے بارے میں" (۲۷ / فروری ۱۹۵۷ء) ۔

مارکس ، اینگلس ، لینن اور اسٹالن کا نظریہ عالمگیر طور پر قابل اطلاق ہوتا ہے ۔ ہمیں اسے عقیدہ نہیں بلکہ معیار عمل سمجھنا چاہیئے ۔ اس کا مطالعہ کرنے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ الفاظ اور فقرات سیکھ لئے جائیں بلکہ یہ ہے کہ مارکسزم لینن ازم کو انقلاب کی سائنس کے طور پر سیکھا جائے ۔ اس سے مراد صرف ان عام قوانین کو سمجھنا نہیں جو مارکس ، اینگلس ، لینن اور

اسٹالن نے حقیقی زندگی اور انقلابی تجربے کے وسیع مطالعے سے اخذ کئے تھے ، بلکہ یہ ہے کہ مسائل کی جانچ کرنے اور حل کرنے میں ان کے موقف اور طریقوں کا مطالعہ کیا جائے ۔

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم ۔

اگر ہمارے پاس کوئی صحیح نظریہ ہو ، مگر ہم اس کے بارے میں صرف بڑ ہانکیں ، اس کو بالائے طاق رکھ دیں اور اس پر عمل نہ کریں تو وہ خواہ کتنا ہی اچھا ہو کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

"عمل" (جولائی ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

مارکسی نظریے پر عبور حاصل کرنا اور اس کا اطلاق کرنا ضروری ہے اور اس پر عبور صرف اس لئے حاصل کیا جائے تاکہ اس کا اطلاق کیا جا

سکے ۔ اگر آپ نے ایک یا دو عملی مسائل کو واضح کرنے میں مارکسی لیننی نقطۂ نظر کا اطلاق کیا تو آپ تعریف کے لائق ھیں اور آپ کے سر تھوڑی بہت کامیابی کا سہرا باندھا جا سکتا ھے ۔ آپ جتنے زیادہ مسائل کی وضاحت کرینگے اور جتنی زیادہ جامعیت اور گہرائی کے ساتھ وضاحت کرینگے اتنی ھی زیادہ آپ کی کامیابی ھوگی ۔

"پارٹی کے طرزعمل کی اصلاح کرو" (یکم فروری ۱۹۴۲ء) ، منتخب مضامین ، جلد سوم ۔

مارکسی لیننی نظریے کو چینی انقلاب کے عمل سے کس طرح منسلک کیا جا سکتا ھے ؟ عام اصطلاح میں یوں کہہ لیں کہ اسے "تیر کو صحیح نشانے پر باندھ کر" کیا جا سکتا ھے ۔ تیر کا نشانے سے جو تعلق ھے وھی تعلق مارکسزم لینن ازم کا چینی انقلاب سے ھے ۔ تاھم بعض کامریڈ "نشانے کے بغیر تیر چلا رھے ھیں" ، اندھا دھند

تیر چلا رھے ھیں اور ایسے لوگ انقلاب کو آسانی سے نقصان پہنچا سکتے ھیں ۔

ایضاً ۔

کام کا تجربہ رکھنے والے لوگوں کو نظریے کا مطالعہ کرنا چاھیئے اور سنجیدگی سے پڑھنا چاھیئے ، صرف اسی صورت میں وہ اپنے تجربے کو باقاعدہ بنانے اور مربوط کرنے اور اسے نظریے کے درجے تک بلند کرنے کے قابل بن سکینگے ، صرف اسی طرح وہ اپنے جزوی تجربے کو عالمگیر صداقت سمجھنے کی غلطی نہیں کر سکینگے اور تجربیت پسندی کی غلطیوں کا ارتکاب نہیں کر سکینگے ۔

ایضاً ۔

کتاب پڑھنے کا مطلب حصول علم ھوتا ھے ، مگر اس کا اطلاق کرنا بھی حصول علم ھوتا ھے ، اور دراصل زیادہ تر اھم حصول علم ھوتا ھے ۔ ھمارا اصل طریقہ جنگ کے ذریعے جنگ سیکھنا ھے ۔ جس آدمی کو اسکول کی تعلیم حاصل کرنے

کا موقع نہیں ملا ہو وہ بھی جنگ سیکھ سکتا ہے۔ وہ جنگ میں حصہ لے کر سیکھ سکتا ہے ۔ انقلابی جنگ ایک عوامی مہم ہوتی ہے ، یہ اکثر پہلے سیکھنے اور پھر عمل کرنے کی بات نہیں ہوتی بلکہ پہلے عمل کرنے اور پھر سیکھنے کی بات ہوتی ہے ، اس لئے کہ عمل کرنا بذات خود علم حاصل کرنا ہوتا ہے ۔

"چین کی انقلابی جنگ میں حکمت عملی کے مسائل" (دسمبر ۱۹۳۶ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول ۔

ایک عام شہری اور سپاہی کے درمیان ایک فاصلہ واقع ہوتا ہے ، مگر یہ کوئی دیوار چین نہیں ہوتا ۔ اسے جلدی سے ختم کیا جا سکتا ہے اور اس کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انقلاب میں ، جنگ میں حصہ لیا جائے ۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سیکھنا اور اطلاق کرنا آسان نہیں ہوتا تو اس سے ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پوری

طرح سیکھنا اور چابک دستی سے اطلاق کرنا مشکل ہوتا ہے ۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ عام شہری بڑی جلدی سپاہی بن سکتے ہیں تو اس سے ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس دہلیز کو پار کرنا مشکل نہیں ہوتا ۔ ان دو باتوں کو یکجا کرکے ہم ایک چینی مقولے کی شکل میں بیان کر سکتے ہیں کہ "دنیا میں کوئی کام بھی مشکل نہیں اگر آپ اسے کرنے کا تہیہ کر لیں ۔" دہلیز کو پار کرنا مشکل نہیں ہوتا اور اس میں مہارت پیدا کرنا بھی ممکن ہے بشرطیکہ آدمی اس کام کا تہیہ کر لے اور اسے اچھی طرح سیکھ لے ۔

ایضاً ۔

ہم سب لوگوں کو معاشی کام ان سبھوں سے سیکھنا چاہیئے جو اپنے کام میں ماہر ہیں (خواہ وہ کوئی بھی ہوں) ۔ ہمیں ان کو اپنا معلم سمجھنا چاہیئے اور ان سے ادب و دیانتداری کے ساتھ

سیکھنا چاهیئے - اگر هم کوئی چیز نهیں جانتے هوں تو همیں اس کے بارے میں جاننے کے جھوٹے دعوے نهیں کرنے چاهئیں -

"عوامی جمهوری آمریت" (۳۰ / جون ۱۹۴۹ء) ، منتخب مضامین ، جلد چهارم -

علم سائنس کا ایک معامله هوتا هے اور اس سلسلے میں کسی بھی بد دیانتی یا خود پسندی کی اجازت نهیں دی جا سکتی - جس چیز کی قطعی ضرورت هے وہ اس کے بالکل برعکس هے — یعنی دیانت‌داری اور انکساری کی ضرورت هے -

"عمل" (جولائی ۱۹۳۷ء) ، منتخب مضامین ، جلد اول -

آسوده خاطری حصول علم کی دشمن هوتی هے - جب تک هم آسوده خاطری سے چھٹکارا نهیں چاهتے اس وقت تک درحقیقت کچھ بھی نهیں سیکھ سکتے - اپنی ذات کے سلسلے میں همارا رویه "حصول

علم سے کبھی نهیں سیر هونے" کا اور دوسروں کے سلسلے میں "بے تھکان سکھانے" کا هونا چاهیئے -

"قومی جنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت" (اکتوبر ۱۹۳۸ء) ، منتخب مضامین ، جلد دوم -

بعض لوگوں نے چند ایک مارکسی کتابیں پڑھ لی هیں اور اپنے آپ کو وہ بڑا عالم سمجھتے هیں مگر جو کچھ انهوں نے پڑھا هے وہ ان کے دماغ میں نه تو بیٹھا هے ، نه جڑ پکڑ سکا هے ، چنانچه وہ اس سے کام لینا نهیں جانتے اور ان کے طبقاتی احساسات ویسے هی پرانے کے پرانے هیں - دوسرے ایسے هیں جو بهت زیاده خود پسند هیں اور چند ایک کتابی فقرے سیکھ کر اپنے آپ کو بلا کا قابل سمجھتے هیں اور خود بین هو گئے هیں - مگر جب بھی کوئی طوفان آتا هے تو وہ مزدوروں کے اور کسانوں کی اکثریت کے موقف سے بهت زیاده مختلف موقف اختیار کرتے هیں - موخرالذکر

تو ڈٹے ہوتے ہیں مگر وہ ڈانواں‌ڈول ہوتے ہیں ، موخرالذکر تو صاف بیانی سے کام لیتے ہیں مگر وہ گول مول باتیں کُرتے ہیں ۔

”چینی کمیونسٹ پارٹی کی پروپیگنڈہ کے کام سے متعلقہ قومی کانفرنس میں تقریر“ (۱۲ / مارچ ۱۹۵۷ء) ۔

مارکسزم پر حقیقی دسترس حاصل کرنے کے لئے آدمی کو نہ صرف کتابوں سے سیکھنا چاہیئے بلکہ خاص کر طبقاتی کشمکش کے ذریعے ، عملی کام کے ذریعے اور مزدوروں اور کسانوں سے قریبی رابطے کے ذریعے سیکھنا چاہیئے ۔ جب ہمارے دانشور چند مارکسی کتابیں پڑھنے کے علاوہ مزدوروں اور کسانوں سے قریبی رابطے کے ذریعے اور خود اپنے عملی کام کے ذریعے کچھ سوجھ بوجھ حاصل کرینگے تو ہم سب ایک ہی زبان میں بولنے لگینگے ، نہ صرف حب‌الوطنی کی مشترکہ زبان میں اور سوشلسٹ نظام کی مشترکہ زبان میں بلکہ غالباً کمیونسٹ عالمی نقطۂ نظر کی مشترکہ زبان میں بھی بولنے لگینگے ۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہم سب یقیناً اور اچھی طرح کام کر سکینگے ۔

ایضاً ۔

毛 主 席 语 录

©
外文出版社出版（北京）
1972年版
编号：（鳥）1050—569
00077
1—U—734Pc